# خواب کی حقیقت

## تحقیق کی روشنی میں



ڈاکٹر غلام قادر لون

# خواب کی حقیقت

[تحقیق کی روشنی میں]

ڈاکٹر غلام قادر لون



القلم پبلی کیشنز، کشمیر

نام کتاب : خواب کی حقیقت [تحقیق کی روشنی میں]

مصنف : ڈاکٹر غلام قادر لون

ناشر : القلم پبلی کیشنز، ٹرک یارڈ، بارہمولہ-193101 (کشمیر)

اشاعت اوّل : جنوری 2013

صفحات : 296

تعداد : 1000

قیمت : -/160 روپے

پروڈکشن : ایپلائڈ بکس، نئی دہلی - ۲

ناشر

**القلم پبلی کیشنز**

**AL-QALAM PUBLICATIONS**

TRUCK YARD, BARAMULLA, KASHMIR - 193101

Ph.: +91 9906653927, +91 9797217997

Email: suhailkar123@gmail.com

تقسیم کار

**اردو بک ریویو**

1739/3 (Basement), New Kohinoor Hotel

Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-110002

Ph: 011-23266347 Email: urdubookreview@gmail.com

KHAWB KI HAQEEQAT

[Tahqeeq Ki Roshni Mein]

AUTHOR: DR. GHULAM QADIR LONE

Ist Edition: January 2013 Pages: 296 Price: Rs.160/-

Printed at: Classic Art Printers, New Delhi-2

# انتساب

استاذ گرامی

ڈاکٹر عبید اللہ فراہی صاحب

مدظلہ العالی

کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| ۱۔ دیباچہ | ۷ |
| ۲۔ خواب | ۱۱ |
| ۳۔ رؤیا کی حقیقت | ۱۳ |
| ۴۔ معبرین اور تعبیری تصنیفات | ۲۳ |
| ۵۔ خواب: اقوام عالم کی نگاہوں میں | ۵۳ |
| ● بابل کی تہذیب میں خواب کا تصور | ۵۴ |
| ● مصری تہذیب میں خواب کا مقام | ۵۶ |
| ● جاپانی تہذیب میں خواب کی اہمیت | ۶۰ |
| ● ٹیوٹن تہذیب میں خواب کا مقام | ۶۲ |
| ● امریکی تہذیب میں خواب کا تصور | ۶۳ |
| ● ایرانی تہذیب میں خواب کی اہمیت | ۶۴ |
| ● بنی اسرائیل میں خواب کا تصور | ۶۵ |
| ۶۔ خواب کا اسلامی تصور | ۷۳ |
| ۷۔ خواب: علمائے اسلام کی نگاہوں میں | ۱۱۱ |
| ۸۔ جہانِ روح | ۱۳۱ |
| ۹۔ روح: قرآن وسنت کی روشنی میں | ۱۳۵ |
| ۱۰۔ روح اور عالم ارواح | ۱۴۵ |
| ۱۱۔ نیند | ۱۵۳ |
| ● خوابوں کا تناسب | ۱۵۷ |

۱۲۔ خواب کی صحت اور درستی ۱۶۱

۱۳۔ مشترک خواب ۱۶۷

۱۴۔ حالومیات ۱۷۵

۱۵۔ خواب اور تعبیر کے اصول وآداب ۱۷۹

- قرآن: تعبیر خواب کا اولین مآخذ ۱۸۲
- حدیث اور کلام انبیاء: تعبیر خواب کا مستند ذریعہ ۱۸۶
- زبان دانی: تعبیر فہمی کے لیے خضرِ راہ ۱۸۹
- مردم شناسی ۱۹۱
- اصول تعبیر ۱۹۵
- خواب کی اصلیت ۱۹۵
- خواب مقلوب ۲۰۲
- خواب میں زیادتی وکمی ۲۰۴
- زجر وفال ۲۰۶
- اوقاتِ خواب ۲۰۷
- فراموش شدہ خواب کی یاددہانی ۲۱۰
- [illegible] [illegible]

۱۶۔ مطالعہ خواب: عصر جدید میں ۲۲۳

۱۷۔ ایڈی پس الجھاؤ ۲۳۵

۱۸۔ بازدید (الف) ۲۵۵

۱۹۔ بازدید (ب) ۲۶۵

۲۰ سچا خواب ۲۷۱

۲۱۔ رویائے صادقہ ۲۷۳

۲۲۔ خواب وتعبیر ۲۷۷

۲۳۔ کتابیات ۲۸۱

۲۴۔ اشاریہ شخصیات ۲۸۷

۲۵۔ اشاریہ اماکن ۲۹۶

# دیباچہ

خواب زندگی ہے اور زندگی خواب ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا نا قابل فہم اور پیچیدہ عمل ہے۔ چنانچہ خواب ایک ایسی حقیقت ہے جو آج بھی معمہ بنی ہوئی ہے۔ اس مشکل کے باوجود دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہے، جو خوابوں کو نظر انداز کرتی ہو۔ مختلف مذاہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کو ہر دور میں وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ انبیاء کرام کے لیے خواب وحی کا مستند وسیلہ رہا ہے۔ مذہبی رہنماؤں کے لیے خواب ہدایت کا سرچشمہ مانا گیا ہے۔ دنیا کی مختلف قوموں میں مذہبی رہنماؤں سے آج بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوابوں کی تعبیر کے علم سے واقف ہوں گے۔ گویا خواب آج بھی مذہب سے اسی طرح جڑا ہوا ہے جس طرح یہ ہزاروں سال پہلے مذہب سے جڑا ہوا تھا۔ شاید اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص رویائے صالحہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

سلطنتوں کے عروج وزوال کی پیشین گوئیوں کے لیے خواب زمانۂ قدیم سے روشن داں مانا گیا ہے۔ بابل کے حکمران بخت نصر کو اپنی سلطنتوں اور اس کے بعد کی سلطنتوں کا حال خواب ہی میں دکھایا گیا۔ حضرت دانیال کو خواب میں سکندر رومی کے عروج سے آگاہ کیا گیا۔ ایران کے اردشیر بابکان اور خورش/خسرو کے بادشاہ ہونے کی خبر خواب ہی میں دی گئی۔ ابوشجاع دیلمی کو تین بیٹوں کے بادشاہ بننے کی خوش خبری خواب ہی سے ملی۔ مغل حکمران قاچولی بہادر کو چنگیز خان اور امیر تیمور کی جہانگیری اور فتوحات کی اطلاع خواب ہی میں دی گئی۔ فرعون

کوخواب ہی کے ذریعہ بتایا گیا کہ موسیٰ پیدا ہونے والا ہے۔نوشیروان نے بھی خواب دیکھا تھا کہ عرب میں حضرت محمد کا ظہور ہوگا۔ تاریخ کی متعدد عظیم سلطنتوں کے زوال کی پیش گوئیاں خواب میں کی گئی ہیں۔ایران کے ظالم حکمران ضحاک کوفریدوں کے ہاتھوں سلطنت کے زوال سے خواب میں آگاہ کیا گیا۔ایران ہی میں آل ماد کے بادشاہ کواس کے نواسے کے ہاتھوں سلطنت کا زوال دکھایا گیا۔خواب میں ظالم حکمرانوں کوعبرتناک انجام سے ڈرایا گیا۔خواب ہی میں حکمرانوں کے سامنے شکست وفتح کے مناظر اور صلح وپیکار کے نقشے لائے گئے۔خواب کی اس اہمیت کے پیش نظر شاہی درباروں میں معبر کو ہمیشہ ممتاز مقام ملا ہے۔

تہذیب وتمدن کی تاریخ میں خواب کو ہر دور میں بلند مقام ملا ہے۔ بابل، مصر، ایران، یونان اور ہندوستان کی تہذیبوں میں خوابوں کے علم پر اس وقت توجہ دی جاتی تھی جب دوسرے علوم نے آنکھ بھی نہ کھولی تھی۔مذہبی کتابوں میں خوابوں پر بحث کی جاتی تھی۔خواب نامے تحریر کیے جاتے تھے۔ایران اور یونان کے رزمیے آج بھی خوابوں سے بھرے پڑے ہیں۔حکماء نے مرض کی تشخیص اور علاج تجویز کرنے میں خواب سے رہنمائی حاصل کی ہے۔ ان تہذیبوں میں تہذیب کے ترجمان ادیبوں اور شاعروں نے خواب سے اپنے فن کوجلا بخشی ہے۔طبی شاہکار اور تخلیقی فن پارے بعض اوقات خواب ہی سے وجود میں آچکے ہیں یعنی تہذیب وتمدن کی بوقلمونی میں خواب کا اہم حصہ رہا ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ متعدد تہذیبوں پر آلام وحوادث کی صاف اور واضح پیش گوئیاں بھی خواب ہی میں سنائی گئی ہیں۔

اس سب کے باوجود ایک طبقہ کا خیال ہے کہ خواب خیالِ محض ہے۔جبکہ دوسرے طبقے کی رائے ہے کہ خواب پیغام ہے۔ دونوں رائیں آدھی سچائیاں ہیں۔سچائی یہ ہے تمام خواب محض خیالات نہیں ہوتے اور نہ تمام خواب پیغامات ہوتے ہیں۔بعض خواب وحی یا انذار وتبشیر ہوتے ہیں۔جو معانی سے لبریز ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض خواب ہوا جس یا اضغاث واحلام ہوتے ہیں جو معانی سے خالی ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب اسی سچائی کی رنگین بیانی ہے۔

تحریر وتقریر سے دلچسپی میرے والدین کی نیک دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے

ان کے لیے دعا کرتا ہوں: اے اللہ! تو انھیں بہترین جزا عطا کر اور جنت الفردوس میں مقام عطا کر۔ کتاب کی تیاری کے دوران گھر کے افراد نے جو مثالی تعاون دیا ہے اس کے لیے میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ کتاب کا مسودہ تقریباً پانچ سال تک محترم غلام محمد ملک صاحب کرن نگر سری نگر کے گھر میں پڑا رہا۔ انھوں نے اور ان کی اہلیہ محترمہ نے جس طرح ان مسودات کا خیال رکھا اس کے لیے میں ان کا ممنون ہوں۔ قیام سری نگر کے دوران میرے محترم دوست گل محمد بٹ صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے جس طرح میرا خیال رکھا ہے میں اس کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں محترم مشتاق احمد جمال اور عزیزم وسیم یوسف مکائی کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے کتاب کی کمپوزنگ میں بڑی محنت کی ہے۔

یہ کتاب پایۂ تکمیل کو نہ پہنچتی اگر میرے دوست محترم فیاض احمد میر صاحب اور محترم ظہور احمد ڈار صاحب اس میں دلچسپی نہ لیتے، میں ان دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کتاب کی تیاری کے دوران برادر اصغر محترم سہیل بشیر کار کی مدد ہر وقت شامل حال رہی ہے۔ کتاب کی تیاری اور طباعت میں انھوں نے جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے وہ انھیں کا حصہ ہے میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔

مرحومہ رویدہ بشیر کار کو اس کتاب اور میری تحریروں سے گہری دلچسپی رہی ہے مگر وہ ۹ر جون ۲۰۱۲ء کو ۳۱ سال کی عمر میں اچانک اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا انتقال حالتِ زچگی میں ہوا جبکہ بچی کی پیدائش کو صرف ایک گھنٹہ ہوا تھا۔ مرحومہ دین دار، سلیم الفطرت اور اعلیٰ صلاحیت کی مالک تھیں۔ انہوں نے انگریزی اور ایجوکیشن میں ماسٹرز کی ڈگریاں حاصل کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوست میں مقام عطا فرمائے۔

زیر نظر کتاب کا اشاریہ محترمہ رضیہ سلطانہ نے تیار کیا ہے۔ محترمہ رضیہ سلطانہ اعلیٰ علمی صلاحیت کی حامل ہیں۔ اسی کے ساتھ وہ دعوتی کام میں بھی پیش پیش رہتی ہیں۔ اشاریہ کی ترتیب میں انہوں نے جس محنت شاقہ کا مظاہرہ کیا ہے، میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔

زیر نظر کتاب کی تیاری میں کتب خانہ شبلی نعمانی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کی لائبریری سے استفادہ کیا گیا ہے۔ میں ان دونوں لائبریریوں کے ذمہ داروں کا ممنون ہوں۔

جمعۃ المبارک ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

۱۰ اگست ۲۰۱۲ء

ڈاکٹر غلام قادر لون

حدی پورہ، رفیع آباد، بارہمولہ۔ کشمیر

# خواب

خواب وہ حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔دنیا کی کوئی قوم،کوئی نسل اور کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس نے اپنے خوابوں میں اپنے شاندار مستقبل کی تعمیر نہ کی ہو۔انبیاء کرام نے خواب میں احکام الٰہی اور مشیت ایزدی سے آگاہی پائی تو بادشاہوں نے اس کے آئینہ میں اپنی حکومتوں کا عروج و زوال دیکھا۔فلسفیوں اور عالموں نے خواب میں اپنی گتھیاں سلجھائیں۔مومن خواب میں بشارتوں سے محظوظ ہوئے اور کافر اور سرکش اس کے ذریعے متنبہ ہوتے رہے۔طبیبوں کے لیے خواب مرض کی تشخیص کا سبب بنا اور مریضوں کے لیے شفایابی کی خوشخبری یا موت کی بدخبری کا وسیلہ۔غرض خواب سے نہ حاکم کو مفر ہے اور نہ محکوم کو گریز۔نہ ظالم اس سے محفوظ ہے اور نہ مظلوم اس سے محروم،خواب ہر شخص کی زندگی کا حصہ ہے۔

خواب ہر قوم دیکھتی ہے، ہر فرد دیکھتا ہے نہیں بلکہ ہر ذی روح دیکھتی ہے۔جو لوگ خواب کو بے وقوفوں کی جنت خیال کرتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ارباب عقل و دانش کے خواب سب سے زیادہ درست ہوتے ہیں۔اگر ایسا نہ ہوتا تو خواب کو کبھی وحی اور الہام کا مرتبہ حاصل نہ ہوتا۔خواب کی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام،حضرت دانیال علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کی تعبیر دانی کا ذکر نہ کرتا۔اگر خواب کو وحی کا درجہ حاصل نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند کو خواب میں ذبح کرتے دیکھ کر انھیں اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے زمین پر نہ لٹاتے۔خواب کی کوئی اصلیت نہ ہوتی تو بادشاہِ مصر ملک

کے خزانے حضرت یوسف علیہ السلام کے حوالے نہ کرتا۔ اگر خواب کی سرزمین اتنی ہی بنجر اور ویران ہوتی تو دنیا کئی لافانی تخلیقات سے محروم رہتی اور یہ ایسا نقصان ہوتا جس کی تلافی کسی منکر خواب سے ممکن نہیں۔ دنیا نہ تو شیخ محی الدین ابن عربی کی شاہکار تصنیف 'فصوص الحکم' سے آشنا ہوتی اور نہ انگریزی شاعر کولرج کی مشہور نظم ''کوبلا خان'' وجود میں آتی خواب کی کائنات بے رنگ و بُو ہوتی تو امام بوصیری کے شاہکار قصیدہ ''بردہ'' کی خوشبو سے دنیائے عشق و مستی معطر نہ ہوتی اور نہ عالم شعر و ادب کا حسن اس سے دو بالا ہوجاتا اور دُنیائے خواب بے وقوفوں کی جنت ہوتی تو گہوارۂ علم و عرفان دارالعلوم دیوبند کی صورت گری میں خواب رہنمائی نہ کرتا۔

عالم خواب بے برگ و ثمر ہوتا تو حضرت محمد ﷺ کو خواب میں مدینہ منورہ کے نخلہ زار کا مشاہدہ نہ کرایا جاتا۔

ماہرین نفسیات خواب کی جو بھی توجیہہ کریں خواب کی حقیقت نا قابل توجیہہ رہے گی۔ نفسِ انسانی کا مطالعہ لیبارٹری اور خوردبین کے احاطے سے ہمیشہ باہر رہا ہے۔ نفسیات کے دائرے میں اگر خواب کا کوئی حصہ آسکتا ہے تو وہ خواب نہیں محض خواب پریشان ہے۔ اسی لیے ماہر نفسیات اور ماہر تعبیر میں وہی فرق ہوتا ہے جو ایک معالج اور ایک ولی میں ہوتا ہے۔ ماہر نفسیات کے نزدیک خواب ناکام حسرتوں کی غیر حقیقی تکمیل اور ماہر تعبیر کے نزدیک وہ تبشیر و انذار ہے جس کا تعلق مستقبل کے واقعات سے ہوتا ہے۔ علم تعبیر کا ماہر رؤیا اور اضغاث و احلام میں فرق کرتا ہے۔ اس کے نزدیک رؤیا قابل توجہ ہے اضغاث و احلام خار و خس ہیں جن کی کوئی وقعت نہیں ہوتی جبکہ ماہر نفسیات کی لیبارٹری میں رؤیا کا کوئی گزر نہیں صرف اضغاث و احلام کی فراوانی ہے۔ تعبیر کا ماہر جس چیز کو بے وزن سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے ماہر نفسیات اسی سے اپنی دکان چمکاتا ہے۔ علم تعبیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہلوایا:

وعلمنی من تاویل الا حادیث ''اور اس نے یعنی اللہ نے مجھے تعبیر کا علم دیا''

یہ وہ عظیم شرف ہے جس سے علم نفسیات محروم ہے۔ ☆☆☆

# رؤیا کی حقیقت

الرؤیا:۔ عربی لفظ ہے اور اس کا مادہ ''رؤیۃ'' (دیکھنا) ہے۔ مشہور مفسر فراء (۱۴۴۔ ۲۰۷ھ ۷۶۱۔ ۸۲۲ء) سورہ یوسف کی آیت ۵ کے الفاظ ''لاتقصص رویاک'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ الرؤیا سے جب ہمزہ نکال دیا گیا تو لوگ ہمزہ کی ضرورت کے لیے ''الرویا'' کہتے تھے۔ پھر تحویل ہمزہ کے موقعوں پر اپنی حالت کے موافق لوگ ''لاتقصص رُیاک'' بولتے تھے۔ رہا قرآن تو اس میں کتابت کی مخالفت جائز نہ تھی {۱}

فراء کا بیان ہے کہ الرؤیا کا تلفظ: ''رُیّا'' بھی ہے۔ ہمزہ کی تخفیف کے بعد واو ساکنہ ہے جس کے بعد ''یاء'' آتا ہے۔ دونوں تحویل ہوکر یائے مشددہ کی صورت اختیار کرتے ہیں جیسے یوں کہا جاتا ہے: لویتہٗ لیّا یا کویتہٗ کیّا۔ یہ اصل میں لُویا یا کُویا تھا۔ نیز اس کا تلفظ کبھی ''رِیّا'' (بکسر الراء) بھی کیا جاتا ہے چنانچہ کسائی (المتوفی ۱۸۹ھ/ ۸۰۴ء) کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک اعرابی کو سورہ یوسف کی آیت ۴۳ "ان کنتم لِلرُّءْ یا تعبرون" کو "لِلرّیا تعبرون" (رؤیا کے بجائے رِیّا) پڑھتے سنا {۲}۔ ابن منظور (۶۳۰۔ ۷۱۱ھ/ ۱۲۳۲۔ ۱۳۱۱ء) نے بھی رُیا اور رِیا کے تلفظ کے متعلق مختلف اقوال اور فراء کی عبارت نقل کی ہے {۳}۔ امام زمخشری (۴۶۷۔ ۵۳۸ھ/ ۱۰۷۵۔ ۱۱۴۴ء) نے سورہ یوسف کی آیت "لا تقصص رویاک علیٰ اخوتک" کے ذیل میں کہا ہے کہ کسائی نے رُیّا (بضم الراء) اور رِیّا (بکسر الراء) کے جو الفاظ اعرابی سے سُنے ہیں تو یہ کمزور دلیل ہے کیونکہ واو ہمزہ کی جگہ آیا

ہے اس لیے اس کا ادغام درست نہیں {۴}

رویا کی جمع رؤیٰ آتی ہے جو رُعیٰ کے مثل ہے یا جس طرح عُلیا کی جمع عُلیٰ بتائی جاتی ہے {۵} یا جس طرح ھُدیٰ جمع ہے {۶}

رویا اس چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو حالت بیداری میں انسان کو سجھائی دے یا دکھائی دے۔ مشہور شاعر الراعی کہتا ہے:

فکبّرُ للرؤیا وھشّ فواده و بشّر نفساً کان قبل یلومها

نیز ابوالطیب المتنبی کہتا ہے:

ورویاک احلی فی العیون من الغمض

قرآن کی آیت " وما جعلنا الرؤ یا التی اریناک الا فتنة للناس " (سورہ الاسراء:۶۰) کی تفسیر بھی اسی لغت کے مطابق کی جاتی ہے {۷}۔ لیکن امام زمخشری کہتے ہیں کہ رؤیا نیند کے لیے خاص ہے، بیداری کے لیے نہیں {۸}

امام راغب اصفہانی (المتوفی ۵۰۲ھ/ ۱۱۰۹ء) کا بیان ہے کہ الرؤیا اس چیز کو کہا جاتا ہے جو خواب میں نظر آئے، یہ فُعلیٰ کے وزن پر ہے۔ اس پر ہمزہ کی تخفیف کی گئی ہے اس لیے واو کے ساتھ اسے رویٰ بولا جاتا ہے {۹}۔ امام واحدی (المتوفی ۴۶۸ھ/ ۱۰۷۶ء) کہتے ہیں کہ رؤیا اصل میں بشریٰ کی طرح مصدر ہے۔ پھر جب اسے اس چیز کے لیے اسم کے طور پر استعمال کیا گیا جو سونے والے کو سُجھائی دیتی ہے تو اس کا استعمال اسماء کی طرح ہوا {۱۰}

رؤیا کو فارسی میں خواب کہتے ہیں۔ مولوی محمد اعلیٰ بن علی التھانوی (المتوفی ۱۱۵۸ھ/ ۱۷۴۵ء) نے المنتخب کے حوالے سے الرؤیا کی تعریف اس طرح کی ہے:

الرؤیا۔ بضم وسکون الھمزہ بمعنی خواب دیدن وآنچہ درخواب بیند کما فی المنتخب {۱۱}

الرؤیا کے علاوہ خواب کے لیے دو اور اصطلاحات اضغاث و احلام بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اضغاث و احلام بھی خواب ہوتے ہیں لیکن ان کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔ اضغاث اصل میں

ضغث کی جمع ہے اور ضغث گھاس یا لکڑی کی اس گٹھری کو کہتے ہیں جس میں طرح طرح کی گھاس یا لکڑی ملی ہو {۱۲} قرآن میں آیا ہے:

وَخُذْبِیَدِکَ صغثا فَاضرب بِهٖ وَ لَا تَحنثْ {۱۳}

اور تم اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔

چوں کہ خواب پریشان میں بھی نفسانی خیالات اور شیطانی وسوسوں کی آمیزش ہوتی ہے اس لیے ایسے خوابوں کو اضغاث و احلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اضغاث و احلام کو پراگندہ خواب کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ قرآن میں آیا ہے کہ جب بادشاہِ مصر نے اپنے درباریوں سے خواب کی تعبیر پوچھی تو ان لوگوں نے کہا کہ یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے۔ قرآن میں ان لوگوں کا کلام یوں آیا ہے:

قَالُوا اَضغاثُ اَحلَامٍ وَمَا نَحنُ بِتَاوِیلِ الَا حلَامِ بِعٰلِمِین {۱۴}

وہ لوگ کہنے لگے کہ یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم لوگ خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے۔

احلام بھی خوابوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کی واحد حلم کو حدیثِ نبویؐ میں رؤیا کے بالمقابل استعمال کیا گیا ہے۔

رؤیا یا خواب کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن ان کے معنی تقریباً ایک ہیں۔ صرف عبارتوں میں فرق ہے۔ ارسطو (۳۸۴۔۳۲۲ ق م) نے خواب کی تعریف یوں کی ہے:

A mental image, originating in the movement of senses, which comes to animals during the repose of sleep. {۱۵}

حکماء سے خواب کی ایک تعریف یوں نقل کی ہے:

"سوتے میں نفس انسانی کی ایک حرکت یا نفس انسانی کی متعدد اشکال کی تصویر کا نام جو مستقبل کی اچھے یا بُرے واقعات پر دلالت کرے۔" {۱۶}

ایک اور تعریف اس طرح بیان کی گئی کہ خواب نیند میں حالت شعور کا نام ہے جس کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ خیال بندی یا وہم یا دھوکہ ہے جو خاص طور پر نیند سے جڑا ہوا ہے لیکن صرف اسی حالت میں اس کا محدود ہونا ضروری نہیں ہے {۱۷}

اسی طرح خواب کو ایک وہمی تجربہ بھی کہا گیا ہے جو نیند کے دوران واقع ہوتا ہے {۱۸}

مسلمان مفکرین میں علامہ ابن خلدون (۷۳۲ـ۸۰۸ھ/۱۳۳۱ـ۱۴۰۵ء) کا بیان ہے کہ الرؤیا حقیقت میں انسان کے نفس ناطقہ کا اپنی روحانی حیثیت میں واقعات کی تصاویر کی کسی جھلک کے مشاہدے کا نام ہے۔

تعبیر: خواب کی تشریح یا وضاحت کرنے کو تعبیر کہتے ہیں۔ تعبیر باب تفعیل کے وزن پر ہے۔ اس کا مادہ عبر ہے جس کے معنی ہیں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف گزرنا۔ اسی لیے دریا یا ندی پار کرنے کو "عبور" کہتے ہیں یا موت کے موقعہ پر کہا جاتا ہے "عبر القوم" لوگ گزر گئے گویا انہوں نے دُنیا سے آخرت کی طرف پل پار کر لیا تعبیر اسی سے بنا ہے اور یہ تفسیر رؤیا کے لیے خاص ہے اور اس کے معنی ہیں رؤیا کے ظاہر سے اس کے باطن کی طرف عبور کرنا۔ نیز تعبیر کے معنی ہیں کسی چیز میں غور کرنا، پھر اس کے کسی حصے کو کسی دوسرے حصے سے جانچنا تاکہ صحیح فہم تک رسائی ہو۔ اسی طرح اعتبار اور عبرۃ اس حالت کو کہتے ہیں جس سے دکھی جانے والی چیزوں کی معرفت سے اَن دِکھی چیزوں تک پہنچا جا سکے۔ اسی لیے جب خواب کی تفسیر بیان کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے "عبرت الرؤیا" یہ تخفیف کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ جب تشدید کے ساتھ عبّرتھا کہا جائے تو اس سے مبالغہ مقصود ہوتا ہے۔ گویا تعبیر خواب کی وضاحت کرنے یا اس کا مطلب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور لفظ تعبیر تفسیر رؤیا کے لیے خاص ہے {۱۹}

تعبیر الرؤیا یا خوابوں کی تعبیر جاننا ایک مستقل علم ہے جو شروع سے ہی دنیا کی تمام قوموں میں موجود رہا ہے۔ عربی میں اس علم کو تعبیر الرؤیا، تفسیر الرؤیا، عبارۃ الرؤیا، تعبیر المنام اور تفسیر المنام کے الفاظ سے جانا جاتا ہے۔ اس کے جاننے والے کو معبر کہتے ہیں انگریزی میں علم الرؤیا کے لیے ONEIROMANCY اور تعبیر الرؤیا کے لیے ONEIROCRITICA

کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دونوں یونانی زبان کے لفظ ONEIROS سے بنے ہیں جس کے معنی خواب ہیں۔

علم تعبیر کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔

طاش کبریٰ زادہ (۹۰۱۔۹۶۸ھ/ ۱۴۹۵۔۱۵۶۱ء) نے علم تعبیر کی تعریف میں لکھا ہے:

''علم تعبیر الرؤیا وہ علم ہے جس سے نفسانی تخیلات اور غیبی امور میں مناسبت معلوم ہو جاتی ہے تاکہ اول الذکر سے ثانی الذکر کی طرف پھیرا جائے اور اس سے خارجی دنیا میں نفسانی احوال یا آفاق میں احوال خارجہ پر استدلال کیا جا سکے'' {۲۰}

یہی تعریف ملّا کاتب چلپی (۱۰۱۷۔۱۰۶۷ھ/ ۱۶۰۹۔۱۶۵۷ء) نے بھی دی ہے {۲۱}

شیخ محمد اعلیٰ بن علی التھانوی کہتے ہیں کہ علم تعبیر الرؤیا وہ علم ہے جس سے متخیّلات حلمیہ (خواب کے متخیلات) جن کی بنیاد عالم غیب میں سے نفس کے بحالت نوم کیے گئے مشاہدات پر ہوتی ہے سے استدلال کا طریقہ معلوم ہو جاتا ہے۔قوت متخیلہ اسے ایسی مثالی صورت بنا کر پیش کرتی ہے جو عالم شہادت کی طرف دلیل راہ بن جاتی ہے {۲۲}

نواب صدیق حسن خان (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ/ ۱۸۳۲۔۱۸۸۹ء) نے ان دونوں تعریفوں کو جمع کیا ہے {۲۳}

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں Oneiromancy کی تعریف یوں کی گئی ہے:

''علم رویا خوابوں سے روحانی یا پیش آئند واقعات سے متعلق فال گیری کا نام ہے جسے قدیم ترین تہذیبوں میں ایک مقدس عمل سمجھا جاتا تھا اور جو بعض لوک روایات میں تا حال باقی چلا آرہا ہے علم رویا کی اساس اس عقیدہ پر ہے کہ خواب دیوتاؤں یا گزرے ہوئے لوگوں کے پیغامات ہوتے ہیں جو روح کو بھیجے جاتے ہیں اور یہ اکثر انتباہات ہوتے ہیں'' {۲۴}

ہمارے نزدیک علم تعبیر کی آسان تعریف یہ ہے:

علم تعبیر اس علم کو کہتے ہیں جس سے خواب میں نظر آنے والی چیزوں سے عالم غیب کے معاملات تک رسائی ہو جاتی ہے اور پھر اس سے پیش آئندہ واقعات یا احوال معلوم ہو جاتے ہیں {۲۵}

**فائدہ:** علم تعبیر کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان کو وہ خوشخبریاں ملتی ہیں جو اس کے نصیب میں ہوتی ہیں یا اسے پیش آنے والے شر سے ڈرایا جاتا ہے تاکہ وہ دفع شر کے لیے توبہ و استغفار کر کے اعمال صالحہ انجام دینے پر آمادہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس علم سے انسان کو دنیا میں پیش آنے والے حوادث سے قبل وقوع اطلاع ملتی ہے {۲۶}

بعض علماء نے علم تعبیر کو علوم طبعیہ میں شمار کیا ہے لیکن علاّمہ ابن خلدون نے علم تعبیر کو شرعی علوم میں شامل کیا ہے {۲۷} ان کے بیان کے مطابق یہ وہ شریف علم ہے جس سے نورِ نبوت چمکتا ہے کیونکہ بروئے حدیث نبوت ورؤیا میں گہری مناسبت ہے {۲۸} مشہور ماہر تعبیر خلیل بن شاہین الظاھری (۸۱۳۔۸۷۳ھ/ ۱۴۱۰۔۱۴۶۸ء) کہتے ہیں کہ علم رؤیا کی اصل شریعت میں ثابت ہے اور اس کی روشن دلیلوں میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِي الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَاوِیلِ الْاَحَادِیثِ {۲۹}

اور اسی طرح یوسف کو ہم نے اس سرزمین میں خوب قوت دی اور تاکہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر دینا سکھا دیں۔

خلیل ابن شاہین کا بیان ہے کہ امام واحدی نے تاویل الاحادیث کی تفسیر تاویلِ الرؤیا یعنی خوابوں کی تعبیر بتائی ہے۔ خلیل نے اس کے علاوہ ایک اور آیت "لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الآخرۃ" ان کے لیے دنیا اور آخرت میں خوشخبریاں ہیں (سورہ یونس: ۶۴) سے بھی استدلال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض مفسرین نے بشری سے اچھے خواب مراد لیے ہیں۔ قرآن کے علاوہ خلیل نے متعدد احادیث کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے {۳۰}

علامہ ابن خلدون اور خلیل ابن شاہین کا دعوٰی صحیح بھی لگتا ہے۔ سورہ یوسف میں آیا ہے کہ جب حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ خواب سُنا جس میں انھوں نے سورج، چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا:

وَ کَذٰلِکَ یَجتَبِیکَ رَبکَ ویعلمکَ مِن تاَ وِیلِ الاَ حادِیثِ {۳۱}

''اور اسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب کریگا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا''

مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں تاویل الاحادیث سے خوابوں کی تعبیر مُراد ہے۔ نامور مفسر مجاہد (۲۱۔۱۰۴ھ/ ۶۴۲۔۷۲۲ء) کہتے ہیں کہ تاویل الاحادیث کے معنی خوابوں کی تعبیر ہے {۳۲} یہی رائے دوسرے بڑے مفسر ابن زید (المتوفی ۱۳۶ھ/ ۷۵۳ء) کی ہے{۳۳} ان کا بیان ہے کہ حضرت یوسف تعبیرِ خواب کے سب سے بڑے ماہر تھے {۳۴} قتادہ (۶۱۔۱۱۸ھ/ ۶۸۰۔۷۳۶ء) کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے انھیں برگزیدہ کیا، منتخب کیا، خوابوں کی تعبیر سکھلادی اور یہی تاویل الاحادیث ہے {۳۵} امام طبری (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء) کہتے ہیں کہ تاویل الاحادیث سے مُراد تعبیر الروٗیا ہے {۳۶}

دوسرے مفسرین نے بھی تاویل الاحادیث کی تفسیر خوابوں کی تفسیر بتائی ہے۔

قرآن کے علاوہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی خواب کے برحق اور قابل عمل ہونے کی دلیلیں موجود ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے خوابوں کی تعبیر بیان فرماتے تھے۔خود آپؐ کے سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ (۵۱ق ھ۔ ۱۳ھ/ ۵۷۳۔۶۳۴ء) نے خواب کی تعبیر بیان کی ہے۔ان کے علاوہ دوسرے صحابہ بھی تعبیر کے علم سے واقف تھے۔ ان شواہد کی روشنی میں علم تعبیر کو اگر شرعی علوم میں شمار کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی مبالغہ بھی نہیں ہے۔

یہاں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب ماہرین علم تعبیر میں اہل کفر بھی شمار کیے گئے ہیں تو علم تعبیر کو کیسے شرعی علم کہا جائے۔اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ کافروں کے خواب درست

ہونا خود قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ بادشاہ مصر اور حضرت یوسفؑ کے دو قیدی ساتھی کافر تھے لیکن ان کے خواب حرف بحرف درست نکلے۔ جس طرح کافر کے خواب دیکھنے سے خواب کے برحق ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح کافر کے علم تعبیر جاننے سے اس علم کی شرعی حیثیت متاثر نہیں ہوتی۔

تعبیر خواب کا فن دنیا کی ہر قوم میں موجود رہا ہے۔ مصر، بابل، ہیمریا، یونان، روم اور اسرائیل کی تہذیبوں میں ماہرین تعبیر کو عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شاہی خاندانوں کے لیے شاہی طبیب کی طرح شاہی معبر بھی مامور ہوتے تھے۔ ان معبروں کو دربار میں قابل رشک اثر و رسوخ حاصل ہوتا تھا۔ بعض تہذیبوں میں معبر لوگوں کو تعبیر بتانے کے لیے مخصوص عبادت گاہوں کے سامنے بیٹھا کرتے تھے۔

بنی اسرائیل میں لوگ معبر کو نذرانے پیش کر کے خوش ہوتے تھے تاکہ وہ خواب کی اچھی تعبیر بتائے۔ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ معبر خواب کی جو تعبیر بتائے گا وہی خواب دیکھنے والے کو پیش آئے گا۔ بعض قوموں میں اب بھی علم تعبیر کو پیشہ طبابت سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک معالج سے یا دوا فروش سے تعبیر خواب بتانے کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

افلاطون (۴۲۷۔۳۴۷ ق م) کا کہنا ہے کہ خواب کی تعبیر کے لیے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاریخ اس قول کی پوری تائید کرتی ہے۔ انبیاء کرام جو عقل و تفقہ میں تمام انسانوں پر فوقیت رکھتے ہیں کے علاوہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر یا عقلاء ہی فن تعبیر کے ماہر رہے ہیں۔ یونان و روم کے نامور فلسفی اور حکیم مثلاً سقراط (۴۶۹۔۳۹۹ ق م)، افلاطون، ارسطو اقلیدس (حدود ۳۰۰ ق م)، جالینوس (۱۲۹۔۱۹۹ء) وغیرہم میں سے بعض حکماء علم تعبیر سے اچھی طرح بہرہ مند تھے اور بعض خوابوں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مسلمانوں میں بھی وہی افراد علم تعبیر سے واقف رہے ہیں جو عقل و دانش میں دوسروں سے ممتاز تھے۔ خلفائے راشدین، کبار صحابہ، ائمہ اربعہ، کبار تابعین، حفاظ حدیث، ائمہ تفسیر اور بڑے بڑے صوفیہ خوابوں کی تعبیر سے اچھی طرح آگاہ تھے۔

# حواشی ــــ رؤیا کی حقیقت

{۱} ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء۔ معانی القرآن، عالم الکتب بیروت، الطبعۃ الثانیہ ۱۹۸۰ء ۲: ۳۵

{۲} معانی القرآن ۲: ۳۶

{۳} ابن منظور۔ لسان العرب قاہرہ مصر، الطبعۃ الاولی ۱۳۰۷ھ بذیل ''رای''

{۴} امام زمخشری۔ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصر ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء ۲: ۳۰۳

{۵} لسان العرب ۱۹: ۹۔۱۰

{۶} مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی۔ القاموس المحیط، موسسۃ الرسالۃ بیروت۔
الطبعۃ الثانیہ۔ ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء ص ۱۶۵۸

{۷} لسان العرب ۱۹ : ۹

{۸} الکشاف سورہ یوسف آیت " لا تقصص رویاک " ۲ : ۲.۳، والرئویا بمعنی الرئویۃ الا انہامختصۃ بما کان منھا فی المنام دون الیقظۃ

{۹} ابوالقاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن، تحقیق محمد سید کیلانی دارالمعرفۃ بیروت لبنان کتاب الراء بذیل ''رای'' ص ۲۰۹

{۱۰} ابن حجر عسقلانی۔ فتح الباری بشرح صحیح بخاری، تعلیق طہٰ عبدالرؤف سعد ومصطفیٰ محمد الھواری وسید محمد عبدالمعطی مکتبہ الکلیات الازھریہ القاہرہ مصر ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء
کتاب التعبیر باب اول مابدی بہ رسول اللہ من الوحی ۲۶: ۱۹۵
بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد العینی عمدہ القاری شرح صحیح بخاری، کوئٹہ بلوچستان پاکستان الطبعۃ الاولی ۱۴۰۶ھ کتاب التعبیر باب اول مابدی بہ رسول اللہ من الوحی ۲۴ : ۱۲۶

{۱۱} مولوی محمد اعلیٰ بن علی التھانوی۔ کشاف اصلاحات الفنون، تصحیح محمد وجیہہ عبدالخالق وغلام قادر کلکتہ ۱۸۶۲ھ بذیل ''الرؤیا'' ۲ : ۵۹۷

{۱۲} ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، احکام القرآن تحقیق علی محمد البجاوی دارالمعرفۃ بیروت لبنان سورہ یوسف ۳: ۱۰۹۰ الکشاف سورہ یوسف ۲ : ۳۲۵

{۱۳} سورہ ص : ۴۴

{۱۴} سورہ یوسف : ۴۴

{۱۵} *PEDRO MESUGUER, S.J. The Secret of Dreams, Burns and Oats Ltd London 1960 PP 14-15*

{۱۶} اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور طبع اول ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء بذیل ''رؤیا'' ۱۰: ۴۰۰

{۱۷} Encyclopeadia Britanica.art "Dream" 1910.vol.VIII P.558

{۱۸} The new Encyclopaedia Britanica (Micropaedia) U.S.A. 1985, 4 : 217

{۱۹} فتح الباری کتاب التعبیر باب اول مابدی بہ رسول اللّٰہ من الوحی ۲۶ : ۱۹۵

عمدۃ القاری، کتاب التعبیر باب اول مابدی بہ رسول اللّٰہ من الوحی ۲۴ : ۱۲۶

{۲۰} المولی احمدی مصطفی المعروف بطاش کبریٰ زادہ۔ مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ بذیل: علم تعبیر الرؤیا مطبعہ دائرۃ معارف النظامیہ حیدر آباد دکن الہند لطبعۃ الاولی ۱۳۲۹ھ ۱: ۲۷۴

{۲۱} ملّا کاتب چلپی المعروف بحاجی خلیفہ۔ کشف الظنون عن اسامی الکتب الفنون بذیل "علم تعبیر الرؤیا" دار الفکر ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء ۱:۱۶ ۴

{۲۲} کشاف اصطلاحات الفنون ۱: ۴۴

{۲۳} صدیق حسن خان القنوجی۔ ابجد العلوم المسمے بالسحاب المرکوم بذیل "علم تعبیر الرؤیا" المکتبۃ القدوسیۃ اردو بازار لاہور۔ الطبعۃ الاولی ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء ۲ :۱۶۶

{۲۴} Encyclopaedia Britanica Micropeadia art "ONeioromancy vol.8 P. 955

{۲۵} اسے بالفاظ دیگر یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ علم تعبیر وہ علم ہے جس میں خواب میں دکھی جانی والی مثالی صورتوں کو عالم غیب میں ان کی حقیقی صورت میں دیکھا جاتا ہے اور پھر اس سے پیش آنے والے واقعات یا احوال معلوم کیے جاتے ہیں۔

{۲۶} کشف الظنون ۱:۱۶ ۴، مفتاح السعادۃ ۱: ۲۷۴، کشاف اصطلات الفنون ۱: ۴۴ ابجد العلوم ۲:۱۶۶

{۲۷} مقدمہ ابن خلدون ۱: ۴۷۵۔

{۲۸} مقدمہ ابن خلدون ۱: ۴۷۸۔

{۲۹} سورہ یوسف : ۲۱

{۳۰} علامہ ابن شاہین۔ کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام مصر ۱۳۱٦ھ ۲ : ۳۰۴

{۳۱} سورہ یوسف : ٦

{۳۲} امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن، دار المعرفۃ بیروت لبنان الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء ۱۲: ۹۲ جامع البیان تحقیق وتخریج محمود محمد شاکر، دار المعارف مصر ۱۹٦۰ء ۱۵: ۵٦

{۳۳} جامع البیان ۱۲ : ۹۲ ، جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر ۱۵ : ۵٦۰

{۳۴} جامع البیان ۱۲ : ۹۲ ، جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر ۱۵ : ۵٦۰

{۳۵} جامع البیان ۱۲ : ۹۲ ، جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر ۱۵ : ۵٦۰

{۳٦} جامع البیان ۱۲ : ۹۲ ، جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر ۱۵ : ۵٦۰

# معبرین اور تعبیری تصنیفات

دوسرے علوم وفنون کے علماء کی طرح ماہرین تعبیر کی تاریخ بھی مرتب کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ حافظ ابومحمد حسن بن محمد بن علی خلال بغدادی {۱} (۳۵۲۔۴۳۹ھ/ ۹۶۳۔۱۰۴۷ء) نے طبقات المعبرین کے نام سے تعبیر دانوں کی تاریخ لکھی {۲} خلال کا بیان ہے کہ دنیا میں اس وقت یعنی ان کے زمانہ تک تقریباً سات ہزار پانچ سو تعبیر داں گزرے ہیں {۳} یہی رائے مشہور معبر ابوسعد نصر بن یعقوب الدینوری (المتوفی ۴۱۰ھ/ ۱۰۲۰ء) نے نقل کی ہے {۴}

خلال بغدادی نے ان ہزاروں معبروں میں سے چھ سو کا انتخاب کیا ہے جن کے نام انہوں نے اپنی کتاب ''تعبیر الرؤیا'' میں بیان کیے ہیں۔ ان میں سے سو معبر ایسے ہیں جنہیں فن تعبیر میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ انھیں حسب ذیل پندرہ طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے:

طبقہ اولیٰ:۔ اس طبقہ میں وہ تعبیر دان آتے ہیں جو انبیاء تھے۔ انبیاء کرام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام (المتوفی ۱۹۸۵ ق م) حضرت یعقوب علیہ السلام (۱۸۵۷ ق م) حضرت یوسف علیہ السلام (المتوفی ۱۸۱۷ ق م) حضرت دانیال علیہ السلام (چھٹی صدی ق م) حضرت ذوالقرنین (۵۲۹ ق م) اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم تعبیر دان ہوئے ہیں۔

طبقہ دوم:۔ اس طبقہ کے معبرین میں صحابہ شامل ہیں۔ صحابہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۴۰ ق ھ - ۲۳ھ/ ۵۸۴ء - ۶۴۴ء) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴۷ ق ھ - ۳۵ھ/

۵۷۷ء-۶۵۶ء) حضرت علیؓ (۲۳ق ھ-۴۰ھ/۶۰۰ء-۶۶۱ء) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۳ق ھ-۶۸ھ/۶۱۹ء-۶۸۷ء) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ (۷ق ھ-۶۵ھ/۶۱۶-۶۸۴ء) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (۱۰ق ھ-۷۳ھ/۶۱۳-۶۹۲ء) حضرت عبداللہ بن سلامؓ (المتوفی ۴۳ھ/۶۶۳ء) حضرت ابوذر غفاریؓ (المتوفی ۳۲ھ/۶۵۲ء) حضرت انس بن مالکؓ (۱۰ق ھ-۹۳ھ/۶۱۲ء-۷۱۲ء) حضرت سلمان فارسیؓ (المتوفی ۳۶ھ/۶۵۶ء) حضرت حذیفہ بن الیمان (المتوفی ۳۶ھ/۶۵۶ء) ام المومنین حضرت عائشہؓ (۹ق ھ-۵۸ھ/۶۱۳ء-۶۷۸ء) اور حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ (المتوفاۃ ۷۳ھ/۶۹۲ء) کا شمار علم تعبیر کے ماہرین میں کیا جاتا ہے۔

**طبقہ سوم:۔** تابعین میں سے جو حضرات علم تعبیر کے ماہر تھے ان کا شمار طبقہ سوم میں کیا جاتا ہے، ان میں حضرت سعید بن مسیبؒ (۱۳-۹۴ھ/۶۳۴-۷۱۳ء) حسن بصریؒ (۲۱-۱۱۰ھ/۶۴۲-۷۲۸ء) عطاء بن ابی رباحؒ (۲۷-۱۱۴ھ/۶۴۷-۷۳۲ء)، شعبی (۱۹-۱۰۳ھ/۶۴۰-۷۲۱ء) زہری (۵۸-۱۲۴ھ/۶۷۸-۷۴۲ء)، ابراہیم نخعی (۴۶-۹۶ھ/۶۶۶-۷۱۵ء)، عمر بن عبدالعزیز (۶۱-۱۰۱ھ/۶۸۱-۷۲۰ء)، قتادہ، مجاہد سعید بن جبیر (۴۵-۹۵ھ/۶۶۵-۷۱۴ء)، طاؤس (۳۳-۱۰۶ھ/۶۵۳-۷۲۴ء) اور ثابت بنانی مشہور تعبیر داں گزرے ہیں۔

**طبقہ چہارم:۔** یہ طبقہ فقہاء پر مشتمل ہے۔ ان میں ابوثور (المتوفی ۲۴۰ھ/۸۵۴ء)، اوزاعی (۸۸-۱۵۷ھ/۷۰۷-۷۷۴ء)، سفیان ثوری (۹۷-۱۶۱ھ/۷۱۶-۷۷۸ء)، امام شافعی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۲۰ء)، امام ابو یوسف (۱۱۳-۱۸۲ھ/۷۳۱-۷۹۸ء)، ابن ابی لیلیٰ (۷۴-۱۴۸ھ/۶۹۳-۷۶۵ء)، امام احمد بن حنبل (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)، اسحاق بن راھویہ (۱۶۱-۲۳۸ھ/۷۷۸-۸۵۳ء)، البویطی (المتوفی ۲۳۱ھ/۸۴۶ء)، منصور بن المعتمر (المتوفی ۱۳۲ھ/۷۵۰ء) اور عبداللہ بن مبارک (۱۱۸-۱۸۱ھ/۷۳۶-۷۹۷ء) ماہرینِ تعبیر کی حیثیت سے مشہور ہیں۔

طبقہ پنجم :- اس طبقہ میں وہ تعبیر دان شمار کیے گئے ہیں جن کا تعلق زہاد کے حلقے سے ہے۔ان میں محمد بن واسع (المتوفی ۱۲۳ھ/۷۴۱ء)، تمیم داری (المتوفی ۴۰ھ/۶۶۰ء)، شقیق بلخی (المتوفی ۱۹۴ھ/۸۱۰ء)، مالک بن دینار (المتوفی ۱۳۱ھ/۷۴۸ء)، سلیمان التیمی (المتوفی ۱۴۳ھ/۷۶۰ء)، منصور بن عمار (المتوفی ۲۲۵ھ/۸۴۰ء)، محمد بن سماک (المتوفی ۱۸۳ھ/۷۹۹ء)، یحییٰ بن معاذ رازی (المتوفی ۲۵۸ھ) اور احمد بن حرب علم تعبیر میں ماہر گذرے ہیں۔

طبقہ ششم :- اس طبقہ میں وہ تعبیر دان آتے ہیں جنہوں نے فنِ تعبیر پر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ان میں امام ابن سیرین (۳۳-۱۱۰ھ/ ۶۵۳-۷۲۹ء) ابراہیم بن عبداللہ کرمانی (دوسری صدی ہجری) عبداللہ بن مسلم المعروف بابن قتیبہ الدینوری (۲۱۲ھ- ۲۷۶ھ/ ۸۲۸-۸۸۹ء)، ابواحمد خلف بن احمد (المتوفی ۳۹۹ھ/۱۰۰۸ء)، محمد بن حماد الرازی الخباز، ابومحمد حسن بن محمد بن حسن بن علی الخلال البغدادی اور حکیم ارطامیدورش یونانی شامل ہیں۔

طبقہ ہفتم :- ساتویں طبقے میں ان معبرین کا شمار ہوتا ہے جو فلسفی تھے۔ان میں افلاطون، مہرادلیس ارسطا طالیس (ارسطو) بطلیموس (۹۰-۱۶۸ء) یعقوب بن اسحاق الکندی (المتوفی ۲۵۲ھ/۸۶۷ء) اور ابوزید بلخی (۲۳۵-۳۲۲ھ/۸۴۹-۹۳۴ء) تعبیر دانی کے لیے مشہور ہیں۔

طبقہ ہشتم :- اطباء میں جو لوگ علم تعبیر سے واقف تھے وہ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ان میں جالینوس، بقراط (۴۶۰-۳۷۷ ق م)، بختیشوع، اھران اور محمد بن زکریا الرازی (۲۵۱-۳۱۱ھ/ ۸۶۵-۹۲۳ء) خاص طور پر مشہور ہیں۔

طبقہ نہم :- نویں طبقے میں ان تعبیر دانوں کے نام آتے ہیں جو مذہباً یہودی تھے۔ان میں حُی بن اخطب (۵ھ/۶۲۶ء)، کعب بن اشرف (۳ھ/ ۶۲۴ء) اوراور موسیٰ بن یعقوب علم تعبیر کے ماہر گذرے ہیں۔

طبقہ دہم :- یہ طبقہ عیسائی معبرین پر مشتمل ہے۔عیسائی تعبیر دانوں میں حنین بن اسحاق

(۱۹۴-۲۶۰ھ/ ۸۱۰-۸۷۳ء) ، ابومخلد اور زین الطبری فن تعبیر کے مشہور ماہر گزرے ہیں۔

طبقہ یازدہم:- گیارھویں طبقے میں وہ تعبیر دان شامل ہیں جو مذہب کے لحاظ سے مجوسی تھے۔ان میں ھرمز بن اردشیر، بزرجمہر بن بختگان،نوشیروان عادل (۵۳۱-۵۷۹ء)، کشموز اور جاماسپ زیادہ مشہور ہیں۔

طبقہ دوازدہم:- معبرین کا بارھواں طبقہ ان تعبیر دانوں پر مشتمل ہے جو مشرکین عرب میں گزرے ہیں۔ان میں ابوجہل بن ہشام (المقتول ۲ھ/ ۶۲۴ء) عبداللہ بن ابی المعروف بہ عبداللہ بن سلول (المقتول ۹ھ/ ۶۳۰ء) نوفل بن عبداللہ، عمرو بن عبدود (۵ھ/ ۶۲۷ء)، ابن الزبعریؓ (۱۵ھ/ ۶۳۶ء)، ابوطالب (۸۵ق ھ-۳ق ھ/ ۵۴۰-۶۲۰ء) اور ابوالعاص علم تعبیر میں ماہر تھے۔

طبقہ سیزدہم:- تیرھویں طبقے میں ان تعبیر دانوں کے نام آتے ہیں جو کاہن تھے۔ ان کے نام سطیح (المتوفی ۵۲ق ھ/ ۵۷۰ء)، شق (المتوفی ۵۵ق ھ/ ۵۷۳ء)، خزرجی، عوسجہ، قطامی اور ابوزرارہ ماہر تعبیر مانے گئے ہیں۔

طبقہ چہاردہم:- یہ طبقہ ان تعبیر دانوں پر مشتمل ہیں جو ساحر اور جادوگر رہے ہیں۔ان میں عبداللہ بن ہلال، قرط بن زبید الابلی اور عتاب بن شمر الرازی کے نام قابل ذکر ہیں۔

طبقہ پانزدہم:- پندرھویں طبقے میں وہ معبر شامل ہیں جو اصحاب فراست مانے جاتے تھے۔ان میں سعید بن سنان، ایاس بن معاویہ (۴۶-۱۲۲ھ/ ۶۶۶-۷۴۰ء) جندل بن حکم اور معاویہ بن کلثوم مشہور معبر گذرے ہیں۔

مصنف ابومحمد خلال بغدادی کو چھوڑ کر یہ کل ایک سو نام ہیں {۵}

حافظ ابومحمد خلال بغدادی کے بیان کو بعض دوسرے اہل قلم معبرین نے بھی نقل کیا ہے۔ان کی اس طبقہ وار تقسیم سے جسے شیخ عبدالغنی نابلسی (۱۰۵۰-۱۱۴۳ھ/ ۱۶۴۱-

۱۷۳۱ء) جیسے ماہرفن نے اپنی کتاب ''تعطیر الانام فی تعبیر المنام'' میں نقل کیا ہے۔علم تعبیر کی تاریخ کا ایک سرسری خاکہ سامنے آتا ہے تاہم یہ بیان حرفِ آخر کی حیثیت نہیں رکھتا۔حضرت اسماء بنت عمیس (المتوفاہ ۴۰ھ/۶۶۰ء) اور حضرت جعفر صادق (۸۰-۱۴۸ھ/ ۶۹۹-۷۶۵ء) اور بعض دوسرے ماہرینِ تعبیر اس فہرست میں شامل نہیں ہیں حالانکہ ان کی مہارت پرفنِ تعبیر کو ناز ہے۔

تعبیر کے موضوع پر کثرت سے کتابیں لکھی گئی ہیں۔یہ فن اس وقت بھی تحریری شکل میں موجود تھا جب بہت سے دوسرے علوم وفنون نے آنکھ بھی نہیں کھولی تھی۔ماہرین مصریات Egyptology نے جوپیپرس تحریریں دریافت کی ہیں،ان میں خوابوں کی تعبیر کا بیان بھی ملتا ہے۔اس طرح کی تحریروں میں ایک تحریر چسٹر بیٹی پیپرس Chester Beatty Papyrus مصر کے تعبیر ناموں ہی کا ایک ریکارڈ ہے،جس میں خوابوں کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔پیپرس {۶} پرتحریر کی گئی اس قدیم تعبیری دستاویز کا تعلق مصر کے بارھویں خاندان کے عہد یعنی ۱۹۹۱-۱۷۸۶ق م سے بتایا جاتا ہے {۷}

نیز قدیم اسیریائی سلطنت کے مشہور بادشاہ آشور بانی پال (۶۶۸-۶۲۷ ق م) نے شہر نینوا میں ایک بہت بڑا کتب خانہ قائم کیا تھا،جس میں مٹی کی تختیوں پر لکھی گئی کتابیں جمع کی گئی تھیں۔کتب خانہ میں مٹی کی ۲۲۰۰۰۰ تختیاں تھیں۔مرور زمانہ سے شہر نینوا کی عظمت وشوکت داستانِ پارینہ بن کر رہ گئی۔شہر کے کھنڈرات سے جو تختیاں برآمد ہوئی ہیں ان سے قدیم تہذیبوں کے متعلق معلومات کا ایک خزانہ ہاتھ آیا ہے۔برآمد شدہ تختیوں میں ایک تختی پر اہلِ بابل کا خواب نامہ ہے جس میں خوابوں کی تعبیر بیان کی گئی ہے {۸}

ہندوؤں کی قدیم ترین کتاب رگ وید جو ۱۵۰۰-۱۰۰۰ ق م کے دوران تالیف ہوئی تھی جس میں بھی خوابوں کا بیان ملتا ہے {۹}۔ایک اور کتاب اتھروید جو ۸۰۰ ق م کے لگ بھگ لکھی گئی ہے میں خوابوں پر ایک مستقل باب موجود ہے {۱۰}۔

خوابوں کا تذکرہ یونانی ادبیات میں بھی ملتا ہے۔مشہور نابینا شاعر ہومر (حدود ۱۰۰۰ ق

م) نے اپنی شہرہ آفاق نظموں ایلیڈ اور اوڈیسی میں متعدد خواب بیان کیے ہیں۔اس سے اہم بات یہ ہے کہ یونانی حکماء نے دوسرے فنون کی طرح خواب پر بھی توجہ دی اور اپنی تحریروں میں اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔افلاطون ، ارسطو اور اقلیدس کے تعبیر ناموں کا تذکرہ مسلمان معجم نگاروں نے بھی کیا ہے جس کی شہادت کشف الظنون اور دوسری کتابوں سے ملتی ہے {۱۱} فرفریوس سے بھی تعبیر خواب پر ایک کتاب منقول ہے {۱۲}۔ یونانی حکماء میں ارسطو پہلا مفکر ہے جس نے سائنسی نقطہ نظر سے خواب کا جائزہ لیا۔ اس نے اپنی تصنیف Parva Naturalia میں کئی عنوانات کے تحت نیند، بیداری اور خواب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا {۱۳}۔لیکن یونان کے علم تعبیر پر زیادہ شہرت حکیم ارطامیدورش کو نصیب ہوئی۔علم تعبیر پر ارطامیدورش کی کتاب Oneirocritica ''تعبیر الرؤیا'' کا ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں کیا گیا ہے اور اس وقت یونان کے علم تعبیر پر اسے سب سے مستند ماخذ کی حیثیت حاصل ہے {۱۴}۔

خواب کے موضوع سے رومیوں کو بھی دلچسپی رہی ہے ،رومیوں میں سیسرو (۱۰۶۔۴۳ق م) نے De Devenatione میں تعبیر خواب کے اصولوں کو مسترد کیا کہ خواب کی تعبیر اور واقعات کے قدرتی تسلسل کے درمیان کوئی جوڑ نہیں ہوتا اور نہ ہی تجربے سے پیشنگوئی والے خوابوں کی تعبیر ثابت کی جاسکتی ہے {۱۵}

جالینوس نے امراض کی تشخیص کے لیے خوابوں کا مطالعہ کیا ،شاعروں میں لکریٹیس Lecretius (۹۵۔۵۲ق م) نے اپنی تخلیق میں De Natura کی چوتھی کتاب میں تقریباً ستر شش رکنی بحر والے اشعار خوابوں پر کہے۔اس کا خیال ہے کہ خواب ماضی کی سرگزشت ہوتے ہیں، خواہشات کی تکمیل یا اخلاط کا نتیجہ {۱۶}۔دوسرے شعراء ہوریس (۵۶۔۸ق م) اووڈ (۴۳ق م۔۱۸ء) اور ورجل (۷۰۔۱۹ق.م ) نے خوابوں کا ذکر کم کیا ہے۔ایک اور شاعر میکروبیس نے خواب کی پانچ قسمیں بتائی ہیں پٹرونیس کہتا ہے کہ خواب جو سایوں کے جھلملانے کی طرح ہمارے ذہن میں بار بار چکر لگاتے ہیں۔دیوتاؤں کے مندروں سے نہیں آتے

اور نہ تقدیر انھیں آسماں سے بھیجتی ہے۔ ہر انسان اپنے خواب خود بنتا ہے {۱۷}۔

یہودیوں کے علم تعبیر پر یونانیوں اور دوسری قوموں کے اثرات نمایاں ہیں۔ ان کے یہاں تعبیر الرؤیا پر سلمان بن یعقوب المولی کی کتاب زیادہ مشہور ہے۔ مشرقی یورپ کے یہودیوں میں المولی کا خواب نامہ عام طور پر مقبول رہا ہے {۱۸}۔

عیسائی مصنفین میں سینٹ آگسٹائین (۳۵۴۔۴۳۰ء) نے خواب کو موضوعِ بحث بنا کر اس کے مختلف پہلوؤں کا علمی جائزہ لینے کی کوشش کی {۱۹}۔ ان کے بعد عہد وسطی کے عیسائی اہل قلم نے خواب پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ اس دور کے اہل قلم پرانی باتوں اور مشہور عام، اصولوں کو دہراتے رہے۔ انھوں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ خوابوں کی نئی نئی تقسیم کر کے اس میں کچھ ذاتی تجربات کی مثالوں کا اضافہ کیا، اپنی طرف سے وہ کوئی خاص چیز پیش نہ کر سکے۔ سینٹ البرٹ اعظم (۱۱۹۳۔۱۲۸۰ء) نے ارسطو کے خیالات کو نئے قالب میں پیش کیا۔ ان کے رسائل کی توضیح کی اور ان پر نقد کیا تاہم سینٹ موصوف سے بھی نفسیاتی لحاظ سے کسی اہم نکتہ کا اضافہ نہ ہو سکا۔ انھیں زیادہ دلچسپی ان خوابوں سے تھی جن میں پیشینگوئی یا انتقالِ خیال (Tele Pathy) کا عنصر موجود ہوتا تھا۔ سینٹ تھامس اکوئنیس (۱۲۲۵۔۱۲۷۴ء) نے خواب سے کم بحث کی ہے وہ اکثر مسلمہ نظریات ہی بیان کرتے ہیں۔ مشہور حکیم اور فلسفی ارنالڈ ڈی ویلینو نے اگرچہ اپنی تحریروں میں خواب کو موضوع بحث بنایا ہے۔ مگر ان کے افکار علم الابدان، علم نجوم، مابعدالطبیعات اور دینیات کا معجون مرکب ہیں۔ عیسائی متکلمین میں ساریز (۱۵۴۸۔۱۶۱۷ء) خواب کے قدرتی اور روحانی اسباب، خوابوں کی تعلیم اور اخلاقی ذمہ داری کے فقدان وغیرہ کے بارے میں معتدل نتیجہ پر پہنچا۔ عیسائیوں میں خواب پر جس شخص نے زیادہ لکھا وہ ایک پرتگیزی طبیب گاسپر ڈی لوس ریز تھا جو اسپین میں طبابت کا پیشہ کرتا تھا {۲۰}۔ اسپین ہی کے ایک طبیب اور مفکر ویلیز نے اپنی متعدد تصانیف میں خواب پر بحث کی ہے۔ انھوں نے خواب کے بارے میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے:

In dreams we are often advised of our future

actions, since our first thoughts about what we are going to do are often continued in dreams, where most commodious means are found for attaining our desired aim; these means please us when we awake , and when we put them into effect, attributing this to a divine revelation of what was to be done, where as the cause is infact natural.{۲۱}

فاران کی بلندی سے آفتاب اسلام طلوع ہوا تو علم وحکمت کی روشنی کے وارث مسلمان بن گئے، بابلی، سمیریائی، کلدانی، ایرانی اور یونانی تہذیبوں نے علم وفن اور دانش وادب کا جو ذخیرہ چھوڑا تھا۔ مسلمانوں نے نہ صرف پوری امانتداری کے ساتھ اس کی حفاظت کی بلکہ اپنی طرف سے اس میں دو چند اضافہ کر دیا۔ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے گذشتہ امتوں کے ورثہ کو اہل مغرب تک پہنچایا۔

علم تعبیر میں بھی مسلمانوں نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ چونکہ اسلام میں علم تعبیر کو مستحسن نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں نے اس پر غیر معمولی توجہ دی۔ علمائے اسلام کے بارے میں ہر دور میں یہ تاثر پایا جاتا رہا ہے کہ وہ خوابوں کی تعبیر سے ضرور واقف ہونگے لیکن قاموس اور معجم نگاروں نے فن تعبیر سے متعلق کتابوں کی جو فہرست دی ہے اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ابن الندیم (۲۹۷ء۔۳۸۵/۹۱۰۔۹۹۵ء) نے علم تعبیر کے ذیل میں دس کتابوں کے نام دیے ہیں{۲۲}۔

اس فہرست میں بھی دو کتابیں یونانی حکماء کی تصنیفات ہیں۔ نویں صدی ہجری/پندرھویں صدی عیسوی میں خلیل ابن شاہین الظاھری نے اپنی کتاب "الاشارات فی علم العبارات" تصنیف کی تو اسکے شروع میں ۳۱ کتابوں یا معبرین کا ذکر کیا{۲۳}۔ حاجی خلیفہ نے گیارھویں صدی ہجری/سترھویں صدی عیسوی میں علم تعبیر کے موضوع پر یونانی حکماء کی تصنیفات سمیت کل ۲۳ کتابوں کے نام لیے{۲۴}۔ حالانکہ خود کشف الظنون ہی میں علم تعبیر

پر کتابوں کے عنوانات کے تحت تصنیفات کا شمار کیا جائے تو تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ حاجی خلیفہ نے ان ۲۳ کتابوں میں بھی ایک کتاب حضرت دانیالؑ، یا پانچ یونانی حکماء کی اور ایک کتاب ایک عیسائی طبیب کی شامل کی ہے، یعنی ایک ہزار سال میں مسلمانوں کی کل کائنات سولہ کتابیں ہیں لیکن حقیقت اس سے کچھ مختلف ہے۔ اعلام کی چند ایک کتابوں کا سرسری جائزہ لینے پر علم تعبیر سے متعلق کتابوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے:

۱) **اصول تعبیر:۔** علم تعبیر کے موضوع پر یہ کتاب حضرت دانیالؑ سے منسوب ہے، مسلمان مؤرخین کے بقول حضرت دانیالؑ کا انتقال بابل میں ہوا تھا، سوس میں قحط پڑا تو اہل سوس نے بابل والوں سے حضرت دانیال کی نعش عاریۃً مانگ لی۔ تاکہ اس کی برکت سے وہ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کریں۔ اہل بابل نے نعش سوس والوں کو دی تو یہ انھیں کے پاس رہ گئی۔ خلافت فاروقی میں جب حضرت ابوموسیٰ اشعری (۲۱ق ھ۔ ۴۴ھ/ ۶۰۲۔ ۶۶۵ء) نے سوس فتح کیا تو وہاں کے قلعے سے حضرت دانیال کی نعش ملی۔ انھوں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر کو اطلاع دی۔ حضرت عمر نے انھیں نعش کی تکفین و تدفین کا حکم بھیجا۔ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری نے دریا کا پانی روک کر وسط دریا میں نعش دفن کر دی اور پھر سے پانی جاری کر دیا {۲۵}۔ اس تابوت سے جس میں یہ نعش موجود تھی۔ ایک کتاب بھی ملی جس میں کچھ مکاشفات اور پیشینگوئیاں درج تھیں {۲۶}۔ چنانچہ اصول تعبیر جو حضرت دانیالؑ کی تعبیروں پر مشتمل ہے کی طرح حضرت دانیالؑ کی پیشینگوئیاں بھی بہت مشہور ہیں۔ غیر مسلم اہل علم بھی بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے یہاں علم الرمل اور اصول تعبیر حضرت دانیالؑ سے منسوب ہیں {۲۷}۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت دانیالؑ کی تعبیر دانی پر اہل کتاب اور مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تورات میں ان کی بعض تعبیروں کا ذکر بھی آیا ہے {۲۸} یہی وجہ ہے کہ وہ تعبیر کے سرخیل مانے گئے ہیں۔

۲) **تعبیر افلاطون:۔** یونان کے مشہور فلسفی افلاطون کی تصنیف بتائی جاتی ہے {۲۹}

۳) **تعبیر ارسطو:۔** نامور مفکر ارسطو سے منسوب ہے {۳۰}

۴) **تعبیر اقلیدس:**۔ شہرہ آفاق ریاضی دان اقلیدس سے منسوب ہے {۳۱}

۵) **کتاب النوم والیقظہ:**۔ حکیم فرفریوس کی تصنیف بتائی گئی ہے {۳۲}

۶) **تعبیر بطلیموس:**۔ بطلیموس کی تصنیف ہے {۳۳}

۷) **تعبیر جالینوس:**۔ حکیم جالینوس کی تصنیف ہے {۳۴}

۸) **تعبیر الرؤیا:**۔ یونانی حکیم معبر ارطامیدورش کی تصنیف Oneirocritica کا عربی ترجمہ ہے۔ حکیم ارطامیدورش Artemidorus دوسری صدی عیسوی میں یونان کا مشہور معبر گزرا ہے۔ اس کی ماں ڈالڈیا (لیڈیا) میں پیدا ہوئی تھی۔ اسی تعلق کی بنا پر ارطامیدورش نے اپنے آپ کو لیڈیا سے منسوب کیا۔ حکیم موصوف نے خواب کے موضوع پر ایک کتاب جو چار مقالات (صحائف) اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے تحریر کی، کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب اس نے ڈالڈیا کے اپالو دیوتا کے حکم پر لکھی جس کا ارطامیدورش پرستار تھا۔ کتاب کے تین مقالات میں خواب اور تعبیر پر بحث کی گئی ہے۔ چوتھے میں مصنف نے اپنے ناقدین کا جواب دیا ہے۔ ضمیمہ کا انتساب مصنف نے اپنے ہم نام تعبیر دان فرزند ارطامیدورش کے نام کیا ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس نے کتاب کی تیاری کے لیے کثرت سے سفر کیے اور ان تمام لوگوں سے ملاقات کر کے استفادہ کیا، جنہوں نے اس موضوع کا مطالعہ کیا تھا۔ کتاب کا اصل نسخہ ناپید ہے لیکن اس کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ ترجمہ کے دوران کتاب میں کسی قسم کے ردو بدل کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ WOOD نے ۱۶۴۴ء میں کیا، اس کے بعد اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ عہد عباسی کے مشہور مترجم حنین بن اسحاق نے تیسری صدی ہجری میں اس کا عربی ترجمہ ''تعبیر الرؤیا'' کے نام سے کیا۔ یہ ترجمہ اسی عنوان سے ۱۹۶۴ء میں دمشق سے شائع ہو چکا ہے {۳۵}

۹) **تعبیر الرؤیا:**۔ امام تعبیر حافظ ابو بکر محمد ابن سیرینؒ تابعی کی تصنیف بتائی جاتی ہے۔ یہ کتاب "التعبیر الصغیر" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ کتاب ابواب کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔ اس میں کل پچیس ابواب ہیں۔ مصر سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ متعدد اردو ترجمے

چھپ کر عام ہو گئے ہیں {۳۶}

۱۰) **کتاب الجوامع**:۔ یہ بھی امام ابن سیرین کی تصنیف کے نام سے معروف ہے۔ اس کا نام جوامع التعبیر اور التعبیر الکبیر بھی آیا ہے {۳۷}

۱۱) **منتخب الکلام فی تعبیر الاحلام**:۔ یہ کتاب امام ابن سیرین ہی سے منسوب ہے۔ مگر قرآئن سے اس کا انتساب صحیح نہیں لگتا۔ اس میں ان معبرین کے اقوال اور حکایات ہیں جو امام موصوف کی وفات کے سو سال یا سوا دو سو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ خیر الدین الزرکلی نے تصریح کی ہے کہ یہ امام ابن سیرین کی تصنیف نہیں ہے {۳۸}۔ یہ کتاب بھی ''التعبیر الکبیر'' کے نام سے مشہور ہے۔ مقدمہ اور خطبہ کتاب کے علاوہ اس میں ۵۹ ابواب ہیں اور مصر سے تعطیر الانعام کے جزء اول کے حواشی پر کئی بار شائع ہو چکی ہے {۳۹}

۱۲) **کتاب اللولوۃ فی تعبیر المنام**:۔ تعبیر خواب کے موضوع پر یہ کتاب معجم نگاروں کے نزدیک امام ابن سیرین کی تصنیف ہے {۴۰}

۱۳) **تسمیۃ العبیر فی علم التعبیر**:۔ فواد سزگیں نے اس کا نام امام ابن سیرین کی تصنیفات میں لیا ہے {۴۱}

۱۴) **کتاب التقسیم**:۔ حضرت امام جعفر صادق کی تصنیف ہے۔ اس کا دوسرا نام تقسیم الرؤیا ہے، معبرین اکثر اس کا حوالہ دیتے ہیں {۴۲}

۱۵) **الارشاد فی التعبیر**:۔ فن تعبیر کے موضوع پر یہ مشہور کتاب نامور مسلمان کیمیا دان جابر بن حیان الکوفی الطرسوسی (۱۲۰۔۱۹۸/۱۶۰ھ/ ۷۳۷۔۸۱۳/۷۷۶ء) کی تصنیف ہے {۴۳}۔ جابر بن حیان حضرت امام جعفر کے شاگرد تھے۔ بعض کتابوں میں مصنف کتاب کا نام جابر مغربی بتایا گیا ہے {۴۴}۔ علم تعبیر کی اکثر کتابوں میں جابر مغربی کا نام آتا ہے لیکن قاموس نگار کسی دوسرے جابر مغربی کے بارے میں خاموش ہیں، صحیح یہ ہے کہ جابر بن حیان المغربی ہی ہیں {۴۵}۔ کتاب کا نام بعض جگہ کتاب الارشاد بھی آیا ہے۔

۱۶) **کتاب الدستور:**۔ یہ کتاب مشہور معبر ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ کرمانی (دوسری صدی ہجری) کی تصنیف ہے{۴۶}۔ بعض کتابوں میں اس کا نام "الدستور" آتا ہے۔ ابو اسحاق کرمانی کا شمار قدماء معبرین میں ہوتا ہے۔ معجم المصنفین کے مصنف نے ان کا سال وفات ۳۸۲ھ دیا ہے{۴۷}۔ جو صحیح نہیں ہے{۴۸}۔ مشہور ہے کہ ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ کرمانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت یوسف سے ہم کلام ہیں۔ انھوں نے حضرت یوسف سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی عنایت کیجیے۔ حضرت یوسف نے انھیں اپنی قمیض پہنائی، چنانچہ جاگنے کے بعد وہ تعبیر داں ہو گئے{۴۹}۔ کرمانی کا بیان ہے کہ اس کتاب میں کوئی خواب ایسا نہیں ہے جس کا تجربہ میں نے سو بار نہ کیا ہو، مصنف نے یہ کتاب صحف ابراہیم، کتب دانیال، سعید بن مسیّب اور ابن سیرین کے اقوال و آثار سے تیار کی ہے{۵۰}۔ اس کا شمار علم تعبیر کی امہات کتب میں ہوتا ہے۔

۱۷) **رسالة فی علته النوم و الرؤیا وما یرمزبه النفس:**۔ یہ رسالہ مشہور فلسفی ابو یوسف یعقوب الکندی کی تصنیف ہے{۵۱}

۱۸) **تعبیر الجاحظ:**۔ علم تعبیر پر یہ کتاب نامور عربی ادیب، انشا پرداز جاحظ بصری (۱۶۰۔۲۵۵ھ ۷۷۶/۷۷۷۔۸۶۸/۸۶۹ء) کی تالیف ہے{۵۲}

۱۹) **تعبیر الرؤیا:**۔ مشہور حافظ حدیث ادیب و مورخ ابن قتیبہ الدینوری کی تصنیف ہے{۵۳}

۲۰) **کتاب النوم والرؤیا:**۔ فلسفی، طبیب اور مورخ ابو العباس بن محمد بن مروان بن الطیّب سرخسی (المتوفی ۲۸۶ھ ۸۹۹ء) کی تالیف ہے{۵۴}

۲۱) **عبارۃ الرؤیا:**۔ محمد بن احمد عبد الرحمن بن الزهیری (المتوفی ۳۳۲ھ ۹۴۳ء) کی تصنیف ہے{۵۵}

۲۲) **تعبیر ابن اشعث:**۔ مشہور معبر اسماعیل بن اشعث (المتوفی ۳۶۰ھ ۹۷۰ء) نے تحریر کی ہے{۵۶}

۲۳) **کتاب الرؤیا:۔** یہ کتاب تعبیر ابراہیم بکوس کے ا بکس کے نام سے بھی مشہور ہے۔اس کے مصنف بغداد کے بیمارستان عضدی میں کام کرنے والے طبیب ابراہیم بکوس (المتوفی ۳۶۰ھ/ ۹۷۰ء) ہیں {۵۷} عمر رضا کحالہ نے سال وفات ۵۰۰ھ دیا ہے {۵۸}

۲۴) **کتاب الانذارات النومیہ:۔** اس کے مصنف ابوسلیمان محمد بن طاہر المنطقی (المتوفی ۳۷۲ھ/ ۹۸۳ء) ہیں {۵۹}

۲۵) **کتاب المنامات:۔** یہ مشہور کتاب ابن ابی الدنیا (المتوفی ۲۸۱ / ۸۹۴ء) کی تصنیف ہے {۶۰}

۲۶) **کنز الرؤیا:۔** یہ کتاب ابو طالب عبد السلام بن حسن الماموني (المتوفی ۳۸۳ھ/ ۹۹۳ء) کی تصنیف ہے {۶۱} موصوف کی ولادت اور تعلیم و تربیت بغداد میں ہوئی، چالیس سال سے کم عمر میں انتقال کیا۔ ھدیۃ العارفین میں سال وفات ۳۸۴ھ/ ۹۹۴ء دیا ہے {۶۲}

۲۷) **فوائد الفرائد:۔** اس کے مصنف کا نام ابوبکر محمد بن جعفر الشافعی المعروف بہ ابن الدقاق (۳۰۶۔۳۹۲ھ/ ۹۱۸۔۱۰۰۲ء) ہے۔ ابن دقاق بغداد کے شافعی فقیہہ اور اصولی تھے۔ کرخ (بغداد) کے قاضی تھے {۶۳}

۲۸) **تحفۃ الملوک فی التعبیر:۔** شیخ ابوالعباس احمد بن خلف بن احمد السجستانی (المتوفی ۳۹۹ھ/ ۱۰۰۸ء) کی تصنیف ہے، کتاب میں کل ۵۹ ابواب ہیں {۶۴}

۲۹) **تعبیر الرؤیا:۔** عیسائی طبیب ابوسہل عیسٰی بن یحیٰی المسیحی الجرجانی (المتوفی ۴۰۱ھ/ ۱۰۱۰ء) کی تالیف ہے، مصنف کا مولد جرجان، منشا بغداد اور مسکن خراسان تھا۔ ابن سینا (۳۷۰۔۴۲۸ھ/ ۹۸۰۔۱۰۳۷ء) نے ان سے طب کا علم حاصل کیا ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، اس کتاب کا نام تعبیر ابی سہل بھی آیا ہے {۶۵} مصنف نے یہ کتاب مامون بن محمد خوارزشاہ کے لیے تحریر کی تھی {۶۶}

۳۰) **الکفایہ فی تعبیر الرؤیا:۔** یہ بھی ابوسہل عیسٰی کی تصنیف ہے {۶۷} ان کی ایک کتاب

مبسوط اور دوسری مختصر ہے، اس کتاب میں کل ۱۳۲ ابواب ہیں {۶۸}

**۳۱) البشارة والنذارة :** ۔ اس کتاب کا پورا نام "البشارة والنذارة فی تعبیر الرؤیا والمراقبہ" ہے ۔ اس کے مصنف نامور معبر اور نیشاپور کے شافعی فقیہہ، محدث، حافظ اور مفسر ابوسعید صوفی (ابوسعد) عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی، نیشاپور کے ایک کوچے "خرگش" میں پیدا ہوئے ۔ (۳۹۳ھ/ ۱۰۰۲ء) میں آپ بغداد روانہ ہوئے ۔ کچھ عرصہ مکہ میں گزارا ۔ ۳۹۷ھ/ ۱۰۰۵ء کے بعد واپس نیشاپور لوٹے اور یہیں ۴۰۶ھ یا ۴۰۷ھ/ ۱۰۱۵ء یا ۱۰۱۶ء میں وفات پائی ۔ ابوسعید خرکوشی کا شمار علم تعبیر کے اساتذہ میں ہوتا ہے، بعض معجم نگاروں نے ان کی ایک اور کتاب "کتاب التعبیر" کا بھی ذکر کیا ہے {۶۹}

**۳۲) التعبیر القادری :** ۔ علم تعبیر کی مشہور کتاب ہے، اس کے مصنف شیخ ابوسعد (سعید) نصر بن یعقوب الدینوری (المتوفی ۴۱۰ھ/ ۱۰۲۰ء) ہیں، مصنف نے یہ کتاب ۳۹۷ھ/ ۱۰۰۶ء میں عباسی خلیفہ القادر باللہ (۳۳۶ھ ۔ ۴۳۲ھ/ ۹۴۸ء ۔ ۱۰۴۰ء) کے لیے تصنیف کی ۔ کتاب میں ابن سیرین اور ارطامیدروش کی کتابیں نقل کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ مصنف نے یہودیوں سے منسوب تعبیرات کا ذکر کیا ہے ۔ کتاب میں بائیبل کے اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں ۔ کتاب کا دوسرا نام القادری فی التعبیر بھی آیا ہے ۔ غیر مطبوعہ کتاب کے ۲۹ قلمی نسخوں کا پتہ لگایا جاچکا ہے ۔ کتاب کا فارسی اور اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے، ابن عربشاہ الحنفی (۷۹۱ھ ۔ ۸۵۴ھ/ ۱۳۸۹ ۔ ۱۴۵۰ء) نے اس کا ترکی میں منظوم ترجمہ کیا ہے {۷۰}

**۳۳) البشریٰ فی تعبیر الرؤیا :** ۔ مالکی فقیہہ، محدث اور معبر محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد عبداللہ التمیمی المالکی القرطبی المعروف بہ ابن الحذاء (۳۳۶ ۔ ۴۱۶ھ/ ۹۴۸ ۔ ۱۰۲۵ء) کی تصنیف ہے ۔ یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے {۷۱}

**۳۴) الاشارة فی تعبیر الرؤیا :** ۔ قیروان کے نامور تعبیر داں اور عالم ابومحمد مکی بن ابی طالب حموش (۳۵۵ھ ۔ ۴۳۷ھ/ ۹۶۶ ۔ ۱۰۴۵ء) کی تالیف ہے {۷۲}

**۳۵) المجمع فی تعبیر الرؤیا :** ۔ یہ بھی ابومحمد مکی کی تصنیف ہے {۷۳}، اس کا ذکر علامہ ابن

خلدون نے بھی کیا ہے {۷۴}

۳۶) **تعبیر الرؤیا:**۔ طبقات المعبرین کے مصنف حافظ ابو محمد حسن بن محمد بن حسن کی تالیف ہے {۷۵}

۳۷) **الاشارۃ فی تحسین العبارۃ:**۔ اس کتاب کے مصنف مفسر اور مورخ ابوالحسن علی بن فضال بن علی المجاشعی القیروانی (المتوفی ۴۷۹ھ/ ۱۰۸۶ء) ہیں ۔ مصنف نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی {۷۶}

۳۸) **بیان التعبیر :**۔ اس کتاب کو ابوالفتح عیدوس بن عبداللہ عیدوس العیدری الھمدانی الروزباری (المتوفی ۴۹۰ھ/ ۱۰۹۷ء) نے تصنیف کیا ہے {۷۷}

۳۹) **الاشارۃ فی تلخیص العبارۃ:**۔ حکیم ابوعلی یحییٰ بن عیسیٰ الجزلہ البغدادی المعروف با بن الجزلہ الحنبلی (المتوفی ۴۹۳ھ/ ۱۱۰۰ء) کی تصنیف ہے، حکیم ابوعلی یحییٰ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے {۷۸}

۴۰) **التحریر فی علم التعبیر :**۔ عالمِ تعبیر اسماعیل بن الحریری (المتوفی ۵۱۶ھ/ ۱۱۲۲ء) کی تصنیف ہے {۷۹}

۴۱) **تعبیر الرؤیا:**۔ یہ کتاب تعبیر ابن المقری کے نام سے مشہور ہے ۔ اسے ابوعبداللہ حسین بن محمد المعروف با بن المقری (المتوفی ۵۲۳ھ/ ۱۱۲۹ء) نے تحریر کیا ہے {۸۰}

۴۲) **التعبیر المامونی:**۔ بغداد کے ادیب، مورخ اور مصنف ابو محمد ھارون بن العباس المعروف بمامونی (المتوفی ۵۷۳ھ/ ۱۱۷۸ء) کی تصنیف ہے {۸۱}، بعض تذکرہ نگاروں نے سال وفات ۵۷۲ھ/ ۱۱۷۷ء دیا ہے {۸۲}

۴۳) **التحبیر فی علم التعبیر :**۔ شہرہ آفاق مفسر امام فخرالدین رازی (۵۴۴۔۶۰۶ھ/ ۱۱۵۰۔۱۲۱۰ء) نے لکھی ہے {۸۳}

۴۴) **کامل التعبیر :**۔ علم تعبیر پر فارسی زبان میں مشہور کتاب مانی جاتی ہے ۔ شیخ شرف الدین ابوالفضل حبیش بن ابراہیم بن محمد تفلیسی (المتوفی ۶۲۹ھ/ ۱۲۳۱ء) نے یہ کتاب الملک

الناصر قلیج ارسلان رومی (۶۰۰ھ۔۶۳۵ھ/ ۱۲۰۳۔۱۲۳۷ء) کے لیے تصنیف کی تھی۔ مصنف نے کتاب کے لیے حضرت دانیال، حضرت جعفر صادق، امام محمد بن سیرین، ابراہیم کرمانی، جابر مغربی اور اسماعیل اشعث کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب میں پندرہ فصلیں ہیں جن میں خواب اور تعبیر کے متعلقات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد حروف تہجی کے اعتبار سے خوابوں کے تعبیر بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب لاہور سے ۱۲۸۲ھ اور بمبئی سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوگئی ہے {۸۴}

۴۵) **المبشرات**:۔ اس کتاب میں خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے مصنف عالم اسلام کے مشہور مفکر شیخ محی الدین ابن عربی المعروف بہ شیخ اکبر (۵۶۰۔۶۳۸ھ/ ۱۱۶۵۔۱۲۴۰ء) ہیں {۸۵}

۴۶) **تعبیر نامج**:۔ یہ کتاب تعبیر کے معروف عالم شیخ ابو طاھر بن یحیٰی بن غنام (المتوفی ۶۹۳ھ/ ۱۲۹۴ء) کی تصنیف ہے، عمر رضا کحالہ نے ان کا سن وفات ۷۷۹ھ/ ۱۳۷۷ء کے آس پاس بتایا ہے {۸۶}، کتاب کا ایک نام "المعلم علی حروف المعجم" بھی آیا ہے {۸۷}، کتاب کے شروع میں چودہ ابواب ہیں، اس کے بعد حروف تہجی کے لحاظ سے خوابوں کی تعبیر دی گئی ہے {۸۸}

۴۷) **درۃ الاحلام وغایۃ المرام**:۔ یہ کتاب بھی شیخ ابن غنام ہی کی تصنیف ہے {۸۹}

۴۸) **البدر المنیر فی علم التعبیر**:۔ یہ کتاب شہاب الدین ابو العباس احمد بن عبد الرحمٰن المقدسی الحنبلی (۶۲۸۔۶۹۷ھ/ ۱۲۳۱۔۱۲۹۸ء) نے تصنیف کی ہے۔ مقدسی فقیہہ اور معبر تھے۔ ان کا مولد نابلس اور مدفن دمشق ہے۔ البدر المنیر کی شرح بھی لکھی جا چکی ہے {۹۰}

۴۹) **جواہر التبصیر فی علم التعبیر**:۔ یہ کتاب بغداد کے معروف حنبلی عالم اور نابینا ماہر تعبیر وصاحب فراست علی بن احمد بن یوسف بن خضر المعروف بہ زین الدین الآمدی (المتوفی ۷۱۴ھ/ ۱۳۱۴ء) کی تصنیف ہے۔ عمر رضا کحالہ نے مصنف کا سال وفات ۷۱۰ھ/ ۱۳۱۰ء دیا ہے، یا اس کے چند سال بعد بتایا ہے۔ زین الدین الآمدی آمد (دیار بکر) میں پیدا ہوئے

اور بغداد میں وفات پائی۔ بریل (۱۸۰۹۔۱۸۵۲ء) سے سینکڑوں سال پہلے انھوں نے نابینا افراد کے لیے کتابت ایجاد کی تھی {۹۱}

۵۰) **التبصیر فی علم التعبیر** :۔ اسے بھی زین الدین الآمدی نے تحریر کیا ہے۔ شاید جواہرالتبصیر ہی کا دوسرا نام ہے {۹۲}

۵۱) **البصیرۃ فی تعبیر الرؤیاء** :۔ شیخ علاء بن علی احمد بن الآمدی المعروف بہ علی الآمدی (المتوفی ۷۶۲ھ/۱۳۶۱ء) کی تصنیف ہے۔ مصنف حنبلی عالم اور تعبیر خواب کے ماہر تھے۔ بغداد میں وفات پائی۔ غالباً زین الآمدی کے بیٹے تھے {۹۳}

۵۲) **الآثار الرائعہ فی اسرار الواقعہ** :۔ شیخ تاج الدین علی بن محمد الدریہم الشافعی (۷۱۲۔۷۶۲ھ/ ۱۳۰۳۔۱۳۶۱ء) نے تصنیف کی ہے۔ شیخ موصوف موصل کے رہنے والے تھے۔ عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تعبیر خواب کے بھی ماہر تھے {۹۴}

۵۳) **تعبیر سلطانی (فارسی)** :۔ یہ کتاب قاضی اسماعیل بن نظام الملک الابرقوھی نے ۷۶۳ھ/ ۱۳۶۲ء میں ابوالفوارس شاہ شجاع کے لیے تصنیف کی ہے۔ فارسی زبان میں تحریر کی گئی ہے، اس کتاب کی ترتیب حروف تہجی پر رکھی گئی ہے {۹۵}

۵۴) **ایقاظ الکرام باخبار المنام** :۔ قاضی ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ بن ابراہیم بن موسی النمیری الغرناطی المعروف بابن الحاج (۷۱۳۔۷۶۸ھ/ ۱۳۱۳۔۱۳۶۷ء) کی تصنیف ہے۔ ابن الحاج کا مولد غرناطہ ہے۔ فقیہہ، محدّث، شاعر اور معبر تھے۔ ھدیۃ العارفین میں سال وفات ۷۶۹ھ/ ۱۳۶۸ء دیا ہے {۹۶}

۵۵) **منامیہ** :۔ یہ رسالہ مشہور عالم بزرگ، عالم اور مبلغ امیر سید علی ہمدانی (۷۱۴۔ ۷۸۶ھ) نے فارسی میں تحریر کیا ہے {۹۷}

۵۶) **الاشارۃ الی علم العبارۃ فی تعبیر الرؤیا** :۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر السالمی (المتوفی ۸۰۰ھ/ ۱۳۹۸ء) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی تیاری میں شیخ کرمانی کی تصنیف "کتاب الدستور" سے استفادہ کیا ہے، اس میں پچاس ابواب ہیں۔ عمر رضا کحالہ

نے سالمی کے بجائے سانی دیا ہے {۹۸}

۵۷) **فرائد الفوائد**:۔ مصر کے مورخ ابراہیم بن محمد المصری القاھری المعروف بابن دقماق حنفی (۷۵۰۔۸۰۹ھ/ ۱۳۴۸۔۱۴۰۶ء) کی تصنیف ہے۔ مصنف کا انتقال قاھرہ میں ہوا تھا۔ ھدیۃ العارفین میں سال وفات ۷۹۰ھ) دیا ہے {۹۹}

۵۸) **المرقبتہ العلیاء فی تعبیر الرؤیا**:۔ کسی مغربی مصنف (غالباً ابن راشد) کی تصنیف ہے۔ اس میں سترہ ابواب ہیں {۱۰۰}

۵۹) **نظم فی علم التعبیر**:۔ اہل مکناسہ (مغرب) کے ایک فاضل محمد بن یحییٰ بن محمد ابن جابر الغسانی (المتوفی ۸۲۷ھ/ ۱۴۲۴ء) نے المرقبتہ العلیاء فی تفسیر الرؤیا کو نظم کا جامہ پہنایا ہے، یہ وہی منظوم تعبیر نامہ ہے {۱۰۱}

۶۰) **الالفیتہ الوردیتہ فی تعبیر الرؤیا**:۔ مشہور ادیب اور مورخ علامہ ابوحفص زین الدین عمر ابن المظفر المعروف بابن الوردی (۶۹۱۔۷۴۹ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۴۹ء) کا منظوم تعبیر نامہ ہے۔ علامہ موصوف کا مولد معرۃ النعمان اور جائے وفات حلب ہے۔ کتاب میں ایک ہزار اشعار ہیں اور یہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے {۱۰۲}

۶۱) **تعبیر نامہ (فارسی)**:۔ مولانا یحییٰ المعروف بہ فتاحی نیشاپوری (المتوفی ۸۵۲ھ/ ۱۳۵۲ء) کا منظوم تعبیر نامہ ہے {۱۰۳}

۶۲) **کتاب الاشارات فی علم العبارات**:۔ یہ کتاب مشہور مصنف اور عالم غرس الدین خلیل بن شاھین الظاھری کی تصنیف ہے۔ ابن شاھین بیت المقدس میں پیدا ہوئے۔ قاھرہ میں تعلیم پائی اور طرابلس میں انتقال کیا۔ آپ امارت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ کتاب الاشارات کی تیاری میں انھوں نے اپنے زمانہ تک کے ۳۱ معبرین کی تحریروں، اقوال یا ذاتی تجربات سے استفادہ کیا ہے، کتاب کی ترتیب ابواب پر ہے اور اس میں کل اسّی ابواب ہیں۔ مصر سے متعدد بار تعطیر الانام کے جزء ثانی کے حواشی پر شائع ہوئی ہے {۱۰۴}

۶۳) **الکوکب المنیر فی اصول التعبیر :**۔ یہ بھی ابن شاھین کی تصنیف ہے۔ مختصر کتاب ہے {۱۰۵}

۶۴) **التعبیر المنیف والتاویل الشریف :**۔ یہ کتاب شیخ محمد بن قطب الدین الا زنیقی (المتوفی ۸۸۵ھ/ ۱۴۸۰ء) کی تصنیف ہے۔ اس میں ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ ہے۔ مصنف نے اس میں معبرین کے اقوال بیان کرنے کے علاوہ اہل سلوک کی تعبیریں بیان کی ہیں۔ مصنف خود بھی کشف ونظر کے لیے مشہور ہیں {۱۰۶}

۶۵) **معراج الا رواح فی قواعد التعبیر :**۔ اس کتاب کے مصنف شیخ محمد بن محمد الجمال البکری الخلوتی الرومی (المتوفی ۸۸۶ھ/ ۱۴۸۱ء) ہیں {۱۰۷}

۶۶) **المحکم فی اختصاص المعلم :**۔ یہ کتاب اصل میں ''المعلم علی حروف المعجم'' (تعبیر نامہ) کا اختصار مع الذیول ہے، اس کے مصنف شیخ محب الدین ابو حامد محمد المقدسی (۸۱۹۔۸۸۸ھ/ ۱۴۱۶۔ ۱۴۸۳ء) ہیں۔ مصنف کا مولد ومنشاء رملہ اور جائے وفات قاھرہ ہے۔ شافعی فقیہہ اور فاضل تھے {۱۰۸}

۶۷) کتاب التعبیر :۔ یہ کتاب شیخ تاج الدین عبدالوہاب بن احمد بن عربشاہ الدمشقی (۸۱۳۔۹۰۱ھ/ ۱۴۱۱۔ ۱۴۹۶ء) کی تصنیف ہے ۔ یہ منظوم تعبیر نامہ ہے اور اس میں تقریباً چار ہزار اشعار ہیں۔ اس کا دوسرا نام فتح العبیر آیا ہے {۱۰۹}

۶۸) **نشر العبیر فی التعبیر :**۔ اس کتاب کے مصنف مورخ اور معبر محمد بن داؤد ابن محمد المقدسی الشافعی (المتوفی ۱۵۳۰ء ۱۹۳۶ھ) ہیں۔ مصنف نے یہ کتاب ۱۳ ذی الحجہ ۸۹۱ھ کو لکھنی شروع کی اور سوموار ۱۴ محرم ۸۹۲ھ کو اسے مکمل کیا۔ اس کے شروع میں خواب کے احوال، تعبیر اور معبرین کے طبقات کا بیان ہے۔ کتاب کی ترتیب حروف ابجد پر رکھی گئی ہے {۱۱۰}

۶۹) **مراۃ الرؤیا فی التعبیر :**۔ یہ ایک رسالہ ہے جسے مولیٰ خیر الدین خضر ابن عمر العطوفی (المتوفی ۹۴۸ھ/ ۱۵۴۱ء) نے تصنیف کیا ہے۔ مصنف مختلف علوم میں دستگاہ رکھتے تھے {۱۱۱}

۷۰) **رمز الدقائق منظومۃ فی التعبیر** :۔ یہ بھی مولی خیر الدین خضر ابن عمر العطوفی کی منظوم تصنیف ہے {۱۱۲}

۷۱) **تعبیر الرؤیا** :۔ شیخ الجراحیہ ابراہیم بن عبداللہ البولونی (المتوفی ۱۰۴۱ھ/۱۶۳۱ء) کی تصنیف ہے {۱۱۳}

۷۲) **تعبیر المنامات** :۔ اس کتاب کے مصنف شافعی عالم شیخ شہاب الدین احمد بن سلام القلیوبی الشافعی (المتوفی ۱۰۶۹ھ/ ۱۶۵۸ء) ہیں {۱۱۴}

۷۳) **تعطیر الانام فی تعبیر المنام** :۔ یہ کتاب مشہور عالم اور کثیر التصانیف بزرگ شیخ عبدالغنی نابلسی (۱۰۵۰۔ ۱۱۴۳ھ/ ۱۶۴۱۔۱۷۳۱ء) کی تصنیف ہے ۔ اس کا دوسرا نام تعطیر الانام فی تعبیر الاحلام بھی آیا ہے ۔ مقدمہ کتاب میں خواب اور اصول تعبیر سے بحث کی گئی ہے۔ خوابوں کی تعبیر حروف تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے ۔ یہ کتاب مصر سے کئی بار شائع ہوئی ہے {۱۱۵}

۷۴) **تحبیر الافہام فی غرائب رؤیا المنام** :۔ یہ کتاب دمشق کے شافعی نقی کمال الدین محمد بن محمد بن محمد الفری العامری الدمشقی (المتوفی ۱۲۱۴ھ/ ۱۷۹۹ء) کی تصنیف ہے {۱۱۶}

۷۵) **الالھامات فی رؤیا المنامات** :۔ اس کے مصنف سید عقیل بن عمر العلوی المکی الحنفی المعروف بالسقاف (المتوفی ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) ہیں {۱۱۷}

۷۶) **حقیقۃ الرؤیا واقسامھا** :۔ امامی شیعی عالم شیخ احمد بن زین الدین الاحسائی (۱۱۶۶۔ ۱۲۴۱ھ/ ۱۷۵۲۔۱۸۲۵ء) کی تالیف ہے {۱۱۸}

۷۷) **وسائل الھمم العلیا فی جواب مسائل الرؤیا** :۔ یہ بھی زین الدین الاحسائی کی تصنیف ہے {۱۱۹}

۷۸) **رسالۃ العبارات والتعبیر** :۔ فقیہہ اور اصولی عبداللطیف بن محمد البرسوی الحنفی (المتوفی ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء) کی تصنیف ہے {۱۲۰}

۷۹) **دار السلام فیما یتعلق بالرؤیا المنام** :۔ شیخ حسین بن محمد تقی الدین النوری الطبرسی

(۱۲۵۴۔۱۳۲۰ھ/ ۱۸۳۸۔۱۹۰۲ء) کی تصنیف ہے۔ شیخ طبرسی شیعہ محدث اور رجال و سیرو تاریخ کے عالم تھے۔طبرستان کے بالو نامی مقام پر پیدا ہوئے۔عراق کو ہجرت کی اور نجف میں وفات پائی۔کتاب دو جلدوں میں ہیں {۱۲۱}

تعبیر کے موضوع پر بعض کتابیں ایسی ہیں جن کے مصنّفین کا زمانہ معلوم نہ ہوسکا اور نہ ہی ان کے بارے میں تفصیلات دستیاب ہوسکیں۔بعض کتابوں کے مصنفین کے نام بھی معلوم نہ ہوسکے۔ان میں سے بیشتر کتابیں نویں صدی ہجری سے پہلے لکھی گئی ہیں کیونکہ نویں صدی کے معبر ابن شاھین نے ان کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے۔تین کتابیں گیارھویں صدی ہجری سے پہلے لکھی گی ہیں۔ ان کا تذکرہ شیخ عبد الغنی نابلسی نے کیا ہے۔ اگر ان کتابوں کے مصنفین کا زمانہ معلوم ہوتا تو ترتیب زمانی کے اعتبار سے ان کا تذکرہ اوپر کیا جاتا۔ زمانہ معلوم نہ ہونے کی بنا پر انھیں آخر میں جگہ دی گئی :

۸۰) ارجوزۃ فی تعبیر الرؤیا:۔ شیخ ابوالحسن علی بن سکن المعافری کی تصنیف ہے {۱۲۲}

۸۱) الاشارۃ الی علم العبارۃ :۔ علامہ جلال الد ۲۰۱ عبداللہ بن حازم بن سلمان المز ی الشافعی نے تصنیف کی ہے {۱۲۳}

۸۲) الحکم والغایات فی تعبیر المنامات :۔ شیخ محمد بن ابوبکر بن محمود بن ابراہیم المعروف بابن دقاق المقر ی کی تصنیف ہے {۱۲۴}

۸۳) کتاب التعبیر :۔ طاموسی نے تحریر کی ہے {۱۲۵}

۸۴) کتاب التعبیر :۔ بطاؤس کی تصنیف ہے {۱۲۶}

۸۵) الدر المنظم فی السر المعظم :۔ محمد القرشی النصیبی (المتوفی ۶۵۲۔۱۲۵۴ء) کی تصنیف ہے {۱۲۷}

۸۶) کتاب التعبیر :۔ حافظ ابن اسحاق نے لکھی ہے {۱۲۸}

[illegible]

۸۸) المنتخب :۔ شیخ ابوعلی حسین بن حسن بن ابراہیم الخلیلی الداری نے تحریر کی ہے {۱۳۰}

۸۹) منہاج التعبیر :۔ خالد اصفہانی کی تصنیف ہے جو مراتب الفقہاء کے مصنف ہیں {۱۳۱}

۹۰) ابو جیز فی التعبیر :۔ محمد بن شاھویہ نے تصنیف کی ہے {۱۳۲}

۹۱) ایضاح التعبیر فخری :۔ مصنف کا نام فخری کہا جاتا ہے {۱۳۳}

۹۲) نیل الابتاج :۔ احمد بابا کی تصنیف ہے۔

۹۳) ایضاح التعبیر :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۴}

۹۴) جمل الدلائل والمنامات :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۵}

۹۵) مبادی التعبیر :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۶}

۹۶) کافی الرؤیا :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۷}

۹۷) حقائق الرؤیا :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۸}

۹۸) مستقدمتہ التعبیر :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۳۹}

۹۹) مفرح الرؤیا :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۴۰}

۱۰۰) مقدمہ فی التعبیر :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۴۱}

۱۰۱) مقرمط الرؤیا :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۴۲}

۱۰۲) التعبیر ات فی تعبیر المنامات منظوم :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۴۳}

۱۰۳) تحفۃ الملوک :۔ مصنف نا معلوم ہے {۱۴۴}

ممکن ہے ان میں سے بعض کتابیں انھیں کی تصنیفات کے دائرہ میں شامل ہوں جن کے نام اوپر آگئے ہیں، کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک مصنف ایک ہی موضوع پر متعدد کتابیں تحریر کرتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کتابوں کے مصنّفین کے ناموں کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ اس لیے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کتابوں کے مصنّفین کون ہیں۔

عالم اسلام میں بولی جانے والی دوسری زبانوں میں تعبیر کے موضوع پر متعدد کتابیں موجود ہیں۔ بیسویں صدی میں فارسی اور اردو زبانوں میں کئی تعبیر نامے منصۂ شہود پر آئے لیکن ان میں سے بیشتر یا تو ترجمے ہیں یا اس قدر سطحی کہ سنجیدہ محفل میں بار پانے کے لائق بھی

نہیں ہیں۔ان کتابوں میں مندرجہ ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

۱) نفسیات خواب از معتضد ولی الرحمٰن

۲) تعبیر نامۂ خواب از مولانا اصغر حسین

۳) خواب گزاری از تحقیق ایرج افشار

عصر جدید میں ہر چیز کو سائنس اور عقل کے میزان میں تولنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے، خواب اس سے کہاں تک بچتا۔عقل نے اس کی اصلیت معلوم کرنے کا بیڑا اٹھایا چنانچہ فلسفہ جدید کے باوا آدم اور عقلیت کے علمبردار رینی ڈیکارٹ (۱۵۹۶۔۱۶۵۰ء) نے خواب ہی سے اپنے فلسفیانہ نظام کی ابتدا کی۔ ڈیکارٹ کا خیال ہے کہ انسان کی عقل ہر وقت سوچتی رہتی ہے۔ان کے بعد لیبنیز نے بھی اسی خیال کی تائید کی مگر جان لاک (۱۶۳۲۔۱۷۰۴ء) نے ان دونوں کے اس خیال کو مسترد کر دیا،ان کے علاوہ دوسرے مفکرین بھی خواب کے بارے میں رائے زنی کرتے رہے۔فرانسیسی ڈاکٹر الفرڈ مارے (المتوفی ۱۸۹۲ء) نے سب سے پہلے ۱۸۴۸ء میں خالص سائنسی زاویہ نگاہ سے خواب کا مطالعہ شروع کیا۔اگر چہ وہ بھی فلسفیانہ نقطہ نظر کو یکسر نظر انداز نہ کر سکے۔ان کے بعد دوسرے علماء نے خواب کا نفسیاتی مطالعہ شروع کیا۔ان میں سب سے زیادہ شہرت فرائڈ (۱۸۵۶۔۱۹۳۹ء) کو ملی۔فرائڈ کے بعد خواب کے موضوع پر بکثرت کتابیں لکھی گئیں مگر ان میں چند ہی کتابیں طالب علم کے لیے رہنما کا حکم رکھتی ہیں۔اکثر صرف ہمسفر کا کام دیتی ہیں۔انگریزی میں مندرجہ ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

1) Sigmund Freud ,The Interpretation of Dreams (Eng) 1953
2) S. J Pedro Mesguer , The Secret of Dreams (Eng) 1960
3) Edwin Diamond,The science of Dreams 1962
4) G. E Von Grunebaum and R. CAILLOIS (eds) The dream and human society, 1966
5) David foulkes, The Psychology of sleep, 1966

6) H . A witkin and H . B Lewis (eds) Experimental Studies of Dreaming 1967

7) Earnest Hartmann - The Biology of Dreaming 1967

8) R . M Jones, The new psychology of dreaming 1970

9) Montague Ullman and Nan Zimmerman, working with dreams 1979

☆☆☆

## حواشی ــ معبرین اور تعبیری تصنیفات

{۱} خلال بغدادی کا نام عبدالغنی نابلسی اور چلپی نے حسن بن حسین الخلال دیا ہے، لیکن ان کا اصلی نام حسن بن محمد بن حسن ہے۔

{۲} شیخ عبدالغنی النابلسی۔ تعطیر الانام فی تعبیر المنام، مصر ۱۳۱۶ھ ۲: ۳۱۵۔۳۱۸، کشف الظنون ۲: ۶۔۱۱

{۳} تعطیر الانام ۲ : ۳۱۵

{۴} کشف الظنون ۱ : ۴۱۷

{۵} تعطیر الانام ۲: ۳۱۵-۳۱۸

{۶} قدیم مصری دریائے نیل کے دلدل سے ایک پودا جسے پیپرس کہتے ہیں حاصل کرتے تھے اور اس پودے اور مسالوں سے ایک موٹی چیز تیار کرتے تھے جو کاغذ کے کام آتی تھی۔ اس کاغذ کو پیپرس کہا جاتا ہے۔ اہلِ مصر کتابیں اور دوسری تحریریں پیپرس کے ٹکڑوں پر لکھ کر انہیں لکڑی کے ڈنڈوں پر محفوظ کر دیتے تھے۔ یہ کاغذ کی سب سے پرانی شکل ہے اور اس کی ایجاد سے مصر میں علوم و فنون کو بے حد ترقی ہوئی۔

{۷} *Encyclopeadia Britanica (Britanica Macropeadia) see "Sleep & Dreams" 15th Edition 1985 vol.27 p.305*

{۸} *Encyclopaedia Britanica vol.27 P.305*

{۹} *Encyclopaedia of Religion and Ethics vol.5th p.39*

{۱۰} *Encyclopaedia Britanica vol.27 P.305*

{۱۱} کشف الظنون ۱: ۴۱۶۔۴۱۷

{۱۲} ابن الندیم۔ الفہرست، دار المعرفۃ بیروت لبنان ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء ص ۴۳۹

{۱۳} *The secret of Dreams p.17*

{۱۴} *The secret of Dreams pp.14-15*

{۱۵} *The secret of Dreams pp.24-26*

{۱۶} *The secret of dreams p. 24*

{۱۷} *The Secret of Dreams pp.26-27*

{۱۸} *The Jewish Encyclopaedia,1916,vol 4th p,657*

{۱۹} *The secret of Dreams pp.27-32*

{۲۰} *The secret of Dreams pp.35-36*

{۲۱} *The Secret of dreams p. 36*

{۲۲} الفہرست ص ص ۴۳۹۔۴۴۰

{۲۳} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳

{۲۴} کشف الظنون ۱:۴۱۶۔۴۱۷

{۲۵} امام احمد بن یحییٰ بن جابر البغدادی الشہیر البلاذری۔فتوح البلدان ۔قاھرہ مصر،الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۱۹ھ ص ۳۸۶

{۲۶} اردو دائرہ معارف اسلامیہ بذیل "دانیال" ۹: ۱۸۴

{۲۷} *The Jewish Encyclopaedia art ; Danial,vol 4th p.429*

{۲۸} تورات دانی ایل نبی کی کتاب ،باب ۱:۱۔۴۹

{۲۹} کشف الظنون ۱:۴۱۶

{۳۰} کشف الظنون ۱:۴۱۶

{۳۱} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۳۲} الفہرست ص ۴۳۹

{۳۳} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۳۴} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۳۵} *Encyclopaedia Britranica 11th Edition,1910,vol.2nd p.663*

اردو دائرۂ معارف اسلامیہ بذیل "رویا" طبع اول ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء ۱۰: ۴۰۵

الفہرست ص ۴۳۹ *The Secret of Dreams pp.14-15*

{۳۶} الفہرست ص ۴۳۹

فواد سزگین ۔تاریخ التراث العربی ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء،المجلد الاول ،الجزء الرابع ص ص ۹۸۔۹۹

{۳۷} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳،کشف الظنون ۱:۶۱۱

{۳۸} خیر الدین الزرکلی۔ الاعلام، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء ۷: ۲۵

{۳۹} تعطیر الانام ۱: ۲

{۴۰} تاریخ التراث العربی المجلد الاول الجزء الرابع ص ص ۹۸۔۹۹

{۴۱} تاریخ التراث العربی، المجد الاول، الجزء الرابع ص ص ۹۸۔۹۹

{۴۲} اسماعیل باشا البغدادی۔ ھدیہ العارفین فی اسماء المولفین وآثار المصنفین من کشف الظنون مشمولہ کشف الظنون ۵: ۲۵۱ کشف الظنون ۱: ۴۶۶

{۴۳} ھدیۃ العارفین ۵: ۲۴۹

{۴۴} کشف الظنون ۱: ۴۱۶، کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۳

{۴۵} کشف الظنون ۱: ۶۹

{۴۶} کشف الظنون ۱: ۷۵۵

{۴۷} محمود حسن خان۔ معجم المصنفین بیروت ۱۳۴۴ھ ۳: ۳۸۸

{۴۸} ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ کرمانی کی تصنیف کا ذکر امام محمد بن سیرین کے بعد ہی ملتا ہے۔ اس سے قرب زمانی کا ایک قرینہ ہاتھ آتا ہے۔ مزید براں معجم المصنفین میں مذکورسن وفات کو غلط قرار دینے کی دلیل کامل التعبیر میں منقول یہ واقعہ ہے کہ عباسی خلیفہ مہدی (المتوفی ۱۶۹ھ) نے خواب میں دیکھا کہ ان کا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے، ابراہیم کرمانی نے قرآن کی ایک آیت سے استدلال کر کے اس کی تعبیر بتائی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو اسحاق ابراہیم کرمانی خلیفہ مہدی کے معاصر رہے ہیں۔ دیکھئے: ابو الفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی۔ کامل التعبیر مطبع کریمی بمبئی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء ص ص ۱۶۔۱۷

{۴۹} کشف الظنون ۲: ۱۴۰۵

{۵۰} کشف الظنون ۲: ۱۴۰۵

{۵۱} ھدیۃ العارفین ۶: ۵۴۲

{۵۲} کشف الظنون ۱: ۴۱۷

{۵۳} الفہرست ص ص ۴۳۹۔۴۴۰

{۵۴} کشف الظنون ۲: ۱۴۶۸

{۵۵} خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، دارالکتاب العربی بیروت لبنان ۱: ۳۱۵

{۵۶} کشف الظنون ۱: ۴۱۶۔ ھدیۃ العارفین ۵: ۲۰۸، ابن اشعث کی کتاب کا نام کتاب التعبیر بھی آیا ہے۔

{۵۷} الفہرست ص ۴۳۹

{۵۸} عمر رضا کحالہ۔ معجم المولفین، مکتبۃ المثنی لبنان/داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان ۱۰: ۹۶

{۵۹} الفہرست ص ۴۳۹

{۶۰} کشف الظنون ۲: ۱۴۶۴

{۶۱} کشف الظنون ۲: ۱۵۱۷۔ الاعلام ۴: ۱۲۸، معجم المولفین ۵: ۵۸۳

{۶۲} ھدیۃ العارفین ۵: ۵۶۹

{۶۳} کشف الظنون ۲: ۱۳۰۰، مفتاح السعادۃ ۱: ۲۷۵

{۶۴} کشف الظنون ۱: ۳۷۵۔ کنیت میں اشتباہ ہے۔

{۶۵} کشف الظنون ۱: ۴۱۶، الاعلام ۵: ۲۹۸

{۶۶} الاعلام ۵: ۲۹۸

{۶۷} کشف الظنون ۲: ۱۴۹۸

{۶۸} کشف الظنون ۲: ۱۴۹۸ مفتاح السعادۃ ۱: ۲۷۵

{۶۹} کشف الظنون ۱: ۲۴۵، ۲: ۱۴۰۵، ھدیۃ العارفین ۵: ۶۲۵، الاعلام ۴: ۳۱۰
معجم المولفین ۶: ۱۸۸، تاریخ التراث العربی المجلد الاول الجزء الرابع ص ۱۷۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۸: ۹۱۹

{۷۰} کشف الظنون ۲: ۴۱۷، الاعلام ۸: ۳۵۲، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۹: ۵۸۰

{۷۱} کشف الظنون ۱: ۲۴۶، معجم المولفین ۱۲: ۹۹

{۷۲} اسماعیل باشا البغدادی۔ ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون
مشمولہ کشف الظنون ۳: ۸۵، ھدیۃ العارفین ۵: ۹۹۳، الاعلام ۵: ۱۳۵

{۷۳} ایضاح المکنون ۴: ۵۵۴

{۷۴} مقدمہ جلد دوم باب ۶، فصل ۱۲

{۷۵} تعطیر الانام ۲: ۱۵۳

{۷۶} ایضاح المکنون ۳: ۸۵، الاعلام ۵: ۱۳۵

{۷۷} معجم المولفین ۶: ۲۳۳

{۷۸} ایضاح المکنون ۳: ۸۵

{۷۹} معجم المولفین ۲: ۲۸۰، ایضاح المکنون ۳: ۲۳۳

{۸۰} کشف الظنون ۱: ۴۱۶، ایضاح المکنون ۳: ۲۹۵

{۸۱} الاعلام ۹: ۴۱

{۸۲} کشف الظنون ۱: ۴۱۷، ایضاح المکنون ۳: ۲۹۵

{۸۳} کشف الظنون ۱: ۳۵۴

{۸۴} کشف الظنون ۲: ۱۳۷۹، ھدیۃ العارفین ۵: ۲۶۳

{۸۵} محمد ریاض المالح۔فہرس دارالکتب الظاہریہ "التصوف "مطبعۃ الحجاز دمشق ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۰ء، رقم ۱۷۷۲،
۲:۶، ۲۔۳۰۶

{۸۶} معجم المولفین ۱:۲۶

{۸۷} کشف الظنون ۱:۴۱۷، تعطیر الانام ۲:۳۱۱

{۸۸} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۸۹} ایضاح المکنون ۳:۴۵۵، معجم المولفین ۱:۲۶، کشف الظنون ۱:۳۴۷

{۹۰} کشف الظنون ۱:۴۱۷، معجم المولفین ۱:۲۶۶

{۹۱} الاعلام ۵:۶۳، معجم المولفین ۴:۳۲

{۹۲} الاعلام ۵:۶۳، معجم المولفین ۴:۳۲، معجم المولفین میں "جواہر التبصیر فی التعبیر" دیا ہے۔

{۹۳} کشف الظنون ۱:۳۴۷

{۹۴} کشف الظنون ۱:۹۱، الاعلام ۵:۱۵۸، معجم المولفین ۷:۲۱۰

{۹۵} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۹۶} ایضاح المکنون ۳:۱۲۰، ھدیۃ العارفین ۵:۱۶

{۹۷} محمد اسحاق بھٹی۔فقہائے ہند، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور بار اول ۱۹۷۴ء ۱:۲۴۸

{۹۸} کشف الظنون ۱:۴۹۷، معجم المولفین ۸:۳۰۴

{۹۹} کشف الظنون ۲:۱۴۴۳، ھدیۃ العارفین ۵:۱۸

{۱۰۰} کشف الظنون ۲:۱۶۵۸

{۱۰۱} الاعلام ۸:۱۰، عمر رضا کحالہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ابن راشد کی المرقیۃ العلیا، کو نظم کا جامہ پہنایا ہے۔
معجم المولفین ۹:۱۴۶

{۱۰۲} کشف الظنون ۱:۱۵۷، الاعلام ۵:۲۲۸

{۱۰۳} کشف الظنون ۱:۴۱۷

{۱۰۴} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام جزء ثانی، کشف الظنون ۱:۹۷، الاعلام ۲:۳۶۷

{۱۰۵} کشف الظنون ۲:۱۵۲۳

{۱۰۶} مفتاح السعادۃ ۱:۲۷۵، کشف الظنون ۱:۴۱۷، ابجد العلوم ۲:۱۶۶۔۱۶۷، معجم المولفین ۱۱:۱۵۳

{۱۰۷} ایضاح المکنون ۴:۵۱۰، معجم المولفین ۱۱:۲۰۳

{۱۰۸} تعطیر الانام ۲:۳۱۱

{۱۰۹} کشف الظنون ۲:۱۴۰۵، الاعلام ۴:۳۳۱

{۱۱۰} کشف الظنون ۲:۱۹۵۲، معجم المولفین ۹:۲۹۷

{۱۱۱} کشف الظنون ۲:۷ ۱۶۴، معجم المولفین ۴:۱۰۱، ھدیۃ العارفین ۵:۳۴۶

{۱۱۲} ھدیۃ العارفین ۵:۳۴۶

{۱۱۳} ھدیۃ العارفین ۵:۳۰، معجم المولفین ۱:۵۱

{۱۱۴} ایضاح المکنون ۳:۲۹۵

{۱۱۵} تعطیر الانام مصر ۱۳۰۶ھ، ۱۳۱۶ھ، ایضاح المکنون ۳:۲۹۷

{۱۱۶} ایضاح المکنون ۳:۲۲۹

{۱۱۷} ایضاح المکنون ۳:۱۲۳، ھدیۃ العارفین ۵:۶۶۶، معجم المولفین ۶:۲۹۰

{۱۱۸} ھدیۃ العارفین ۵:۱۸۵، ایضاح المکنون ۳:۴۱۲

{۱۱۹} ھدیۃ العارفین ۵:۱۸۵

{۱۲۰} ھدیۃ العارفین ۵:۶۱۸

{۱۲۱} ایضاح المکنون ۳:۴۱، معجم المولفین ۴:۶

{۱۲۲} کشف الظنون ۱:۶۲

{۱۲۳} تعطیر الانام ۲:۳۱۱

{۱۲۴} تعطیر الانام ۲:۳۱۱

{۱۲۵} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳

{۱۲۶} کامل التعبیر ص ۲

{۱۲۷} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳

{۱۲۸} کامل التعبیر ص ۲

{۱۲۹} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳

{۱۳۰} تعطیر الانام ۲:۳۱۱

{۱۳۱} کامل التعبیر ص ۲، کشف الظنون ۲:۱۸۷۱۔ ھدیۃ العارفین ۵:۳۴۳

{۱۳۲} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳، کامل التعبیر ص ۲ کشف الظنون ۲:۲۰۰۲

{۱۳۳} کشف الظنون حاشیہ ۲:۱۳۸۰، کامل التعبیر ص ۲

{۱۳۴} کشف الظنون ۱:۴۱۶

{۱۳۵} کامل التعبیر ص ۲، کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳، کشف الظنون ۱:۲۰۱

{۱۳۶} کامل التعبیر ص ۲

{۱۳۷} کامل التعبیر ۲، کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳، کشف الظنون ۲:۱۳۷۶، ۱۳۸۰

{۱۳۸} کامل التعبیر ۲، کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳، کشف الظنون ۱:۶۷۲

{۱۳۹} کامل التعبیر ص ۲

{۱۴۰} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۳، کشف الظنون ۲: ۱۳۷۶، ۱۳۸۰

{۱۴۱} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۳، کشف الظنون ۲: ۱۸۰۳

{۱۴۲} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۳، کشف الظنون ۲: ۱۸۰۵

{۱۴۳} اسعاف الراغبین ص ۵۵۸

{۱۴۴} کامل التعبیر ص ۲

ایضاح المکنون ۳: ۲۳۰ کے مطابق سلیمان ابن لونس بن خطاب کی ایک کتاب تحبیر الموشین فی التعبیر بالسین والشین کے نام سے ہے۔ مصنف ۱۰۲۳ء کے آس پاس وفات پاچکے ہیں۔ فیروز آبادی کی ایک تصنیف بھی اس نام سے ہے۔

# خواب: اقوامِ عالم کی نگاہوں میں

دنیا شروع ہی سے خوابوں کی سرزمین رہی ہے اور خواب ابتدا ہی سے انسان کی زندگی کا حصہ رہا ہے۔ مشہور تابعی وہب بن منبہ (المتوفی ۱۱۴ھ/ ۷۳۲ء) کا بیان ہے کہ زمین پر سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے خواب دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے پوچھا کہ تم نے میری مخلوق دیکھی، کیا تمھیں ان میں سے کوئی چیز اپنے مشابہ نظر آئی؟ انھوں نے جواب دیا "میرے پروردگار! میں نے ان میں سے کسی چیز کو اپنے مشابہ نہیں پایا۔ بے شک تو نے مجھ پر کرم کیا، فضیلت دی اور عظمت بخشی، میرے لیے ایک جوڑا پیدا کیجیے جو میرے مشابہ ہو جس سے میں سکون حاصل کرسکوں، وہ میرے ساتھ تیری وحدانیت کو مانے اور تیری عبادت کرے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں" پھر اللہ نے ان پر نیند طاری کردی اور سوتے ہی میں ان کی صورت پر ان کی پسلی سے حوا کو پیدا کیا اور خواب میں حوا کا مشاہدہ کرایا۔ یہ زمین پر اللہ کی طرف سے پہلا خواب تھا۔ جب حضرت آدمؑ بیدار ہوئے تو حوا آپ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھی۔ اللہ نے پوچھا "یہ کون ہے جو تیرے سرہانے بیٹھی ہے"؟ انھوں نے جواب دیا "وہی جسے آپ نے مجھے خواب میں دکھایا" {۱}

حضرت آدمؑ سے لیکر دنیا کی تمام قوموں میں خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق واضح تصورات موجود رہے ہیں۔

## بابل کی تہذیب میں خواب کا تصور

قدیم تہذیبوں میں بابل کی تہذیب گوناگوں خصوصیات کی بنا پر مشہور ہے، اس تہذیب نے جس وسیع پیمانے پر دوسری قوموں پر اثرات ڈالے ہیں وہ تاریخ تہذیب کا روشن باب ہے۔ بابل والوں نے سب سے پہلے پہیئے والی گاڑی کا استعمال کر کے تہذیب و تمدن کی ترقی کا آغاز کیا، علم و ادب کو ترقی دی اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں نئی ایجادات کیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ دنیا کے تمام ضابطے اور قوانین جو انسانوں نے تیار کیے ہیں بابل کے قانون سے متاثر ہوئے ہیں، بابل کے مشہور بادشاہ حمورابی (۲۰۶۷۔۲۰۲۵ ق.م) کا عہد سلطنت اس تہذیب کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ حمورابی نے ۲۸۵ قوانین کا مجموعہ تیار کرایا۔ یہ قانونی دستاویز آٹھ فٹ لمبے پتھر کے ٹکڑوں پر ۳۶۱۴ سطروں میں تحریر کی گئی تھی۔ یہ دنیا کا سب سے پہلا قانون ہے جس نے پوری دنیا پر دوررس اثرات مرتب کیے ہیں۔

بابل کے لوگ مختلف دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد روحیں نیچے کی دنیا میں چلی جاتی ہیں۔ نیک روحیں مسرور رہتی ہیں، گنہگار ارواح اندھیرے میں رہ کر مٹی اور کیچڑ کھاتی رہتی ہیں۔ جو لوگ دفن نہیں کیے جاتے ان کی روحیں دنیا میں بھٹکتی پھرتی ہیں۔

بابل کے لوگ علم نجوم سے آگاہ تھے اور مندروں کے پجاری آنے والے واقعات کی پیشینگوئی بھی کیا کرتے تھے۔ ایسے ماحول میں خواب کو نظر انداز کرنا ممکن نہ تھا۔ اثری تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اہل بابل کے یہاں خواب کی حیثیت عام طور پر مسلّم تھی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دیوتا خواب کے ذریعہ ایک خاص طریقے سے انسان کو مستقبل اور عالم بالا کے ارادوں سے آگاہ کرتے ہیں، چنانچہ بابل کی داستانوں میں خواب کا ذکر بار بار آیا ہے[۲]

مشہور رزمیہ داستان کا ہیرو جل جمش جب اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے نکلا تو خواب کے ذریعہ اسے کامیابی کی خوشخبری ملی۔ ایک مرتبہ بابل کی فوج کو خواب ہی میں دریا پار کرنے کی

ہدایت کی گئی۔طوفان نوح کے بارے میں بھی اہل بابل کا بیان ہے کہ اتنا پشتم جس کے احوال حضرت نوحؑ سے ملتے جلتے ہیں، کوخواب ہی میں آنے والے طوفان سے بنی نوع انسان کی تباہی کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی {۳}

اہل بابل بھی دوسری قوموں کی طرح اچھے خوابوں کے متمنی ہوتے تھے۔اس مقصد کے لیے وہ لوگ خواب کے دیوتا ماخر کی خوشنودی کے حصول کی کوشش کرتے تھے۔موصل سے پندرہ میل دور ایک چھوٹا مندر دریافت ہوا ہے جو ماخر کے لیے مخصوص تھا۔ غالباً اس مندر میں وہ لوگ آتے تھے جنہیں اچھے خواب دیکھنے کی آرزو ہوتی تھی ۔ بابل والوں کا عقیدہ تھا کہ رویائے صالحہ یا روحانی خواب عام آدمی کو بھی دکھائی دیتے ہیں۔

اہل بابل کو علم تعبیر سے بھی دلچسپی تھی ،بابل کے بادشاہ نبوکدنظر نے حضرت دانیالؑ سے خواب کی تعبیر اور فراموش شدہ خواب کو دوبارہ یاد دلانے کے لیے استفسار کیا تھا۔ان کے یہاں تعبیر ناموں کا بھی رواج تھا تعبیر ناموں میں چھوٹی اور معمولی چیزوں کا بھی جائزہ لیا جاتا تھا، چاہے وہ خواب دیکھنے والے کے نزدیک غیر اہم ہی کیوں نہ ہوتیں ۔ ان تعبیر ناموں کو غالباً ایک ہی کتاب میں شامل کیا گیا جسے بادشاہ اشور بانی پال نے نینوا کے کتب خانہ میں محفوظ کروایا، حکیم ارطامیدورش نے اپنی تصنیف تعبیر الرؤیا کے لیے اسی کتاب سے مواد حاصل کیا تھا۔

اہل بابل کے یہاں خواب کی جو تعبیریں بتائی جاتی تھیں ان کی چند مثالیں یہ ہیں :

اگر کسی نے دیکھا کہ اس کے سر پر کھجور ظاہر ہوا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے مصیبت دیکھنی ہوگی۔

اگر خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر مچھلی ظاہر ہوگئی ہے تو صاحب خواب قوت والا ہوگا۔

اگر دیکھا کہ اس کے سر پر پہاڑ نظر آرہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا کوئی حریف نہیں ہوگا۔

اگر کسی نے دیکھا کہ وہ باغ میں گیا جہاں خوشی کے لیے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزادی حاصل کرے گا۔

اگر کسی نے دیکھا کہ وہ بازار کے باغ میں جا رہا ہے تو اس کے رہنے کی جگہ آرام دہ نہیں ہوگی۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ کھیت بو رہا ہے تو وہ تباہ شدہ مقام سے بھاگ جائے گا۔

اگر دیکھا کہ وہ دیہات میں شکار کرنے جا رہا ہے تو اسے ناموری حاصل ہوگی۔

اگر خواب میں دیکھا کہ وہ بیلوں کے تھان میں جا رہا ہے تو وہ محفوظ رہے گا۔

اگر دیکھے کہ وہ بھیڑوں کے باڑ میں جا رہا ہے تو وہ اعلیٰ منصب حاصل کرے گا {۴}

## مصری تہذیب میں خواب کا مقام

مصر قدیم زمانہ سے تہذیب وتمدّن کا سرچشمہ رہا ہے۔آج سے ہزاروں سال پہلے جب دنیا جہالت وتاریکی کے گرداب میں ڈوبی ہوئی تھی ،مصریوں نے فن تحریر ایجاد کیا قلم اور روشنائی بنائی اور پیپری کے پودے سے کاغذ تیار کیا۔ اہل مصر ہی نے پہلے پہل کمہار کا چاک ایجاد کیا اور تانبے کے اوزار بنانے شروع کیے ،سب سے پہلے مصر والوں نے ہی شاعری کی ۔علم وادب میں کتابیں تحریر کیں اور نئی نئی ایجادات سے فیشن کی دنیا کو مالا مال کیا۔ مردے کے جسم کو محفوظ رکھنے کا فن بھی مصریوں کی ایجاد ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی باقی قومیں دوسرے فنون کی طرح اس فن میں بھی مصریوں کی احسان مند ہیں ،مصر کی قدیم تاریخ جو مختلف ادوار پر مشتمل ہے ہزاروں برسوں پر محیط ہے ،یہاں تہذیب کی ابتدا Pre-dynastic Period یعنی ۵۰۰۰ ـ ۳۵۰۰ ق.م میں ہو چکی تھی۔ بعد کے ادوار Feudal Age (۲۵۰۰ـ۱۸۰۰ق.م ) اور Empire Age (۱۵۸۰ـ۱۲۰۰ق.م) میں یہاں کا تمدّن دنیا کے دوسرے تمدنوں سے بہت آگے تھا۔

ماہرین مصریات کا بیان ہے کہ اہل مصر حیات بعد الموت میں یقین رکھتے تھے ،ان کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد انصاف ضرور ہوگا اور انسان کو اپنے کیے کی جزاء وسزا ملے گی۔ اہل مصر جادو پر بھی اعتقاد رکھتے تھے ،البتہ مصر میں خواب کو وہ مقام حاصل نہ تھا جو اسے

دوسرے تمدّنوں میں رہا ہے، تاہم ایسا بھی نہیں ہے کہ مصریوں کی راتیں خوابوں سے خالی اور تاریک تھیں، تحقیقات سے ایسے سیکڑوں شواہد دستیاب ہوئے ہیں جن سے مصریوں کے تصور خواب پر خاطر خواہ روشنی پڑتی ہے۔ پیپری پر رقم کی گئی تحریروں میں دوسری چیزوں کے علاوہ خوابوں کے تذکرے بھی ملتے ہیں۔

قدیم مصریوں کے نزدیک خوابوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، خواب کی ایک قسم وہ ہے جس میں دیوتا براہ راست دخل اندازی کرتے ہیں۔ یہ قسم تین طرح کے خوابوں پر مشتمل ہوتی ہے:

۱) وہ خواب جن میں دیوتا ظاہر ہوکر انسان سے کسی نیک کام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۲) وہ خواب جن میں دیوتا انسانوں کو انتباہ دیتے ہیں۔

۳) وہ خواب جن میں دیوتا پجاری کے سوال کا جواب دیتے ہیں۔

مصر کی قدیم تاریخ ایسے خوابوں کی مثالوں سے مالا مال ہے۔

خواب کی دوسری قسم کے بارے میں مصریوں کا خیال تھا کہ اس میں سونے والا بیماری یا پریشانی سے نجات پانے کی خاطر دیوتاؤں سے رہنمائی کا طلب گار ہوتا تھا۔ ایسے خوابوں کے متعلق اہل مصر کا اعتقاد تھا کہ دیوتا خواب دیکھنے والے کو بیماری یا پریشانی سے نجات پانے کی طرف یا مستقبل کے کسی واقعہ سے آگاہ کر کے اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے مصر میں کچھ مندر بھی مخصوص تھے، جہاں لوگ رات کو اس لیے سوتے تھے کہ دیوتا خواب میں آکر انھیں کوئی کارگر نسخہ بتائیں گے۔ اس قسم کے خواب دیکھنے کے لیے پجاری دیوتا کی پوجا کر کے دعا کرتا تھا کہ وہ خواب میں آکر اس کی رہنمائی کرے۔ دیوتا مندر میں سونے والے کو خود اس کی اپنی صورت میں آکر کہتا کہ کیا تم فلاں ابن فلاں نہیں ہو؟ تمیں ایسا اور ایسا کرنا چاہیے۔

مصر کے یہاں جادوگر اس طرح کے خواب دکھانے کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ جادوگر اس کام کے لیے ان مردہ لوگوں کی روحوں سے خدمت لیتے تھے جو اپنی برائی کی وجہ سے

آبائی مذہب سے نکالے ہوئے اور قبرستانوں سے محروم ہوتے تھے، ان روحوں کو اپنے وجود کے لیے زندوں کی مدد کی ضرورت ہوتی تھی۔ یہ ان آدمیوں کی ارواح تھیں جو سمندری حادثات میں مرنے والے، خودکشی کرنے والے یا قتل کی سزا پانے والے مجرم ہوتے تھے۔ جادوگروں کی خدمات عام لوگ بھی حاصل کرتے تھے، ان میں وہ عاشق مزاج لوگ بھی ہوتے تھے جو اپنی محبوباؤں کو خواب بھیجنے کے خواہش مند ہوتے تھے، عشقیہ خوابوں کی ترسیل کے لیے مختلف طریقے استعمال ہوتے تھے، مثلاً تباہ شدہ جہاز سے حاصل کی گئی میخ سے الفاظ نقل کیے جاتے تھے اور انھیں سمندر میں پھینک دیا جاتا یا ایک خاص مرکب تیل سے بھرے چراغ کے سامنے یہ الفاظ ادا کرنے ہوتے، "میں فلاں شخص کی لڑکی کے خواب میں ظاہر ہونا چاہتا ہوں" اس طرح کی حرکتوں سے مصر میں کالے جادو کو بیحد فروغ حاصل ہوا۔

مصر کی قدیم تاریخ میں بادشاہوں اور شہزادوں کے متعدد خواب قابل ذکر ہیں، ان میں بادشاہ مصر کا وہ خواب بھی شامل ہے جس کی تعبیر حضرت یوسفؑ نے بتائی تھی۔ اہل مصر کے یہاں خواب میں کوئی بات استعارہ یا کنایہ میں نہیں ہوتی تھی، بلکہ ان کا خیال تھا کہ دیوتا خواب میں آکر واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنی بات کہہ دیتے ہیں {۵} ہندو مذہب میں خواب کی حقیقت:

ہندو مذہب بھی خواب کے بارے میں خاموش نہیں ہے، رگ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوؤں میں خواب کی اہمیت عام طور پر مسلّم تھی۔ خواب کے بارے میں قدیم ہندو خیالات کی عکاسی بھر دھارانا رکا اپنشد سے ملتی ہے جس میں دو نظریات بیان کیے گئے ہیں:

۱) خواب میں روح دنیا سے مواد حاصل کر لیتی ہے اور پھر اپنی روشنی سے ان چیزوں کی صورت گری کرتی ہے جنھیں وہ دیکھتی ہے۔

۲) نیند میں روح بدن سے نکل کر اپنی مرضی کے مطابق ادھر ادھر پھرتی ہے، اسی لیے حکم آیا ہے کہ سوئے ہوئے آدمی کو نیند سے اچانک نہ جگایا جائے کیوں کہ اس صورت میں ممکن ہے کہ روح کو بدن میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے اور ناقابل تلافی آفت ہوگی۔

ان دونوں نظریوں میں کوئی نئی چیز پیش نہیں کی گئی ہے۔ دنیا کی دوسری قوموں میں بھی یہ نظریات عام تھے، البتہ ان میں دوسرا نظریہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس سے ویدوں کے ان منتروں اور رسموں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے جو برے خواب کو بے اثر کرنے یا اس کا کفارہ ادا کرنے کے لیے کام میں لائے جاتے ہیں۔

رگ وید اور اتھر وید میں متعدد مقامات پر برے خوابوں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، ایسے خوابوں کو بے اثر بنانے کے لیے مختلف قسم کے منتروں اور رسموں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ رگ وید اور اتھر وید دونوں میں برے خواب کو بیماری یا جادو کے برابر آفت مانا گیا ہے، اس آفت کو دور کرنے کے لیے بھی تقریباً ایسی ہی کوشش کی جاتی ہے جس طرح حقیقی بیماری سے نجات پانے کے لیے کوشش کی جاتی ہے، اتھر وید تیسویں پرستھا میں ان منتروں کی فہرست دی گئی ہے جن سے برے خواب کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں، رگ وید میں اس مقصد کے لیے یہ منتر پڑھا جاتا تھا:

> "اے سوریہ اس روشنی سے جس سے آپ تاریکی پر غلبہ پاتے ہیں، اس سورج سے جس کے ساتھ آپ تمام مخلوقات پر روشن ہوتے ہیں، ہماری کمزوری، نافرمانی بیماری اور برے خواب دور کر دے"

ایتاریا ارانائکا میں برے خواب دیکھنے والے سے کہا گیا ہے کہ وہ فاقہ کرے، دودھ میں چاول کا ایک برتن پکائے، اس کی ٹکیاں بنائے اور ہر ایک کے ساتھ راتری کا ایک ایک جملہ پڑھے، برہمنوں کی دعوت کرے اور بچا ہوا خود کھائے۔ اس طرح کی ہدایت گریہہ سوترا میں بھی دی گئی ہے، البتہ اس میں اس قدر اضافہ کیا گیا ہے کہ دودھ ایسی گائے کا ہونا چاہیے جو سیاہ رنگ کی نہ ہو اور اس کا بچھڑا بھی اسی کے رنگ کا ہو۔

ان کے علاوہ بھی بدفالی سے بچنے کے لیے مختلف منتر دئے گئے ہیں، اس سلسلے میں دلچسپ بات یہ ہے کہ برے خواب کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے قدیم ہندو وہی اہتمام کرتے تھے جو حقیقی کثافتوں کو دور کرنے کے لیے کیا جاتا تھا، مثلاً برے خواب دیکھنے والا

شخص اتھروید ۴:۵:۴، ۶:۴ پڑھ کر منہ دھو لے ،خواب زیادہ براہو تو ان منتروں کو پڑھ کر مختلف قسم کی اجناس سے کیک بنا لے اور یہ منتر پڑھتے ہوئے اسے دشمن کی زمین میں ڈال دے۔

قدیم ہندو اگرچہ برے خواب کی بدفالی کے بارے میں زیادہ حساس رہے ہیں لیکن وہ خواب کو خوشخبری کا وسیلہ بھی سمجھتے تھے ،مثلاً اگر نذر کے عمل کے دوران نذر ماننے والا خواب میں عورت کو دیکھے تو اس کی نذر کے کامیاب ہونے کی دلیل ہے۔اسی طرح خوابوں سے فال گیری کے لیے رسموں کا بیان ملتا ہے۔خواب کے ذریعے آئندہ واقعات کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کے لیے بھی ایک اپنشد میں دو رسمیں دی گئی ہیں۔

ایٹار یا ارانا رکا میں وہ خواب بیان کیے گئے ہیں جن کی تعبیر موت ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی کالے سیاہ دانت والے آدمی کو خواب میں دیکھے اور وہ شخص اسے مار ڈالے ،اگر کوئی جنگلی سور اسے مار ڈالے یا کوئی بندر اس پر جھپٹ پڑے، اگر ہوا اسے تیزی کے ساتھ لے جائے، اگر وہ سونا نگل لے اور پھر اسے اُگلے۔اگر وہ شہد کھائے یا ڈنٹھل چبائے۔اگر وہ صرف ایک سرخ نرگس پہنے یا کوئی گاڑی چلائے جس میں گدھے جنگلی سور یا گھوڑے بندھے ہوں یا وہ سرخ پھولوں کا مکٹ پہنے یا ایک سیاہ گائے کو سیاہ بچھڑے کے ساتھ جنوب کی طرف ہانکے {۶}

## جاپانی تہذیب میں خواب کی اہمیت

جاپان میں خواب کو مستقبل سے آگاہ ہونے کا وسیلہ سمجھا جاتا تھا۔شنتو ( جاپان کا قدیم مذہب ) کی ایک دستاویز میں "تاتسوتا نوکا زے کامی تو ماتسوری" منتر ( رسم ) کی اصل یوں بتائی جاتی ہے ،کئی برس تک نامعلوم دیوتا فصلوں کو تباہ کرتے رہے مگر کاہن ان کا سراغ لگا نہ سکے۔آخر میں بادشاہ نے خود ان کا سراغ لگانے کا ارادہ کیا۔چنانچہ دیوتا خواب میں اس کے سامنے نمودار ہوئے۔یہ دیوتا ہوا کے دیوتا تھے اور تاتسوتا میں ایک مندر کی تعمیر اور صدقہ

چاہتے تھے۔مندر کی تعمیر اور صدقات وخیرات کے بدلے ان دیوتاؤں نے بادشاہ سے وعدہ کیا کہ فصلیں پختہ ہو جایا کرینگی ، پہلے پانچ فصلیں اس کے بعد جڑی بوٹی تک پختہ ہوا کریں گی{۷}

جاپان کی تاریخ کا ایک دلچسپ خواب یہ ہے کہ شہنشاہ سیونین کی بیوی کوشہزادہ ساہو نے بے وفائی کرنے پر اکسایا۔ایک دفعہ شہنشاہ اپنی بیوی کے زانوؤں پر سر رکھ کر سو رہے تھے کہ بیوی نے سوچا سے اس کی گردن کاٹنے کا ارادہ کیا ، اس نے تین بار سوجا ہاتھ میں اٹھایا لیکن وہ جذبات سے اس قدر مغلوب ہوگئی کہ اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے جو بادشاہ کے چہرے پر ٹپک پڑے ، اسی وقت بادشاہ جاگ گیا اور اس نے ملکہ سے کہا کہ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے کہ ساہو کی طرف سے پانی کی بوچھار آئی ،جس سے میرا چہرہ بھیگ گیا۔ پھر ایک سرخ رنگ کے سانپ نے میری گردن کے گرد ہالہ بنایا۔بادشاہ کی بیوی نے خواب سنا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کیا کیوں کہ اب راز چھپانے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔

خواب کے ذریعے فال لینے کا رواج اس قدر عام تھا کہ جاپانیوں کے نزدیک جانور بھی اس سے محروم نہیں تھے ، جاپان کی ایک قدیم کہانی میں کہا گیا ہے کہ ایک شخص تو گا گیا ، رات کو ایک بنجر زمین میں جھاڑی کے نیچے سویا ، اس کے نزدیک دو ہرن جن میں ایک مادہ اور ایک نر تھا بیٹھے تھے ، مرغ کی اذان کا وقت ہوا تو نر ہرن نے مادہ ہرنی سے کہا:

" میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ، میں نے دیکھا کہ ایک سفید کہرا آسماں سے نازل ہوا اور اس نے میرے بدن کو ڈھانپا ، اس کی تعبیر کیا ہے "؟ مادہ ہرنی نے جواب دیا " تم باہر جاؤ گے ، انسان ضرور تمہارا شکار کرے گا اور تم مر جاؤ گے " سفید کہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ تمہارے چمڑے کو نمک لگائیں گے " یہ شخص حیران ہوا ، صبح ہونے سے پہلے ایک شکاری آیا اور اس نے نر ہرن کا شکار کیا اور اسے مار ڈالا ، چنانچہ مثل مشہور ہوگئی{۸}

Even the belling male deer follows the interpretation of a dream.

## ٹیوٹن تہذیب میں خواب کا مقام

قدیم جرمن اقوام کی تہذیب کو ٹیوٹن تہذیب بھی کہا جاتا ہے۔ اس تہذیب میں خواب کو قابل ذکر حیثیت حاصل رہی ہے، مگر خواب کی یہ اہمیت اس وجہ سے تھی کہ اس میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کے بارے میں اطلاع ہوتی ہے، سکنڈی نیویا میں خواب کو نہ صرف مذہب سے بلکہ جادو سے بھی جداگانہ چیز سمجھا جاتا تھا اس لیے معبر کے بارے میں ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ جادوگر نہیں بلکہ زندگی کو فلسفیانہ نظر سے دیکھتا ہے اور اسے دنیا کے بارے میں وسیع علم ہوتا ہے، چنانچہ اس تہذیب میں خوابوں کی تعبیر کاہنوں سے نہیں بلکہ استادوں اور عقلمند مشیروں سے دریافت کی جاتی تھی یوں فن تعبیر کے مبادی سے ہر شخص کسی نہ کسی حد تک واقف ہوتا تھا، ایک نظم Lay of Atli میں کہا گیا ہے کہ خواب میں لوہا دیکھنے کی تعبیر آگ ہے اور قطبی ریچھ (قطب شمالی کا ریچھ) خواب میں دیکھنے کی تعبیر مشرق کی طرف سے آنے والا طوفان ہے۔

تہذیب کی تاریخ دلچسپ خوابوں سے ہمیشہ مالا مال رہی ہے، ناروے، ڈنمارک اور سویڈن کے بادشاہوں کے بھی حیرت انگیز خواب نقل کیے گئے ہیں، انگلینڈ میں پہلے پہل ایک آرک بشپ نے جادو اور کہانت کے ساتھ ساتھ تعبیر دانی کی بھی مذمت کی تھی۔ اس بنا پر اس ملک میں خواب کو وہ مقام حاصل نہ ہو سکا جو دنیا کی دوسری قوموں میں اسے رہا ہے، جرمنی میں خواب کو وہی حیثیت حاصل رہی ہے جو سکنڈری نیویا میں تھی دوسری جنگ عظیم سے پہلے جرمنی میں تعبیر نامے بکثرت دستیاب تھے اور لاٹری ٹکٹ والے ملک کے بعض حصوں میں اس طرح کے تعبیر نامے خوب بیچتے تھے۔ فرانکونیا میں لاٹری ضروریات کے لیے خوابوں کی تعبیر ایک طرح کا پراسرار علم مانا جاتا ہے جس سے کافی پیسہ کمایا جاتا ہے۔

بعض ٹیوٹانی ملکوں میں یہ عقیدہ عام ہے کہ نئے مکان میں سونا یا کم از کم نئے بستر پر سونا خواب دیکھنے کا سب سے اچھا ذریعہ ہے، عہد وسطٰی میں یہ طریقہ معروف تھا جس کی

مثالیں بھی تاریخ میں موجود ہیں۔ڈنمارک کے بادشاہ گورم (Gorem) کو اس طرح کا نسخہ تجویز کیا گیا تھا، ناروے کا ایک بادشاہ سوتے میں خواب نہیں دیکھتا تھا، بے خواب نیند پریشان کن دماغی بیماری سمجھی جاتی تھی۔اس لیے اسے علاج کے لیے خنزیر خانہ میں سونا پڑا۔

جرمنی کے بعض حصوں میں رہنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر برے خواب کا ذکر دو پہر بعد تک کسی سے نہ کیا جائے تو اس کی تعبیر ٹل جاتی ہے یعنی خواب دیکھنے والا اس کے برے اثرات سے محفوظ رہے گا یہ خیال کسی قدر فرق کے ساتھ دوسری قوموں میں بھی پایا جاتا ہے۔ آئس لینڈ کے ایک رزمیہ میں ایک خواب کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ شخص جو اس خواب کو سب سے پہلے سنتا تھا، ضرور مر جاتا تھا۔

تقریباً تمام یوٹانی ملکوں میں بعض راتیں خواب کے لیے بے حد اہم سمجھی جاتی تھی۔ خاص طور پر بارہ راتیں جو کرسمس سے لیکر ۵ جنوری کی رات تک شمار ہوتی ہیں خواب کے لیے موزوں سمجھی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ وسط گرما کی رات جو ۲۴ جون کو پڑتی ہے خواب کے لیے اہمیت کی حامل ہے، اس رات کو جرمنی اور سویڈن میں رواج ہے کہ لوگ نو مختلف پھولوں کا گلدستہ تکیے کے نیچے رکھ کر سوتے ہیں تاکہ رات کو نظر آنے والے خواب اچھے اور درست ہوں {۹}

## امریکی تہذیب میں خواب کا تصور

امریکہ کے دونوں براعظموں کی پرانی تہذیب میں خواب سے فال گیری کا رواج عام تھا۔ قدیم امریکی باشندوں کا عقیدہ تھا کہ ماورائے فطرت اشیاء کا علم صرف خواب اور مکاشفات کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے۔خواب کی تعبیر بتانے والے جداگانہ طبقہ شمار ہوتے تھے۔جادوگر معالجوں کا کہنا تھا کہ خواب کے ذریعے مستقبل کا جو علم حاصل ہوتا ہے، وہ صرف انتہا درجے کی خلوت پسندی اور بھوک یا دواؤں کے ذریعے حاصل کی گئی نظر کی پاکیزگی ہی سے ممکن ہے۔چنانچہ یہ لوگ مستقبل کو جاننے کی غرض سے اپنے اوپر مدہوشی طاری کرنے

کے لیے نیند کی شدید احتیاج ،خلوت اور کسی خیال میں استغراق جیسے ذرائع اختیار کرتے تھے۔اس کے علاوہ بیہوش کرنے والی اشیاء اور دوسری چیزوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ بیہوش کرنے والی اشیاء تیار کرنے کی خاطر تمباکو سمیت کم ازکم سات پودوں کی کاشت کی جاتی تھی۔

سن بلوغ کے وقت فاقوں کے دوران نظر آنے والے خوابوں سے فال گیر خواب دیکھنے والے کی پوری زندگی معلوم کر لیتے تھے۔ان خوابوں سے آئندہ زندگی کا رخ اور روحانی رشتوں کا تعین کیا جاتا تھا گویا اس وقت کا خواب ،خواب والے کی پوری زندگی کا خاکہ سمجھا جاتا تھا۔

قدیم امریکہ کے بعض قبائل کا خیال تھا کہ کاہن اور غیب دان کو جو مکاشفات حاصل ہوتے ہیں، ان کی حیثیت تصویری ہوتی ہے یا ان لوگوں کے سامنے واقعات اس طرح رونما ہوتے ہیں جیسے ڈراما میں ہوتے ہیں۔جبکہ بعض دوسرے قبائل کا کہنا تھا کہ روح خلاء میں چکر لگاتی رہتی ہے اور دور دراز مقامات کا مشاہدہ کرتی ہے یا ان واقعات کا علم حاصل کرتی ہے جن کے بارے میں اسے جانکاری کی خواہش ہوتی ہے {۱۰}

## ایرانی تہذیب میں خواب کی اہمیت

قدیم تہذیبوں میں ایران کی تہذیب اپنی زرخیزی اور شادابی کے لیے مشہور رہی ہے ایرانیوں کے ذوق جمال نے اس علاقے کی تہذیب کو جس رفعت پر پہنچایا تھا اسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے،علوم وفنون کی گرم بازاری کے ساتھ ساتھ اس تہذیب میں فال گیری کا بھی رواج تھا اور خواب فال گیری کا ایک قابل اعتماد وسیلہ سمجھا جاتا تھا۔چنانچہ ایرانی بادشاہوں کے خواب یونان اور روم کے مورخوں نے بھی نقل کیے ہیں۔

پہلوی زبان میں " کارنامک اردشیر بابکانی" میں بابک کے ایک خواب کا ذکر ملتا ہے۔ زردشت نامہ میں ایرانی پیشوا زردشت کے ایک خواب کا بیان ہے جس کے لیے تعبیر دانوں

کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ فردوسی (۳۲۰۔۴۱۱ھ/ ۹۳۲۔۱۰۲۰ء) کی شہرہ آفاق تخلیق شاہ نامہ میں متعدد خوابوں کا تذکرہ ہے مثلاً ظالم بادشاہ ضحاک خواب میں فریدون کے ہاتھوں اپنی سلطنت کا زوال دیکھتا ہے{۱۱}۔ سام شرم کے مارے اپنے بیٹے زال کو فرزند ماننے سے انکار کرتا ہے اور اسے کوہ البرز پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ دو خواب دیکھتا ہے۔ انھیں خوابوں کی بنا پر وہ زال کو کوہ البرز سے واپس لاتا ہے{۱۲}۔ شاہ نامہ میں اس کے علاوہ بھی متعدد خوابوں کا بیان ملتا ہے۔

ایرانیوں کے یہاں خواب کو وہی اہمیت حاصل رہی ہے جو اسے اس وقت کے متمدّن دنیا میں حاصل تھی ناپسندیدہ تعبیر والے خواب کے بارے میں ایک خیال یہ تھا کہ یہ دشمن کا بھیجا ہوا ہوتا ہے، چنانچہ بہرام چوبیں نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر جنگ میں شکست تھی۔ مگر جب جنگ ہوئی تو اس کے دشمن سادہ شاہ کو شکست ہوئی۔ اس سے اندازہ لگایا گیا کہ یہ خواب کسی ترک دشمن کا بھیجا ہوا تھا{۱۳}

## بنی اسرائیل میں خواب کا تصور

سامی مذاہب میں خواب کا تصور زیادہ واضح صورت میں موجود ہے۔ تورات اور دوسرے صحف سماوی میں خواب کا بیان کثرت سے آیا ہے، خود تورات میں انبیاء کرام کے خوابوں کا ذکر موجود ہے کیونکہ نبوت اور خواب ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ ایک کہاوت میں کہا جاتا ہے کہ ہر خواب کا ساٹھواں حصہ صحیح ہوتا ہے کیونکہ خواب نبوت کا ساٹھواں حصہ ہے{۱۴}

تورات کے خوابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں انبیاء کرام کو خواب ہی میں وحی بھیجی گئی ہے، بعض خوابوں میں خدا نے خود ان کے ساتھ کلام کیا اور بعض میں خدا نے نبی کو رویتیں دکھائیں۔ بنی اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ صرف حضرت موسیٰؑ ہیں جنہیں خدا سے بالمشافہ ہم کلامی کا شرف حاصل ہے{۱۵}

بنی اسرائیل میں خواب کی اہمیت کا اندازہ تورات کی آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ خدا کا ارشاد ہے:

خدا ایک بار بولتا ہے بلکہ دو بار اگر آدمی شنوانہ ہو تو خواب میں رات کو رؤیا میں جب نیند لوگوں پر پڑتی ہے اور وہ بچھونے پر سوتے ہیں اس وقت انسان کے کان کھولتا ہے اور وہ ان کے ذہن میں تعلیم نقش کر دیتا ہے تا کہ آدمی کو اس کام سے باز رکھے اور غرور کو انسان سے چھپائے۔ وہ اس کی روح کی نگہبانی کرتا ہے تا کہ وہ گڑھے میں نہ گرے اور اس کی جان کو کہ وہ تلوار سے نہ نکلے۔ پھر وہ اپنے بستر پر درد سے تنبیہ پاتا ہے اور اس کی سخت ہڈیاں ٹوٹتی ہیں {۱۶}

ایک اور مقام پر خدا فرماتا ہے:

اور اس کے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح کو سارے بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے اور نوجوان رویتیں {۱۷}

بنی اسرائیل کا اصل مذہب توحید ہے اس لیے ان کا عقیدہ ہے کہ خواب ہمیشہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ یہ صرف خدا ہوتا ہے جو بندے کے ساتھ خواب کے ذریعے کلام کرتا ہے اور اسے اپنی مشیت یا مستقبل کے واقعات سے آگاہ کرتا ہے {۱۸}

چنانچہ بنی اسرائیل برے خوابوں کو بھی خدا کی طرف سے خوف و ہراس سمجھتے تھے۔

حضرت ایوبؑ (۱۶۶۰ ق م) خدا سے مناجات کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

تب تو مجھے خوابوں سے ڈراتا ہے اور رؤیا دکھا کے مجھے ہول کھلاتا ہے یہاں تک کہ میری جان پھانسی چاہتی ہے اور موت کو اس زندگی سے بہتر چاہتی ہے {۱۹}

تورات میں انبیاء کرام، بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کے خوابوں کا بیان بھی آیا ہے۔ ان میں بعض خواب بہت مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک خواب حضرت ابراہیمؑ کے معاصر بادشاہ ابی ملک کا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بادشاہ ابی ملک سے حضرت سارہ کے بارے میں کہا کہ وہ میری بہن ہے۔ ابی ملک نے کچھ لوگوں کو بھیج کر حضرت سارہ کو بلایا۔

رات کو خدا نے خواب میں آ کر ابی ملک سے کہا:

"دیکھ تو اس عورت کے سبب جسے تو نے لیا ہے مرے گا کیونکہ وہ شوہر والی ہے"

ابی ملک نے جواب میں کہا "تو صادق قوم کو مارے گا کیا اس نے مجھ سے نہیں کہا کہ وہ میری بہن ہے اور وہ عورت بھی بولی کہ وہ میرا بھائی ہے میں نے دل کی راستی سے ایسا کیا " مگر خدا نے خواب میں کہا "میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو نے دل کی راستی سے ایسا کیا لیکن اس کی بیوی پھیر دے وہ نبی ہے {۲۰}

حضرت یعقوبؑ کے بارے میں آیا ہے کہ جب وہ بیر سبع سے حران کی طرف نکلے اور ایک جگہ اترے ،شام کو انہوں نے پتھر کو تکیہ بنایا اور سو گئے ۔خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اس کا سرا آسمان کو پہنچا ہے ۔خدا کے فرشتے اس پر چڑھتے اترتے ہیں اور خدا اس کے اوپر کھڑا ہے {۲۱}

حضرت یعقوب کا ایک اور خواب بھی تورات کی کتاب پیدائش میں نقل کیا گیا ہے {۲۲} ۔ ان کے ماموں لابان نے انھیں تنگ کیا تو خدا لابان کو خواب میں آیا اور کہا "خبردار تو یعقوب کو برا بھلا مت کہہ "{۲۳}۔تورات ہی میں حضرت یوسفؑ کے دو خوابوں کا بیان آیا ہے ، پہلا خواب یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ نے خواب دیکھا ،انہوں نے اپنے بھائیوں سے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم کھیت پر پولے باندھتے تھے ۔ میں نے دیکھا کہ میرا پولا اٹھا اور سیدھا کھڑا رہا تمہارے پولے آس پاس کھڑے رہے اور میرے پولے کو سجدہ کیا "خواب سن کر ان کے بھائیوں کے دلوں میں کینہ پیدا ہوا ۔ دوسرا خواب وہ ہے جس میں انھوں نے سورج ، چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا{۲۴} ، اسی طرح حضرت سلیمان نے ہیکل کی تعمیر سے پہلے اور اس کے بعد خدا کو خواب میں دیکھا ،تورات میں ہے "سو جبعون میں خداوند سلیمان کو خواب میں دکھائی دیا اور کہا جو چاہو مانگ میں تجھے دوں گا "{۲۵}

تورات کے مشہور خوابوں میں حضرت یوسفؑ کے ان دو اسیر ساتھیوں کے خوابوں کا تذکرہ بھی آیا ہے جن کا بیان قرآن میں آیا ہے۔ اس کے علاوہ فرعون مصر کے خواب کا ذکر بھی تورات میں آیا ہے، ان تینوں کے خوابوں کی تعبیر حضرت یوسف نے دی تھی {۲۶}

تورات میں "دانی ایل نبی کی کتاب" کئی دلچسپ خوابوں سے مالا مال ہے۔ اس میں نبوکدنظر کے خوابوں اور حضرت دانیالؑ کی تعبیروں کا بیان خاص طور پر مشہور ہے۔ بنوکدنظر کے خوابوں کی جو تعبیریں حضرت دانیالؑ نے بتائی تھیں وہ حرف بحرف درست نکلیں {۲۷}

توارات کے خوابوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا تعلق فرد سے نہیں بلکہ پوری قوم سے ہے، یہودیوں کی دوسری مذہبی کتابیں بھی خوابوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہیں ان میں ہر طرح کے خواب ملتے ہیں۔

بنی اسرائیل کا عقیدہ ہے کہ تعبیر خواب کا علم خدا کی طرف سے ملتا ہے، تورات میں آیا ہے:

> تب خدا نے ان چاروں نو جوانوں کو معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم میں مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کے رؤیا اور خواب میں صاحب فہم کیا {۲۸}

یہودیوں کی تاریخ میں حضرت یوسفؑ اور حضرت دانیالؑ مشہور معبر مانے جاتے ہیں۔ تالمود میں بہت سے دوسرے معبرین کا ذکر بھی ملتا ہے۔ بنی اسرائیل میں خواب کی تعبیر ایک تسلیم شدہ فن تھا۔ معبر خواب کی تعبیر کے بدلے فیس وصول کرتے تھے۔ عام طور پر ہدایا اور فیس کے مطابق خوابوں کی تعبیر بتائی جاتی تھی۔ معبرین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں تھی۔ ایک وقت میں صرف یروشلم میں چوبیس معبر لوگوں کو خوابوں کی تعبیر بتاتے تھے {۲۹}

عام خیال یہ ہے کہ خواب اسی طرح واقع ہوتے ہیں جس طرح ان کی تعبیر کی جائے۔ اس لیے برے تعبیر سے بچنے کے لیے لوگ معبر کو تحائف دے کر خوش کر دیتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے فقہاء بھی خوابوں کی تعبیر کے عوض فیس وصول کرتے تھے {۳۰}

رؤیائے صالحہ کے ساتھ ساتھ برے خوابوں کا تصور بھی عام رہا ہے لیکن ان دونوں میں صرف اس طرح کا فرق کیا جاتا ہے کہ جو شخص رات کو بے فکری اور سکون کے ساتھ سوتا ہے وہی اچھا خواب دیکھتا ہے، اس طرح کے خوابوں کی تعبیر بائیس برسوں کے اندر نکلتی ہے، یہ ضروری نہیں کہ اچھے لوگ اچھے خواب دیکھیں اور برے لوگ برے خواب ہی دیکھیں، چونکہ برے خوابوں سے پریشانی بڑھتی ہے اس لیے لوگ دعا کرتے تھے کہ وہ برے خواب نہ دیکھ پائیں۔ برے خواب سے بچنے کا معروف طریقہ روزہ مانا جاتا ہے۔ ایک معبر کے بیان کے مطابق برے خواب کے اثرات کو اس طرح زائل کیا جا سکتا ہے کہ خواب دیکھنے والا تین شخصوں سے کہے "میں نے اچھا خواب دیکھا ہے" اور وہ جواب دیں کہ "ہاں یہ خواب اچھا ہے، اس کی تعبیر اچھی ہو اور خدا اسے اچھے میں تبدیل کر دے"

تیسری صدی کے ایک معبر کا بیان خواب کے چند اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ مثلاً ہر خواب کی کوئی نہ کوئی تعبیر ہوتی ہے۔ سوائے اس خواب کے جو فاقہ کے دوران دیکھا جائے (ب) جس خواب کی تعبیر نہ کی جائے اس کی مثال اس خط کی ہوتی ہے جو پڑھا نہ گیا ہو۔ (ج) نہ اچھے خواب اور نہ ہی برے خواب کی تعبیر مکمل طور پر درست نکلتی ہے (د) برا خواب اچھے خواب کے مقابلہ میں بہتر ہوتا ہے کیوں کہ اس سے آدمی توبہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

تعبیر خواب بتاتے وقت بنی اسرائیل میں زبان کے اصولوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ ایک خواب دیکھنے والا ربی جوس بن حلقیاہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہا جا رہا ہے "کپدکیا جاؤ اور وہاں اپنے متوفی باپ کی چھوڑی ہوئی رقم پاؤ گے" ربّی نے جواب دیا "کپدکیا کے معنی ہیں دس سریاں، اپنے گھر میں دس سریاں گن لو دسویں میں تمہیں خزانہ ملیگا" ایک اور شخص نے انھیں سے زیتون کے مکٹ کی تعبیر پوچھی۔ ربی نے جواب دیا "تم دنیا میں ترقی پاؤ گے" دوسرے نے اسی خواب کی تعبیر پوچھی تو ربّی نے جواب دیا "تمہاری پٹائی کی جائے گی" جب ان سے اس فرق کی وجہ پوچھی

گئی تو انھوں نے دوسرے خواب والے سے کہا "اس شخص نے زیتون کو اگتے دیکھا تھا جبکہ تو نے دیکھا تھا کہ زیتون اتارے جا چکے تھے"۔

خواب دیکھنے والے کی شخصیت کا بھی خیال رکھنا معبر کے لیے ضروری سمجھا گیا ہے۔ مثلاً اگر ایک عالم خواب میں دیکھے کہ وہ شراب پی رہا ہے تو اس کی تعبیر کامیابی ہے اگر یہی خواب ایک ان پڑھ دیکھے تو اس کی تعبیر بدنصیبی ہے {۳۱}

عام یہودیوں میں خوابوں کی تعبیر کے بارے میں مشہور ہے کہ خوابوں کی تعبیر الٹی ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر خواب میں کوئی اپنے آپ کو مرتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ زندہ رہے گا۔ یہ خیال انگلینڈ، ہالینڈ اور روس کے یہودیوں میں بھی عام طور پر پایا جاتا ہے مگر تمام خواب اس اصول کے پابند نہیں ہوتے، روس کا یہودی اگر خواب میں دیکھے کہ کتا اسے کاٹ رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ خواب کے بارے میں یہ خیال بھی عام ہے کہ خواب میں مردے زندوں سے ملنے کے لیے آتے ہیں، اس لیے اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ مردہ اپنے ساتھ میوہ لایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنت میں ہے۔ بعض معبرین نے تعبیروں کی جو مثالیں دی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

اگر خواب میں دیکھے کہ بیل سینگ مار رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب دیکھنے والا لمبی عمر پائے گا۔

اگر خواب میں جن یا بھوت کو دیکھا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ خواب دیکھنے والا کافی پیسہ کمائے گا۔

اگر خواب میں دیکھا کہ وہ دودھ پی رہا ہے تو خواب دیکھنے والا بیمار پڑے گا مگر جلدی شفا پائے گا {۳۲}

☆☆☆

# حواشی — خواب: اقوامِ عالم کی نگاہوں میں

{۱} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۱۴

{۲} *Robert William Rogers - The Religion of Babylonia and Assyria, London 1908 pp.196-197*

{۳} *The Religion of Babylonia and Assyria pp.200,206*

{۴} *Encyclopaedia of Religion and Ethics,1912, vol.5th pp.33-34*

{۵} *Encyclopaedia of Religion and Ethics, vol.5th pp.34-37*

{۶} *Encyclopaedia of Religion and Ethics,vol.5th pp.37-38*

{۷} *Encyclopaedia of Religion and Ethics vol.4th pp.806*

{۸} *Encyclopaedia of Religion And Ethics vol.4th pp.806*

{۹} *Encyclopaedia of Religion and Ethics vol.5th pp.37-38*

{۱۰} *Encyclopaedia of Religion and Ethics vol.4th pp.782*

{۱۱} فردوسی۔ شاہنامۂ فردوسی۔ مطبع نولکشور لکھنؤ ا کانپور، بار چہارم ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۷ء ۱:۱۴۔۴۲

{۱۲} شاہنامۂ فردوسی ۱:۷۶۔۷۸

{۱۳} شاہنامۂ فردوسی ۴:۱۰۱۔۱۰۵

{۱۴} *The Jewish Encycopaedia,art; "Dream",1916,vol.4th p.657*

{۱۵} تورات، دانی ایل نبی کی کتاب ۱:۱۷

{۱۶} تورات، ایوب ۳۳:۱۴۔۲۰

{۱۷} تورات۔ یوایل نبی کی کتاب ۲:۲۸

{۱۸} *The Jewish Encyclopaedia vol.4th p.655*

{۱۹} تورات، ایوب ۷:۱۴

{۲۰} تورات، پیدائش ۲۰:۳

{۲۱} تورات، پیدائش ۲۸:۱۰

{۲۲} تورات، پیدائش ۳۱:۱۰

{۲۳} تورات، پیدائش ۳۱:۲۴

{۲۴} تورات، پیدائش ۳۷:۵،۹۔۱۰

{۲۵} تورات، سلاطین ۳:۵

{۲۶} تورات، پیدائش باب ۴۰، باب ۴۱:۱۔۳۲

{۲۷} تورات، دانی ایل نبی کی کتاب ۱:۱۔۴۹

{۲۸} تورات، دانی ایل نبی کی کتاب ۱:۱۷

{۲۹} *The Jewish Encyclopaedia, vol.4th pp.656*

{۳۰} *The Jewish Encyclopaedia, vol.4th pp.656*

{۳۱} *The Jewish Encyclopaedia, vol.4th pp.656*

{۳۲} *The Jewish Encyclopaedia, vol.4th pp.657*

# خواب کا اسلامی تصور

اسلام میں رؤیائے صالحہ یا سچے خوابوں کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ قرآن حکیم میں انھیں "بشریٰ" اور حدیث میں "مبشرات" کہا گیا ہے۔ سلوک و تصوف میں خواب کو کشف کا ایک قابل اعتماد ذریعہ اور الہام کا ایک مستند وسیلہ مانا جاتا ہے۔ بعض نامور صوفیہ اور مفکرین کو اپنی کتابوں یا رسالوں کا مواد و مضمون خواب ہی میں فراہم ہوا اور بعض علماء کے لیے علمی اشکالات کے حل کی رہنمائی کا ذریعہ بھی خواب ہی بنا۔

قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ چھ خوابوں کا ذکر آیا ہے۔ ان میں سے تین خواب تین عظیم پیغمبروں یعنی حضرت ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ اور حضرت محمد ﷺ کے ہیں۔ دو خواب حضرت یوسف کے دو رفقائے زنداں اور ایک خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کے خواب کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے دعا کی، دعا قبول ہوئی اور آپ ایک صالح اور بردبار بیٹے کے باپ بنے۔ جب بچہ بڑا ہو کر دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ آپ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ انبیاء کرام کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لیے آپؑ سمجھ گئے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے دکھایا گیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اس خواب کا تذکرہ اپنے بیٹے سے کیا تو سعادت مند فرزند نے جواب دیا "ابا جان آپ کو جس کام کا حکم ملا ہے اسے آپ انجام دیجیے۔ انشاء اللہ آپ مجھے

ضرور صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ چنانچہ خواب کی تکمیل کے لیے حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹایا۔ گلے پر چھری پھیرنے لگے کہ اللہ کی طرف سے ندا آئی، اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک امتحان تھا، اس وقت حضرت جبرئیل ایک دنبہ لائے جسے ابراہیمؑ نے ذبح کیا۔

اس خواب کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں کیا ہے:

قال یا نبی انی اری فی المنا م ان اذبحک فا نظر ما ذا تری قال یابت افعل ما تو مر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصٰبر ین فلما اسلما و تلہ الجین و نا دینٰہ ان یا بر ا ھیم قد صد قت الرؤیا {۱}

(ابراہیم نے) کہا برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، سوتم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ کیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھ کو صابرین میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم الٰہی مان لیا اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا تو ہم نے آواز دی اے ابراہیم تو نے خواب کو سچ کر دکھایا۔

قرآن میں دوسرا خواب حضرت یوسفؑ کا ہے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر برسوں بعد اس وقت سامنے آئی جب برسہا برس کی گمشدگی کے بعد حضرت یوسفؑ اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے ملے اور والدین اور گیارہ بھائیوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضرت یوسف کے اس خواب کا ذکر قرآن میں یوں آیا ہے:

اِز قَالَ یو سف لِاَ بِیہِ یاَ بَتَ اِنِی رَاَیت اَحَدَ عَشَرَ کَو کَباً وّالشَمس وَالقَمَرَ رَاَیتھم لِي ساَ جِدین {۲}

جب یوسف نے اپنے والد سے کہا ابا جان ! میں نے گیارہ
ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں، میں نے انھیں اپنے روبرو سجدہ
کرتے دیکھا۔

سورہ یوسف ہی میں دو خوابوں کا بیان ہے۔ یہ دونوں خواب ان لوگوں نے دیکھے تھے جو حضرت یوسفؑ کے ساتھ قید میں تھے۔ ان دو قیدیوں میں سے ایک نے خواب دیکھا کہ وہ انگور سے شراب نچوڑ رہا ہے اور دوسرے نے خواب میں دیکھا کہ وہ روٹی کا طباق سر پر اٹھائے تھا اور پرندے اس میں سے روٹیاں کھا رہے تھے۔ پہلا شخص بادشاہ کے دربار میں ساقی تھا اور اب معزول ہو کر قید کیا گیا تھا اور دوسرا شخص نانبائی تھا جسے اب قید میں ڈالا گیا تھا، ان دونوں نے ایک ہی رات خواب دیکھے تھے۔ صبح دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے خوابوں کی تعبیر پوچھی۔ آپ نے جواب دیا کہ تم دونوں میں سے ایک کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا یعنی اس کا مقرب بنے گا اور دوسرے کو صلیب یا سولی دی جائے گی اور اس کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ قرآن میں ان دونوں کا واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے:

وَدَخَلَ معه السجن فَتَيٰنِ قال اَحَدُهُمَا اِنّي ارٰئنی اَعْصِرُ
خمراً وقال الآخَر اِنّي اَرَائنی احملُ فوق راسی خُبْزاً تاکل الطیر
منه نبّئنابتاویله ۔انا نراک من المُحسنین {۳}

اور یوسف کے ساتھ دو جواں قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں
سے ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ شراب
نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے آپ کو اس طرح دیکھتا
ہوں کہ سر پر روٹی لیے جاتا ہوں اور اس میں سے پرندے کھاتے ہیں
ہم کو اس کی تعبیر بتلایئے۔ آپ ہمیں نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت یوسف نے ان دونوں پر عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کرنے کے بعد نو جوانوں

کو تعبیر اس طرح بتائی:

یاصاحبي السجن اما احدُکما فیسقی ربه خمرا۔ واما الاخرُ فیُصلَبُ فتاکل الطیرمن راسه ۔ قضی الامرالذی فیه تستفتٰن {۴}

اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک (بری ہوکر) اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا اور اس کے سر کو پرندے کھا ئیں گے، تم جس بارے میں پوچھتے ہو وہ اسی طرح مقدر ہو چکا۔

جس شخص کو حضرت یوسف نے خواب کی تعبیر دیتے ہوئے کہا تھا کہ تم بری ہوکر بادشاہ کو شراب پلاؤ گے اس سے آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ بادشاہ سے ہمارا بھی ذکر کردینا۔ مگر وہ شخص حضرت یوسف کی بات بھول گیا۔

سورہ یوسف ہی میں ایک اور خواب کا بیان ہے۔ یہ خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔ بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات لاغر گائیوں نے کھایا۔ نیز سات ہری اور سات خشک بالیں ہیں، بادشاہ نے درباریوں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انھوں نے کہا کہ یہ پریشان خیالات ہیں، ہمیں ان کی تعبیر معلوم نہیں ہے۔ اسی وقت بادشاہ کے ساقی کو (جو جیل سے رہا ہوکر اب نوکری پر بحال ہو چکا تھا اور اب تک حضرت یوسف کو بھلا بیٹھا تھا) حضرت یوسف یاد آگئے، اس نے بادشاہ سے اجازت لی اور جیل پہنچ کر حضرت یوسف سے کہنے لگا:

یوسُف ایُّها الصدیقُ افتنافی سبع بقرات سمان یاکلُهُنَّ وسبعٌ عجاف وسبع سنبلت خضرٍ واخرَیٰبسٰت لعلی ارجع الی الناس لعلهم یعلمون ۔

اے یوسف اے صدق مجسم آپ ہم کو اس خواب کا جواب دیجیے

کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں اور (سات) خشک ہیں تاکہ میں ان لوگوں کے پاس لوٹ کے جاؤں اور وہ جان جائیں۔

چنانچہ حضرت یوسف نے اس کی تعبیر یہ دی:

قال تزرعون سبع سنین دابا فماحصدتم فذروہ فی سنبلہ الاقلیلا مما تاکلون ثم یاتی من بعد ذالک سبع شدادِ یاکلن ماقدمتم لھن الاقلیلا مما تُحصِنون۔ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون {۵}

تم سات سال متواتر غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں ہی میں رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جائے) ہاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آوے (اسے نکال دینا) پھر اس کے بعد سات برس ایسے آئیں گے جو اس ذخیرہ کو کھائیں گے جسے تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہو گا ہاں مگر تھوڑا جو رکھ چھوڑو گے، پھر ایک برس ایسا آوے گا جس میں خوب بارش ہو گی اور لوگ شیرہ بھی نچوڑیں گے۔

قرآن میں چھٹا خواب وہ ہے جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دیکھا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ حدیبیہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کے ساتھ حلق اور قصر (سر مونڈھوا کر اور بال کترا کر) مکہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے صحابہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ وہ سمجھے کہ اسی سال مکہ میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا خواب حق ہوتا ہے۔ جب اس سال مسلمان مکہ میں داخل نہ ہو سکے تو عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن نفیل اور رفاعہ بن حرث نے کہا کہ ہم نے تو سر مونڈھا اور نہ بال کترائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب صلح حدیبیہ کے نتیجے میں مسلمانوں کو حدیبیہ ہی میں قربانی کرنی پڑی اور شرائط صلح کے تحت وہ اس سال مکہ میں داخل نہ ہو سکے، تو بعض صحابہ

نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ آپ نے خواب دیکھا تھا وہ کیا ہوا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے خواب کے برحق ہونے کا اعلان کر دیا:

لقد صدق اللّٰہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللّٰہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون فعلم مالم تعلموا فجعل من دون ذالک فتحاً قریباً {۶}

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام میں انشاء اللہ ضرور داخل ہو جاؤ گے امن و امان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کتراتا ہوگا، تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا، سو اللہ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے ایک فتح (فتح خیبر) دیدی۔

یہ خواب دوسرے سال اس وقت پورا ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ عمرہ القضاء ادا کیا۔

قرآن حکیم کے ان خوابوں میں خواب اور اصول تعبیر کا ایک جہان معنی پنہاں ہے۔ رؤیائے صالحہ اور خواب کی اصل قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلآ ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ لاتبدیل لکلمٰت اللّٰہ ۔ ذالک ھوالفوزالعظیم۔ {۷}

یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔ وہ (اللہ کے دوست) وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزکرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کی باتوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ یہ (بشارت) بڑی کامیابی ہے۔

حضرت عطا بن یسار (۱۹۔ ۱۰۳ھ ۶۳۹/۔ ۷۲۱ء) سے روایت ہے کہ ایک مصری نے حضرت ابوالدرداء سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الآخرۃ" کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا "جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ہے۔ تمہارے سوا صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "جب سے یہ آیت نازل ہوئی اس وقت سے تمہارے سوا اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے {۸}

اسی مفہوم میں ایک اور روایت ابوسلمہ (۲۲۔ ۹۴ھ ۶۴۳/۔ ۷۱۴ء) سے نقل کی گئی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت (۳۸ق ھ۔ ۳۴ھ/۵۸۶۔ ۶۵۴ء) کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے "لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الآخرۃ" کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق آپ سے پہلے کسی نے یا میری امت میں سے کسی نے سوال نہیں کیا۔ یہ (بشریٰ) سچا خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا کسی دوسرے مسلمان کے لیے دیکھا جاتا ہے {۹} اس دوسری حدیث کو امام دارمی (۱۸۱۔ ۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔ ۸۶۹ء) نے سنن میں روایت کیا ہے {۱۰}۔ بروایت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن عن عبادہ بن الصامت یہ روایت منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابوسلمہ کو حضرت عبادہ بن الصامت سے سماعت حاصل نہیں ہے مگر یہ حدیث اس طریقہ کے علاوہ دوسرے طرق سے بھی روایت کی گئی ہے۔

حضرت ابوالدرداء والی حدیث میں ایک راوی مجہول ہے، باقی رجال ثقہ ہیں۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں جن سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

امام ترمذی (۲۰۹۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۴۔ ۸۹۲ء) ان دونوں حدیثوں کو اپنی سنن میں لے آئے ہیں۔ امام ابن ماجہ (۲۰۹۔ ۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔ ۸۸۷ء) نے اپنی تصنیف میں حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث روایت کی ہے {۱۱}۔ یہی حدیث حضرت امام احمد بن حنبل

بھی مسند میں لے آئے ہیں {۱۲}۔امام حاکم نیشاپوری (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء) نے دونوں حدیثوں کو "المستدرک" میں روایت کیا ہے {۱۳}

محدثین نے حدیث کی صحت پر بھی بحث کی ہے۔ امام ترمذی نے دونوں حدیثوں کو "حسن" کہا ہے {۱۴}۔ امام حاکم نیشاپوری حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین کی شرط پر ہیں {۱۵}

ان احادیث کی تائید دوسری صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے۔امام مالک (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء) نے دوسری سند سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ اس آیت "لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الآخرۃ" کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ (بشریٰ) رؤیائے صالحہ ہے جسے مرد صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے {۱۶}۔ اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں ۔ امام طبری (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔ ۹۲۳ء) نے بروایت اعمش عن ابی صالح عن عطاء بن یسار عن ابی الدرداء بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن اور قوی ہے {۱۷}۔ یہ حضرت ابوھریرہ (۲۱ ق ھ۔۵۹ھ/ ۶۰۲۔۶۷۹ء) سے بھی مرفوعاً مروی ہے اور اس کی سند صالح ہے {۱۸}۔ امام طبری نے حضرت ابوھریرہ کی یہ روایت یوں بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رؤیا حسنہ ہی بشریٰ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے"

اس روایت کے بارے میں شیخ محمود محمد شاکر کہتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد خبر ہے {۱۹}

حدیث کے کثرت طرق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام طبری نے ایسی چالیس احادیث وآثار کی روایت کی ہے جن میں بشریٰ کی تعبیر رؤیائے صالحہ بتائی گئی ہے {۲۰}۔ بعض طرق سے یہ حدیث قوی الاسناد، جید الاسناد اور صحیح الاسناد ہے {۲۱}۔ اس لیے محدثین نے اسے صحیح کہا ہے۔عصر حاضر کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی صحیح ہیں اور شیخین کے رجال ہیں، البتہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور

حضرت عبادہ بن الصامت کے درمیان انقطاع ہے۔لیکن یہ حدیث حضرت عبادہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہےاوران دوسرے طریقوں کی مجموعی حیثیت سے صحیح ہے {۲۲}

مفسرین میں سے بعض نے بشریٰ کی تعبیر رؤیائے صالحہ سے کی ہے اور بعض مفسرین کے یہاں اس سے مراد وہ خوشخبری ہے جو موت کے وقت مردان خدا کوفرشتوں کی طرف سے سنائی جاتی ہے۔بعض مفسروں نے بشریٰ سے وہ محبت اور نیک نامی مراد لی ہے جو خدا کے نیک بندوں کوعوام میں حاصل ہوتی ہے۔

صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود (متوفی ۳۲ھ/ ۶۵۲ء) ،حضرت ابوھریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس اوران کے بعد مجاہدؒ،عروہ بن زبیر (۲۲۔ ۹۳ھ/ ۶۴۳۔ ۷۱۲ء)، یحیٰ بن ابی کثیر (متوفی ۱۲۸ھ/ ۷۴۷ء) ،ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح نے بشریٰ کی تفسیر رؤیائے صالحہ (نیک خواب) بتائی ہے {۲۳}

مفسرین میں سے فراء نے بشریٰ کی تفسیر میں رؤیائے صالحہ والی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرآن میں کیے گئے وعدے بھی ہیں {۲۴}

امام طبری نے مختلف اسناد سے ان روایات کو نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رؤیائے صالحہ بتائی گئی ہے۔لیکن ساتھ ہی انھوں نے وہ روایات بھی نقل کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ بشریٰ سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو مومنین کوموت کے وقت دی جاتی ہیں۔امام طبری نے ان دونوں معنوں کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہتر قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیوی زندگی میں خوشخبری کی جو خبر دی ہے تو دنیوی زندگی میں خوشخبری سے مراد رؤیائے صالحہ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے اور بشریٰ میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت پر فرشتے مسلمان کو سناتے ہیں {۲۵}۔امام ابن کثیر (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۲۔ ۱۳۷۳ء) نے ان روایات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رؤیائے صالحہ بتائی گئی ہے {۲۶}

جن روایات یا اقوال میں بشریٰ سے رؤیائے صالحہ مراد لیا گیا ہے، ان کی تائید ان

دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں خواب کو مبشرات کہا گیا ہے۔ اس لیے بشریٰ کی تفسیر میں رؤیائے صالحہ مراد لینا اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت مومنین کو دی جاتی ہیں۔ تب بھی رؤیائے صالحہ کا مفہوم اس سے خارج نہیں بلکہ اس میں شامل ہے۔

سنت رسول ﷺ میں رؤیائے صالحہ یا سچے خوابوں کے شواہد اس کثرت سے موجود ہیں کہ ان کا انکار کر دینا دین کے ایک شعبے کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں خواب کے موضوع پر " کتاب التعبیر " کتاب الرؤیا "باب ما جاء فی الرؤیا اور کتاب تعبیر الرؤیا" کے عنوانات کے تحت اسی طرح مستقل ابواب قائم کیے ہیں جس طرح کتاب الایمان، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الزکوٰۃ اور کتاب الحج قائم کیے ہیں {۲۷}

حضور ﷺ پر وحی کا نزول رؤیائے صادقہ ہی سے شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ اس زمانہ میں آپ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح سامنے آتی تھی {۲۸}۔ نبوت کی ۲۳ سالہ مدت کے دوران آپ برابر خواب کے ذریعے خوشخبریوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بارہا خواب میں مستقبل کے واقعات سے آگاہ کرایا، جنت وجہنم کی سیر کرائی، ابرار وفجار کی سزا کا مشاہدہ کرایا۔ احادیث وسنن کی کتابوں میں ان خوابوں کی روایات اتنی کثرت سے منقول ہیں کہ ان سے ایک کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

رسول ﷺ کو خواب میں بعض ایسے امور سے آگاہ کیا گیا جو بعد میں واقع ہوئیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ کے ساتھ نکاح سے پہلے آپ ﷺ کو خواب میں ان کی تصویر حریر کے کپڑے میں دو بار دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں {۲۹}

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہجرت سے پہلے خواب میں مدینہ منورہ کی سرزمین کا مشاہدہ کرایا اور جنگ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت سے باخبر کیا۔ آپ کا بیان ہے "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور تھے۔

میرا خیال گزرا کہ یہ سرزمین یمامہ یا ھجر (دو علاقوں کے نام) ہے مگر وہ مدینہ یثرب نکلی۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ مصیبت تھی جو جنگ احد میں مسلمانوں پر پڑی، پھر میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے اچھی ہو گئی۔ یہ وہ فتح تھی جو اللہ نے ہم کو عطا کی اور مومن جمع ہوئے میں نے اسی خواب میں ایک گائے (ذبح ہوتی ہوئی) دیکھی اور یہ لفظ سنا کہ اللہ کا ثواب عطا کرنا بہت اچھا ہے۔ وہ گائے تو مومن لوگ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وہ ثواب وہ تھا جو اللہ نے ہم کو بدر کے بعد نصیب فرمایا {۳۰}

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ایک خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا ایک کالی عورت پریشان بال مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جسے جُحیفہ کہتے ہیں منتقل کی گئی ہے {۳۱}

جھوٹے مدعیان نبوت کی اطلاع بھی رسول ﷺ کو خواب میں دی گئی۔ آپ کا بیان ہے، میں رات کو سویا تھا، میں نے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں وہ مجھے برے معلوم ہوئے۔ پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان دونوں پر پھونک ماردوں۔ میں نے ان دونوں پر پھونک ماردی تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان دونوں کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو کذّاب نکلیں گے، ان میں سے ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذّاب ہے {۳۲}
بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ان میں ایک صنعاء والا (عنسی کذاب) ہے اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب) {۳۳}

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا" میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ دودھ کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں پایا پھر میں نے اپنا پس خوردہ عمر کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول ﷺ آپؐ نے کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا" علم " {۳۴}

ایک مرتبہ آپؐ حضرت عبادہ بن الصامت کی بیوی حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر میں دن کو آرام فرما رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ ہنستے ہوئے جاگ گئے۔ حضرت ام حرام نے پوچھا "یا رسول ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سمندر کے بیچ میں (جہازوں پر سوار) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح دکھائے گئے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا "یا رسول ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے" حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا "اب آپ کس سبب سے ہنستے ہیں" فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے" جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا، حضرت ام حرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ دعا کیجئے خدا مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم پہلوں میں شامل ہو" حضرت ام حرام (فتح قبرص کے موقعہ پر) بزمانہ حضرت معاویہ سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب سمندر سے نکل کر سواری پر بیٹھ گئیں تو سواری سے گر کر شہادت پائی {۳۵}

احادیث رسول ﷺ میں خواب کو جزو نبوت کہا گیا ہے۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان احادیث میں خواب کو نبوت کے اجزاء میں سے ۲۴واں، ۲۵ واں، ۲۶ واں، ۲۷واں، ۴۰واں، ۴۲واں، ۴۴واں، ۴۵واں، ۴۶واں، ۴۷واں، ۴۹واں، ۵۰واں، ۷۰واں، ۷۲واں اور ۷۶واں جز کہا گیا ہے {۳۶}

امام نووی (۶۳۱ء۔ ۶۷۶ھ/ ۱۲۳۳۔ ۱۲۷۷ء) نے مسلم کی شرح میں تین روایات کو زیادہ مشہور بتایا ہے۔ یہ تین روایات وہ ہیں جن میں خواب کو نبوت کا ۴۶واں، ۴۵واں اور ۷۰واں حصہ کہا گیا ہے {۳۷}۔ یہ تینوں روایات امام مسلم اپنی جامع میں لے آئے ہیں۔ مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں دوسری روایات مروی ہیں۔ امام طبری کا خیال ہے کہ روایات کا اختلاف خواب دیکھنے والے کے حال کی طرف راجع ہے۔ مومن صالح کا خواب نبوت کا ۴۶واں جزء اور فاسق کا خواب ۷۰واں جزو ہو سکتا ہے {۳۸}۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

خفی خواب نبوت کا ۷۰ واں اور جلی خواب ۴۶ واں حصہ ہوتا ہے {۳۹}

ان سب میں سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الرؤیا الحسنته من الرجل الصالح جزء من ستته و اربعین جزاً من النبوة {۴۰}

مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ۴۶ واں جز ہوتا ہے۔

یہی ارشاد نبوی ان الفاظ میں بھی مروی ہے:

رؤیا المومن جزء من ستته و اربعین جزاً من النبوة {۴۱}

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جُز ہوتا ہے۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس باب میں سب سے مشہور روایت یہی ہے۔ امام بخاری نے اسی ایک حدیث کو کئی اسناد سے روایت کیا ہے۔ امام مسلم بھی اسے کئی جگہ لے آئے ہیں۔ دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف شرحیں کی ہیں۔ امام خطابی (۳۱۹۔۳۸۸ھ/ ۹۳۱۔۹۹۸ء) نے اس سلسلہ میں علماء کے تین اقوال نقل کیے ہیں۔

۱) بعض علماء کی رائے ہے کہ وحی کی ابتداء سے لیکر وفات تک رسول ﷺ ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ مکہ میں آپ ﷺ نے ۱۳ سال اور مدینہ میں دس برس گزارے۔ مکہ میں پہلے چھ ماہ تک آپؐ کے پاس خواب میں وحی آتی رہی۔ یہ آدھ سال کی مدت ہے۔ اس لیے یہ مدت نبوت کی مدت کا ۴۶ واں جز ہوگئی۔

۲) دوسرے علماء کا قول ہے کہ رؤیا نبوت کے موافق ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ نبوت کا باقی حصہ ہے۔ یہی اس حدیث کے معنی ہیں۔

۳) ایک اور طبقہ کا کہنا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ علم نبوت کے اجزاء کا باقی جز ہے۔ نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد باقی نہیں ہے اور اس معنی میں یہ حدیث ہے:

ذهبت النبوة و بقيت المبشرات : الرؤيا الصالحة يراها المسلم اوترى له {۴۲}

صحیح یہ ہے کہ خواب کو نبوت کا باقی ماندہ جز ماننا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد رسول ﷺ میں خوابوں کو "مبشرات" بھی کہا گیا ہے۔حضرت ابوھریرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لم يبق من النبوة الا المبشرات

نبوت میں صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا ہیں؟" آپ نے فرمایا: "الرؤیا الصالحة" اچھے خواب {۴۳}

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آخری) بیماری کے دوران چادر ہٹائی۔صفیں حضرت ابوبکر کے پیچھے کھڑی تھیں۔آپؐ نے فرمایا "اے لوگو! نبوت کی خوشخبری والی چیزوں (مبشرات النبوۃ) میں سے صرف رؤیائے صالحہ باقی رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے {۴۴}

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لن يبقى بعدى من النبوة الا المبشرات

میرے بعد نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں

صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا

الرؤيا الصالحة يراها الرجل الصالح اوترى له جزء من ستة و اربعين جزأ من النبوة {۴۵}

اچھا خواب جسے کوئی مرد صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے نبوت کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

اسی حقیقت کو آپ نے چند لفظوں میں یوں بیان فرمایا ہے:

ذهبت النبوة وبقيت المبشرات {۴۶}

نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی رہ گئیں

خواب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے جو ارشادات حدیث کی کتابوں میں مروی ہیں ان سے خواب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ آپؐ نے علم تعبیر کے رہنما اصولوں کی نشاندہی جس قدر وضاحت سے فرمائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

خواب دیکھنے والے اور معبر کے لیے سب سے اہم مرحلہ وہ ہوتا ہے جہاں رؤیا اور حلم میں خلط ملط ہو جاتا ہے بعض اوقات معبر جس چیز کو حلم یعنی خواب پریشان سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے وہ رؤیا ہوتا ہے۔ اس کی مثال خود قرآن حکیم میں موجود ہے۔ بادشاہ مصر نے جب درباریوں سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے اسے اضغاث و احلام کہہ کر تعبیر دینے سے معذوری ظاہر کی۔ بعد میں حضرت یوسف نے اس خواب کی تعبیر دی۔

رسول اللہ ﷺ نے رؤیا اور حلم کا فرق واضح فرمایا۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

الرؤيا من الله والحلم من الشيطان {۴۷}

رؤیا اللہ کی طرف سے اور حلم شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک بار ایک اعرابی نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا جاتا تھا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا"۔ رسول اللہ ﷺ نے خواب سن کر فرمایا "خواب میں شیطان کے چھیڑ چھاڑ کا ذکر لوگوں سے نہ کیا کرو {۴۸} یا جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان چھیڑ چھاڑ کرے تو وہ لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے {۴۹}۔ آپ صحابہ کرام سے اکثر فرمایا کرتے تھے "جب تم میں کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، پس وہ اس کے لیے اللہ کا شکر کرے اور اس کا تذکرہ کرے جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا {۵۰}

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا "رویائے صالحہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور حلم شیطان کی طرف سے، پس جب کوئی شیطانی خواب دیکھے تو اس سے پناہ طلب کرے اور بائیں طرف تھوکے۔ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا {۵۱}۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین بار بائیں طرف تھتکارے {۵۲}۔ اس باب میں اور بھی احادیث وارد ہیں {۵۳}

حدیث نبوی میں خواب کی تین اقسام مروی ہیں، چنانچہ آپ ؐ کا ارشاد ہے: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض خواب شیطان کے اہاویل (ڈراونے خواب) ہوتے ہیں جن سے وہ ابن آدم کو ڈراتا ہے۔ بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان کو بیداری میں کسی چیز میں مشغولیت رہتی ہے تو وہ اسے خواب میں دیکھتا ہے اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو نبوت کا ۴۶واں حصہ ہوتے ہیں {۵۴}

ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

الرؤیا ثلاث: فرؤیا حق و رؤیا یحدث بها الرجل نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکره فلیقم فلیصل {۵۵}

خواب تین ہیں۔ ایک خواب سچا ہوتا ہے۔ ایک خواب وہ ہوتا ہے جو انسان اپنے دل سے بولے، یعنی اس کے پریشان خیالات کا نتیجہ ہو اور ایک وہ جو شیطان کی طرف سے رنجیدہ کرنے والا ہو۔ جو کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔

خواب کے لیے تمام اوقات یکساں نہیں ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المومن تکذب واصدقهم رؤیا اصدقهم حدیثا و رؤیا المسلم جزء من ستة و اربعین جزءاً من النبوة و الرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحة بشری من اللہ والرؤیا من تحزین الشیطان و الرؤیا مما یحدث بها

یحدث بھا الناس {۵۶}

جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور ان میں سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہوتا ہے۔ خواب تین ہوتے ہیں۔ایک نیک خواب جو خدا کی طرف سے خوشخبری ہوتی ہے دوسرا شیطان کی طرف سے تکلیف دینے کے لیے دکھائی دیتا ہے اور تیسرا جو دلی خیالات سے پیدا ہوتا ہے پس تم میں کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے اور کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرے۔

یہ حدیث الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ حدیث کی دوسری کتابوں میں روایت کی گئی ہے {۵۷}

امام مسلم کی روایت میں جزء من خمس واربعین جزءمن النبوۃ کے الفاظ آئے ہیں {۵۸}، امام بخاری نے اسے ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

اذا اقترب الزمان لم تکذ تکذب رؤیا المومن و رؤیا المومن جزء من ستة واربعین جزءً من النبوة {۵۹}

جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

محدثین اور شارحین نے اقترب الزمان (زمانہ قریب ہوگا) کے دو معنی بیان کیے ہیں۔ ایک یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی دوسرے یہ کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ امام ابوداؤد (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء) کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ جب دن اور رات برابر ہوجاتے ہیں {۶۰}، امام خطابی سنن ابی داؤد کی شرح معالم السنن میں دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ معبرین کا کہنا ہے کہ سب سے سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو ربیع کے موسم اور دن اور رات برابر یا اعتدال پر ہونے کے دنوں میں دیکھے جاتے ہیں {۶۱}

علم تعبیر کے ماہرین کا بیان ہے کہ سال کے شروع کے خواب اور پھلوں کے نکلنے اور پکنے کے زمانے کے خواب سب سے سچے ہوتے ہیں۔ دن اور رات سال میں دو مرتبہ یعنی ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں وقت ایسے ہیں کہ ان میں یا تو پھل پھول نکل آتے ہیں یا پختہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے حدیث کی یہ تشریح اقرب الی الصواب اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ گویا حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا۔

خواب دن اور رات میں کسی بھی وقت دیکھے جاتے ہیں جب انسان سو رہا ہو۔ لیکن بعض اوقات کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

اصدق الرؤیا بالا سحار {۶۲}

سب سے سچے خواب سحر کے اوقات کے ہوتے ہیں۔

معبرین کے یہاں بھی یہ بات مسلم ہے کہ سب سے سچے خواب سحر کے خواب ہوتے ہیں کیوں کہ اس وقت انوار و برکات نازل ہوتی ہیں۔

خواب اس وقت تک بے اثر رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبرفا ذا عبرت وقعت {۶۳}

خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے۔ جب تعبیر بتائی جائے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

رؤیا المسلم جزء من ستة و اربعین جزءً من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فا ذا حدث بھا وقعت {۶۴}

مسلمان کا خواب نبوت کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جز ہے

اور جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے۔
جب تعبیر بتائی گئی تو واقع ہو جاتا ہے۔

علی رجلِ طائر کے معنی ہیں کہ خواب اپنے مقام پر قرار نہیں پکڑتا {۶۵}، یعنی جس طرح پرندہ بیٹھنے سے پہلے ہوا میں اڑتا رہتا ہے، اسی طرح خواب بھی تب تک معلق رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے۔ الفاظ کے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ امام دارمی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے {۶۶}

خواب کی تعبیر پہلے تعبیر دینے والے کی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرنا چاہیے جو خواب دیکھنے والے سے محبت رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہے:

لا تقص الرؤیا الاعلی عالم اوناصح {۶۷}
خواب صرف عالم یا ناصح (بہی خواہ) سے بیان کیا کرو

دوسری احادیث میں "لا یقصها الا علی واد اوذی رای" (اسے صرف دوست یا صاحب الرائے سے بیان کرے)" {۶۸} اور "ولا یحدث بها الا لبیباً او حبیباً" (اور صرف عقلمند یا دوست سے اس کا ذکر کرے {۶۹}) کے الفاظ مروی ہیں۔

اس سلسلہ میں سنن الدارمی میں ایک عجیب واقعہ منقول ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا شوہر تجارت کے سلسلہ میں اکثر سفر پر رہتا تھا۔ جب بھی شوہر سفر پر جاتا تو وہ خواب دیکھتی تھی۔ شوہر سفر پر نکلتا تو اس وقت اس کی عورت حمل سے ہوتی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی اور عرض کرتی کہ میرا شوہر تاجر بن کر باہر گیا ہے اور میں حمل سے ہوں۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا اور میں نے ایک بچے کو جنم دیا جو کانا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس خواب کی تعبیر بیان فرماتے "اچھا خواب ہے تمہارا شوہر صحیح وسلامت انشاء اللہ واپس آئے گا اور تم سے ایک نیک لڑکا پیدا ہوگا"۔ اس عورت نے یہ خواب دو یا تین مرتبہ دیکھا۔ ہر دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی اور آپؐ

اس کی یہی تعبیر فرماتے ۔ اس کا شوہر واپس آتا تھا اور یہ بچے کو جنم دیتی ۔ ایک روز وہ اسی طرح آئی جیسے آیا کرتی تھی ۔ رسول اللہ ﷺ موجود نہ تھے اس نے وہی خواب دیکھا تھا ۔ میں نے اس سے پوچھا "اے اللہ کی بندی! تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیوں پوچھتی ہو "؟ اس نے کہا، میں نے خواب دیکھا ہے جو میں دیکھا کرتی ۔ میں رسول ﷺ کے پاس آئی ہوں ۔ آپؐ سے اس کی تعبیر پوچھوں گی ۔ آپؐ (جب) فرماتے ہیں اچھا خواب ہے تو اس کی تعبیر بھی وہی نکلتی ہے جو آپؐ دیتے ہیں ۔ میں نے کہا "تم مجھ سے وہ خواب بیان کرو" وہ بولی "رسول ﷺ کو آنے دیجئے میں آپؐ سے بیان کروں گی جس طرح میں بیان کرتی تھی" ۔ قسم خدا کی میں نے اسے نہیں چھوڑا جب تک اس نے خواب مجھ سے بیان نہیں کیا ۔ میں نے اس عورت سے کہا "واللہ اگر تم نے سچ مچ یہی خواب دیکھا ہے تو تمہارا شوہر مر جائے گا اور تم ایک فاجر لڑکے کو جنم دو گی ۔ وہ عورت بیٹھ کر رونے لگی ۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے" ۔ آپؐ نے پوچھا "اے عائشہ! یہ عورت کیوں رو رہی ہے؟" میں نے آپ ﷺ کو واقعہ سنایا، اور جو میں نے تعبیر بتائی تھی وہ بھی عرض کی ۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عائشہ! تمہیں کیا ہوا، جب مسلمان کو خواب کی تعبیر بتایا کرو تو اسے اچھی تعبیر دیا کرو، خواب اسی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے جیسے معبر اس کی تعبیر دے، قسم بخدا اس عورت کا شوہر مر گیا اور میں نے دیکھا کہ اس نے فاجر بچے کو ہی جنم دیا" {۷۰} تعبیر ناموں میں دئے گئے واقعات سے اس کی مزید تائید ہوئی ہے ۔ ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ اسے خصی کیا گیا ۔ خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے معبر کے پاس گیا کچھ لوگوں نے تعبیر دی کہ یہ آدمی جلد مر جائے گا ۔ کچھ نے کہا کہ یہ اپنے بیٹوں سے جدا ہوگا ۔ بعض نے کہا کہ اس کا مال تلف ہوگا ۔ ایک دوسرے شخص نے تعبیر دی کہ اس کی نسل منقطع ہوگی ۔ چند ایک نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا ۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس نے عورت کو طلاق دی ۔ بال بچوں کو لے کر سفر پر نکلا اور دریا پار کرنے کیلیے کشتی پر سوار ہوا ۔ طوفان آیا اور کشتی غرق ہوگئی ۔ مچھلیوں نے پانی میں اس کے ذکر اور خصیوں کو کھایا اور مال اور بچے سب ہلاک ہوگئے ۔ خواب کی تعبیر وہی نکلی جو معبرین نے دی

تھی{۷۱}۔ چنانچہ حضرت جعفر صادقؒ کہتے ہیں کہ چار طبقوں سے خواب کی تعبیر پوچھنا جائز نہیں ہے۔ (۱) بے دین لوگوں سے (۲) عورتوں سے (۳) جاہل لوگوں سے (۴) دشمنوں سے{۷۲}

رسول اللہ ﷺ نے اس رہنما اصول کی تلقین ان الفاظ میں فرمائی ہے:

اعتبروھا باسمائھا و کنوھا بکناھاو الرؤیا لا ول عابر{۷۳}

خوابوں کی تعبیر ان کے اسماء اور کنیتوں پر قیاس کر کے دو خواب پہلے معبر کی تعبیر کے موافق پڑتی ہے۔

چنانچہ آپؐ نے اپنا ایک خواب اور اس کی تعبیر اس طرح بیان فرمائی:

رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی دار عقبۃ ابن رافع فاتینا برطب من فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب {۷۴}

میں نے رات میں خواب دیکھا گویا عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں۔ ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ رفعت ہمارے لیے ہے۔ آخرت میں عاقبت اچھی ہے اور ہمارا دین طیب ہے۔

سچے خواب کو اگر ایک طرف مبشرات کہا گیا ہے تو دوسری طرف حلم کو بیان نہ کرنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جھوٹ موٹ خواب گھڑ کر لوگوں سے بیان کرتے پھرتے ہیں۔ احادیث میں اس کی سخت ممانعت اور وعید آئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

من افری الفری ان یری عینیہ ما لم تر {۷۵}

سب سے بڑے جھوٹوں میں ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے دیکھی نہیں یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من تحلم حلما کا ذبا کلف ان یعقد بین شعیرتین و یعذّب علی ذالک {۷۶}

جس نے وہ خواب گھڑا جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے روز اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور اس پر اسے عذاب دیا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں جھوٹے خواب گھڑنے والوں کو عذاب آخرت کی وعید یوں سنائی گئی ہے:

من تحلم کاذباً کلف یو م القیامة ان یعقد بین شعرتین و لن یعقد بینھما {۷۷}

جس نے جھوٹا خواب گھڑا، اسے قیامت کے روز جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ان میں گرہ نہ لگا سکے گا۔

جو کے دو دانوں کو جوڑنے کے معنی ایک طرح کا عذاب ہے۔

خواب شیطان کی دخل اندازی سے محفوظ نہیں ہے۔ شیطان کسی بھی صورت میں آکر انسان کو دھوکا دے سکتا ہے۔ تاہم اس کلیہ میں کچھ استثنائی صورتیں بھی ہیں۔ خواب میں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرے تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث کے مطابق شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ تمام محدثین نے مختلف اسناد سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد قدرے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے:

من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی {۷۸}

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب (یعنی قیامت میں)

مجھے بیداری میں دیکھ لے گا اور شیطان میری شبیہ اختیار نہیں کر سکتا۔

خواب کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں کثرت سے جو روایات مروی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے رؤیائے صالحہ کو کتنی اہمیت دی ہے۔ انبیاء کرام اور صلحاء کے خوابوں کو خاص طور پر قابل عمل اور برحق مانا گیا ہے {۷۹}۔ نیز جس طرح کسی معاملہ پر مسلمانوں کے اتفاق کو حجت مانا گیا ہے، اسی طرح مسلمانوں کی ایک جماعت اگر کوئی خواب دیکھے تو وہ بھی ایک قسم کی دلیل ہوتی ہے۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں اور بعض نے آخری دس راتوں میں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے خواب سن کر فرمایا:

**التمسوها فی السبع الاواخر** {۸۰}

اسے آخری سات راتوں میں ڈھونڈو

ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے خواب بیان کرتے تھے کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی ساتویں تاریخ (۲۷) کو شب قدر ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب اخیر عشرہ کے متعلق ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اس لیے جس شخص کو شب قدر کی جستجو ہو وہ اخیر عشرہ میں تلاش کرے {۸۱}۔ ان دونوں روایتوں میں مسلمانوں کے خواب پر اتفاق کو برحق مانا گیا ہے۔

اذان کا واقعہ اس کی ایک مثال ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کا مسئلہ زیر غور آیا۔ بعض لوگوں نے رائے دی کہ نماز کے وقت آگ روشن کی جائے۔ بعض نے کہا کہ نماز کے وقت جھنڈا کھڑا کیا جائے۔ بعض نے رائے دی کہ سینگ بنوایا جائے اور نماز کے وقت اسے پھونکا جائے۔ ایک رائے یہ بھی تھی کہ ناقوس بجایا جائے۔ مگر ان میں سے کوئی رائے رسول اللہ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ رات کو حضرت عبداللہ بن زید الانصاری (المتوفی ۳۲ھ/ ۶۵۲ء) نے خواب دیکھا کہ ایک شخص سبز لباس میں ملبوس مسجد پر کھڑا ہو کر اذان کے کلمات پکار رہا ہے۔ صبح آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور اپنا خواب بیان کیا۔آپ نے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو اچھا خواب دکھایا ہے۔ بلال سے کہو کہ وہ آپ کے خواب کے مطابق اذان دے۔حضرت بلال نے اذان دی تو حضرت عمر فاروق آئے اور قسم کھا کر کہا کہ یہی خواب میں نے دیکھا ہے مگر عبداللہ نے بیان کیا تو مجھے بیان کرتے ہوئے شرم آئی۔ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ خواب چودہ صحابہ نے دیکھا تھا{٨٢}

صحابہ نے حضور ﷺ سے خواب میں دیکھی جانے والی مختلف چیزوں کی تعبیر بھی روایت کی ہیں۔مثلاً دودھ کی تعبیر فطرت اور سفینہ کی تعبیر نجات ہے، اونٹ کی تعبیر غم اور سبزہ کی تعبیر جنت ہے۔عورت کی تعبیر خیر و برکت ہے {٨٣}۔ نیز آپؐ نے دودھ کی تعبیر علم اور کُرتے کی تعبیر دین فرمائی ہے {٨٤}۔ایک حدیث میں آپ نے نہر کی تعبیر عمل فرمائی ہے {٨٥}

احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے ہی صحابہ کی طرف رخ کر کے فرمایا کرتے، "کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا"۔صحابہ اپنا خواب بیان کرتے تو آپ ان کی تعبیر دیتے تھے {٨٦}۔حضرت سمرہ بن جندب (المتوفی ٦٠ھ/٦٧٩ء) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو چہرہ مبارک ان کی طرف (صحابہ کی طرف) کرتے اور فرماتے

هل رای احد منکم البارحة رؤیا {٨٧}

کیا تم میں سے شب کو کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

یہی ارشاد نبوی امام ترمذی نے "هل رای احد منکم اللیلة رؤیا" (کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے) کے الفاظ سے روایت کیا ہے اور "هذا حدیث حسن صحیح" کہہ کر اس کی صحت کی توثیق کی ہے {٨٨}۔امام مالک نے اس حدیث کو حضرت ابوھریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف رخ کرتے اور فرماتے تھے" کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا"{٨٩}

صحابہ میں سے کوئی خواب دیکھتا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعبیر پوچھتا تھا۔حضرت ام فضل (المتوفاة ٣٠ھ/٦٥٠ء) کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا

کہ رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے، میں ڈر گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا "اچھا خواب ہے فاطمہؓ (۱۸ ق م۔۱۱ھ/ ۶۰۵۔۶۳۲ء) سے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے قثم کا دودھ پلاؤ گی۔ پھر حضرت حسنؓ (۳۔۵۰ھ/ ۶۲۴۔۶۷۰ء) پیدا ہوئے۔ انھیں میرے حوالے کیا گیا اور میں نے انھیں دودھ پلایا {۹۰} ایک دفعہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا، یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک چھتری ہے اور اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس کو اٹھا رہے ہیں کوئی کم اور کوئی زیادہ، اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی دیکھی اور آپ کو میں نے دیکھا کہ آپؐ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپؐ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا وہ بھی اس پر چڑھ گیا۔ پھر ایک شخص اس کو پکڑ کر چڑھ گیا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر جڑ گئی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس خواب کی تعبیر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا "اچھا دو" انھوں نے کہا وہ چھتری اسلام ہے اور اس میں وہ گھی اور شہد جو ٹپک رہا ہے وہ قرآن اور اس کی حلاوت ہے اور اس کے اٹھانے والے کم یا زیادہ ہیں۔ اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک ملی ہوئی ہے وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے۔ اس کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر چڑھائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اوپر چڑھے گا پھر ایک اور شخص اوپر چڑھے گا۔ پھر جو ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائی گی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بتائیے میں نے ٹھیک تعبیر دی یا غلط۔ حضور ﷺ نے فرمایا" کچھ ٹھیک دی ہے کچھ غلط دی ہے" انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو خدا کی قسم جو کچھ میں نے غلط بیان کیا ہے وہ مجھے بتا دیجیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا" قسم مت دو" {۹۱}

رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تعبیر دینا کچھ کم شرف کی بات نہیں ہے۔ محدثین نے حضرت ابوبکر کو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بڑا تعبیر دان کہا ہے {۹۲}۔ خود رسول ﷺ

نے اپنے خواب کی تعبیر حضرت ابوبکر سے پوچھی ہے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے اپنا خواب حضرت ابوبکر سے بیان فرمایا "اے ابوبکر میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اور آپ ایک سیڑھی پر چڑھ گئے اور ہم آپ سے ڈھائی زینہ آگے نکل گئے، حضرت ابوبکر نے کہا" حضور اچھا خواب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک باقی رکھے گا جب تک آپ خوش ہو جائیں اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ یہ بات حضرت ابوبکر نے تین مرتبہ دہرائی۔ تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے ابوبکر میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اور آپ ایک سیڑھی چڑھے اور ہم آپ سے ڈھائی زینہ آگے نکل گئے"۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی طرف بلائے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی برس زندہ رہوں گا {۹۳}

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آ کر گرے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے اپنا خواب بیان کیا وہ خاموش رہے۔ جب رسول اللہ نے وفات پائی اور آپ میرے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر نے مجھ سے کہا "یہ تمہارے ان تین چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ سب سے اچھا ہے" {۹۴} اسی حجرے میں یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دفن ہوئے۔ یوں تینوں چاند حجرے میں آ گئے اور خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔

علم تعبیر کے ماہرین نے بھی حضرت ابوبکر کی ایسی تعبیریں نقل کی ہیں جنہیں پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق بھی علم تعبیر میں مہارت رکھتے تھے۔ شہادت سے پہلے جمعہ کے روز انھوں نے تقریر میں کہا۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں۔ میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے گا اور مجھے ایک عجمی شخص قتل کرے گا {۹۵}

حضرت عثمان غنی ذی النورین علم تعبیر میں اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ شہادت کے روز انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا

"عثمان! روزہ ہمارے ساتھ کھولو" حضرت عثمان نے روزہ رکھا اور اسی دن شہید کیے گئے {۹۶}
شہادت کے روز ہی انھوں نے اپنی اہلیہ سے کہا یہ لوگ (محاصرہ کرنے والے فسادی) مجھے قتل کریں گے۔ انھوں نے کہا "امیر المومنین ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت عثمان نے کہا "میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر کو دیکھا، انھوں نے کہا کہ رات کو ہمارے پاس روزہ کھولو گے" {۹۷} چنانچہ اسی روز شہادت پائی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعبیر دانی بھی مشہور ہے۔ کتابوں میں ان کی تعبیروں کے متعدد واقعات منقول ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے صحابہ بھی علم تعبیر پر عبور رکھتے تھے۔

صحابیات میں حضرت عائشہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر اور حضرت اسماء بنت عمیس کی تعبیر دانی خاص طور پر مشہور ہے۔ حضرت عائشہ کی تعبیروں کا ذکر مورخین نے کیا ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر نے تعبیر الرؤیا کا فن اپنے باپ سے سیکھا تھا۔ ان سے حضرت سعید بن مسیّب نے اور ان سے محمد ابن سیرین نے اس علم کی تعلیم پائی تھی {۹۸}۔ حضرت اسماء بنت عمیس کا شمار علم تعبیر کی ماہر صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان کی تعبیر دانی کا یہ حال تھا کہ حضرت عمران سے خوابوں کی تعبیر پوچھا کرتے تھے، شہادت سے پہلے انھوں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لال رنگ کے ایک مرغے نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں۔ انھوں نے تعبیر دی کہ عجمیوں میں سے ایک شخص آپ کو قتل کرے گا {۹۹}

نکتہ یہ ہے کہ علم تعبیر کی ان ماہر صحابیات کا تعلق حضرت ابو بکر کے خانوادہ سے تھا، حضرت عائشہ اور حضرت اسماء ان کی بیٹیاں تھیں اور حضرت اسماء بنت عمیس حضرت ابو بکر کے نکاح میں تھیں۔

صحابہ کرام میں خواب کا کیا مقام تھا، اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو کبار محدثین نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ قرآن وسنت کے ماہرین نے انھیں بطور حجت پیش کیا ہے۔ تصوف کے مشہور ناقد امام ابن تیمیہؒ (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء) کے شاگرد خاص علامہ ابن قیم (۶۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء) نے خود ان میں سے بعض

واقعات کونقل کیا ہے۔ اپنی کتاب "الروح" میں لکھتے ہیں:

حماد بن سلمہ ثابت سے اور وہ شہر بن حوشب سے بطریق صحیح روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہؓ (المتوفی ۲۵ھ/ ۶۴۶ء) اورعوف بن مالکؓ (المتوفی ۷۳ھ/ ۶۹۲ء) کے درمیان مواخات تھی۔ حضرت صعب نے حضرت عوف سے کہا "بھائی ہم میں سے جو بھی پہلے وفات پائے گا وہ خواب میں آکر اپنے بھائی سے ملاقات کرے گا۔ حضرت عوف نے بھی حامی بھر لی۔ پہلے حضرت صعب نے انتقال کیا، حضرت عوف نے انھیں خواب میں دیکھا۔ پوچھا بھائی آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا، انھوں نے جواب دیا "مصائب یعنی تکلیفوں کے بعد ہمیں بخش دیا گیا" حضرت عوف نے ان کی گردن میں ایک سیاہ دھبہ دیکھا، پوچھا بھائی! یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا "یہ دس دینار ہیں جو میں نے فلاں یہودی سے قرض لیے تھے۔ وہ میرے سینگ میں ہیں، اسے وہ دینار واپس کردو۔ میرے بھائی میری موت کے بعد گھر میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں، مجھے ان سب کی خبر مل جاتی ہے، یہاں تک کہ کچھ روز پہلے ہماری بلی کے مرنے کی خبر بھی مل گئی۔ بھائی مجھے یہ بھی علم ہے کہ میری بیٹی چھ روز تک مرجائے گی۔ تم لوگ اس کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا"۔ حضرت عوف کا بیان ہے کہ جب صبح ہوگئی تو میں نے کہا کہ اس خواب میں تو رہنمائی ہے۔ میں ان کے گھر والوں کے پاس گیا، انھوں نے خوش آمدید کہا اور کہا عوف! کیا تم لوگ اپنے بھائیوں کے پسماندگان کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہو۔ صعب کی وفات کے بعد آپ ہمارے قریب بھی نہیں آئے۔ میں نے سینگ کی طرف دیکھا اور اسے اتارا، اس میں جو چیزیں تھیں انھیں نکالا، میں نے ایک تھیلی پائی جس میں دس دینار تھے۔ میں نے یہودی کو بلوایا اور پوچھا" کہا تمہارا صعب پر کچھ قرضہ ہے"؟ اس نے کہا "خدا صعب پر رحم کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے اچھے صحابہ میں سے تھے، میں نے وہ قرضہ معاف کیا، میں نے کہا تم مجھے بتاؤ، اس نے کہا "ہاں میں نے اسے دس دینار دئے تھے، میں نے وہ دس دینار اس کے سامنے پیش کیے تو اس نے کہا "قسم خدا کی! یہ تو وہی دینار ہیں"، میں نے کہا۔ خواب کی ایک چیز تو سچ نکلی۔ میں نے پوچھا،

صعبؓ کی موت کے بعد گھر میں کوئی واقعہ رونما تو نہیں ہوا؟ انھوں نے کہا"ہاں ہمارے یہاں بھی واقعات رونما ہوئے جس طرح ہوا کرتے ہیں، میں نے کہا وہ واقعات مجھ سے بیان کرو، انھوں نے کہا"ہاں ہماری بلی کئی روز پہلے مرگئی"، میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں، میں نے پوچھا میری بھتیجی کہاں ہے؟ انھوں نے کہا کھیل رہی ہے، بچی میرے پاس لائی گئی، میں نے اسے چھوا تو اسے بخار تھا، میں نے انھیں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت کی، چھ روز کے اندر بچی مرگئی {۱۰۰}

علامہ ابن قیم اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

یہ حضرت عوف کی فقہ تھی جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے کہ انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ کی وصیت نافذ کی اور ان کے قول کی صحت قرائن سے معلوم کی جن کی انھوں نے خبر دی تھی، ان میں یہ قرائن بھی تھے کہ دینار دس ہیں اور وہ سینگ میں ہیں۔ پھر انھوں نے یہودی سے پوچھا تو اس کی بات خواب کے موافق نکلی۔ تب حضرت عوف کو معاملہ کی صحت کا یقین ہوا اور انھوں نے یہودی کو دینار دے دیے، یہ فقہ ہے اور ان لوگوں کا حصہ ہے جو بے حد ذہین اور بڑے عالم ہوتے ہیں، وہ تو صحابی تھے، شاید متاخرین میں سے اکثر لوگ اس کا انکار کریں اور کہیں کہ حضرت عوفؓ کے لیے کب جائز تھا کہ وہ حضرت صعب کے ترکہ سے دینار جو ان یتیموں اور وارثوں کا حق تھے، ایک خواب کی بنا پر یہودی کو دے دیں، اس فقہ کی نظیر جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو بخشا ہے۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس (الشہید ۱۱ھ) کے قصہ میں ملتی ہے، جسے ابو عمرو بن عبدالبر (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۸۔۱۰۷۱ء) وغیرہ نے بیان کیا ہے {۱۰۱}

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصاری صحابی رسول اللہ وسلم کے خطیب تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا"ثابت کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری زندگی قابل تعریف ہو، شہید کی موت مرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ" حضرت ثابت بن قیس بن شماس حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ کرتے

ہوئے شہید ہوئے {۱۰۲}۔حضرت ثابت بن قیس کی صاحبزادی کا بیان ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی

یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ۔

(الحجرات:۲)

اے ایمان والو! نبی کی آواز پر اپنی آواز بلند مت کرو۔

تو والد صاحب گھر میں بیٹھ گئے اور دروازہ بند کیا، رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ والد صاحب نے کہا میں ایسا آدمی ہوں جس کی آواز اونچی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ میرا عمل حبط نہ ہوا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم اچھی زندگی جیو گے اور اچھی موت مرو گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ (لقمان:۱۸)

اللہ تعالیٰ ہر مغرور اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

والد صاحب نے گھر کا دروازہ بند کیا اور رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں نہ پایا تو بلاوا بھیجا، انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہوں اور قوم کی سرداری بھی پسند ہے"، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم ان میں سے نہیں ہو تم قابل تعریف زندگی گزارو گے، شہید کی موت مرو گے اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے" جب یمامہ کی جنگ ہوئی تو وہ حضرت خالد بن ولید (المتوفی ۲۱ھ/ ۶۴۱ء) کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرنے نکلے۔ جب فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس اور حضرت سالم مولی ابی حذیفہ (الشہید ۱۱ھ/ ۶۳۲ء) نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دشمنوں سے اس طرح نہیں لڑتے تھے۔ دونوں نے گڑھے کھودے اور ان میں جم کر لڑے آخر دونوں شہید ہو گئے، اس روز حضرت ثابت ایک عمدہ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ ایک مسلمان کا گزر ان کی نعش پر سے ہوا تو اس نے ان کی زرہ

اتارلی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کو خواب میں دیکھا، حضرت ثابت نے اس سے کہا "میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں، خواب سمجھ کر اسے ضائع نہ کرنا کل جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان نے میری زرہ اتارلی۔ اس کی قیام گاہ لشکر کے آخری کنارہ پر ہے، اس کے خیمے کے پاس لمبی رسی میں بندھا ایک گھوڑا ہے جو اچھلتا کودتا ہے، اس شخص نے زرہ کے اوپر ہانڈی الٹ کر رکھ دی ہے اور ہانڈی کے اوپر کجاوہ ہے۔ تم خالدؓ کے پاس جا کر اس سے کہو کہ آدمی بھیج کر منگالیں اور جب تم مدینہ خلیفہ رسول یعنی حضرت ابوبکر صدیق کے پاس پہنچو گے تو ان سے کہنا کہ مجھ پر اتنا اتنا قرضہ ہے اور میرے غلاموں میں سے فلاں فلاں آزاد ہیں" خواب دیکھنے والا شخص حضرت خالد کے پاس آیا اور ان سے خواب بیان کیا۔ انھوں نے آدمی بھیج کر زرہ منگالی۔ (مدینہ پہنچ کر) وہ شخص حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب انھیں سنایا۔ انھوں نے وصیت کے نفاذ کا حکم دیا {۱۰۳}

علامہ ابن قیم کہتے ہیں کہ حضرت خالدؓ، حضرت ابوبکر صدیق اور صحابہ نے اس خواب پر عمل کرنے، وصیت نافذ کرنے اور اس شخص سے زرہ لینے پر جس کے پاس وہ تھی، اتفاق کیا اور یہ خاص فقہ ہے {۱۰۴}

حضرت ثابت بن قیس بن شماس کا یہ واقعہ ان کبار محدثین نے نقل کیا ہے جن کی ساری زندگیاں حدیث کی صحت و سقم کی تحقیق اور رواۃ کی جرح و تعدیل میں گزری ہیں، محدث ابو عمرو بن عبدالبر کے علاوہ اسے عظیم محدث طبرانی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۰ء) نے حضرت مالک بن انس اور عطاء خراسانی عن بنت ثابت بن قیس بن شماس کی سندوں سے روایت کیا ہے {۱۰۵}۔ ابوعمرو بن عبدالبر نے اسے ان دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے {۱۰۶}۔ امام ابن حجر عسقلانی نے اسے حضرت انس بن مالک کی روایت سے نقل کیا ہے اور دوسرے طریقہ کا بھی ذکر کیا ہے {۱۰۷}۔ مجمع الزوائد کے مصنف کا بیان ہے کہ حدیث صحیح ہے اور کبار ائمہ حدیث نے اس کی روایت کی ہے۔ حدیث کے رجال بھی ثقہ ہیں {۱۰۸}

خود امام ابن قیم کا بطور حجت اسے پیش کرنا ہی اس کی صحت کی دلیل ہے۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے خواب میں وصیت کی اور حضرت ابوبکر نے ان کی وصیت کو نافذ کر دیا۔

محدثین نے لکھا ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم کو کسی دوسرے شخص کا علم نہیں ہے جس کی مرنے کے بعد کی گئی وصیت نافذ کی گئی ہو {۱۰۹}

☆☆☆

## حواشی — خواب کا اسلامی تصور

{۱} سورہ الصّٰفّٰت: ۱۰۲۔۱۰۶

{۲} سورہ یوسف: ۴

{۳} سورہ یوسف: ۳۶

{۴} سورہ یوسف: ۴۱

{۵} سورہ یوسف: ۴۵۔۴۸

{۶} سورہ الفتح: ۲۷

{۷} سورہ یونس: ۶۲۔۶۴

{۸} امام ابوعیسیٰ محمد بن سورہ الترمذی۔ سنن الترمذی، کتاب الرؤیا باب ۳۔ قولہ لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا مصر، الطبعۃ الاولی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء حدیث ۲۲۷۳، ۴: ۵۳۴، رقم حدیث: ۲۲۷۳

{۹} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا، باب ۳ قولہ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ، حدیث: ۲۲۷۵، ۴: ۵۳۴۔۵۳۵

{۱۰} امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی۔ سنن الدارمی، تحقیق فواز احمد زمرلی/خالد السبع العلمی، دار الریان للتراث القاہرہ/دار الکتاب العربی بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، کتاب الرؤیا، باب ۱ قولہ "لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ" حدیث: ۲۱۳۶، ۲: ۱۶۵

{۱۱} امام ابن ماجہ۔ سنن ابن ماجہ۔ تحقیق محمد فواد عبدالباقی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۱۔ الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم، حدیث ۳۸۹۸، ۲: ۱۲۸۳

{۱۲} الامام احمد بن حنبل۔ المسند، دار صادر بیروت ۵: ۳۱۵، ۶: ۴۴۷، ۴۵۲

{۱۳} امام حاکم نیشاپوری۔ المستدرک، دائرہ المعارف النظامیہ حیدر آباد، الطبعۃ الاولی ۱۳۳۴ھ تا

۱۳۴۲ھ، کتاب تعبیر الرؤیا، ۴: ۳۹۱

{۱۴} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا، باب ۳ قوله لهم البشریٰ فی الحیوٰة الدنیا و فی الآخرة، حدیث ۲۲۷۳، ۲۲۷۵: ۴: ۵۳۴۔ ۵۳۵

{۱۵} المستدرک، کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۱

{۱۶} امام مالک۔ الموطاء۔ تعلیق محمد فواد عبدالباقی، مصر ۱۳۷۰ھ ۱۹۵۱ء۔ کتاب الرؤیا۔ باب ۱، ماجاء فی الرؤیا حدیث: ۵؛ ۲: ۹۵۸

{۱۷} جامع البیان، تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۷۷۳۶؛ ۱۵: "۱۳۵ اسنادہ حسن"
محمد ناصر الدین الالبانی۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة، عمان اردن، الطبعة الثانیہ ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء
حدیث: ۱۷۸۶ ؛ ۴: ۳۹۱۔ ۳۹۲

{۱۸} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۷۷۲۸ ؛ ۱۵: ۱۳۱ "اسناد ھذا الخبر اسناد صالح"

{۱۹} جامع البیان، تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۷۷۲۶ ؛ ۱۵: ۱۳۰

{۲۰} جامع البیان ۱۱: ۹۳۔ ۹۶، جامع البیان، تحقیق محمود محمد شاکر ۱۵: ۱۲۴۔ ۱۴۱، حدیث ۱۷۷۱۷ تا ۱۷۷۵۷

{۲۱} امام ابن اثیر۔ جامع الاصول، تحقیق عبدالقادر ارناؤوط الطبعة الاولیٰ ۱۳۸۹ھ ۱۹۶۹ء ۲: ۱۹۰۔ ۱۹۱
سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲، جامع البیان، تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث ۱۷۷۲۶، ۱۵: ۱۳۰

{۲۲} سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲

{۲۳} امام اسماعیل بن کثیر الدمشقی۔ تفسیر القرآن العظیم، دارالفکر العربی ۲: ۴۲۴

{۲۴} معانی القرآن ۳: ۴۷۱

{۲۵} جامع لبیان ۱۱: ۹۵۔ ۹۶

{۲۶} تفسیر القرآن العظیم ۲: ۴۲۳۔ ۴۲۴

{۲۷} امام بخاری۔ صحیح البخاری بشرح الکرمانی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان، طبعة ثانیہ ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء ۔ ۲۴: "۹۴ کتاب التعبیر"
امام مسلم۔ صحیح مسلم، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء الکتب العربیہ، الطبعة الاولیٰ ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء ۔ ۴: ۱۷۷۱ "کتاب الرؤیا"
امام ابوداؤد۔ سنن ابی داؤد، تعلیق عزت عبید الدعاس، عادل السید، دارالحدیث حمص سوریہ، الطبعة الاولیٰ ۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء ۵: ۲۸۰ "باب ماجاء فی الرؤیا" سنن الترمذی ۴: ۵۳۲ "کتاب الرؤیا" سنن الدارمی ۲: ۱۶۵ "کتاب الرؤیا" الموطاء ۲: ۹۵۶ "کتاب الرؤیا" سنن ابن ماجہ ۲ : ۱۲۸۲

"کتاب تعبیر الرؤیا" المستدرک ۴:۳۹۰ "کتاب تعبیر الرؤیا"

{۲۸} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اول مابدی به رسول الله من الوحی، حدیث: ۶۵۶۴ ۲۴: ۹۴۔۹۷

{۲۹} صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر ، باب کشف المراۃ فی المنام و باب ثیاب الحریر فی المنام، حدیث: ۶۵۹۲، ۶۵۹۳، ۲۴: ۱۱۶۔۱۱۷

{۳۰} صحیح مسلم۔ کتاب ۴۲، الرؤیا، حدیث: ۲۰ (۲۲۷۲)، ۴: ۱۷۷۹۔۱۷۸۰

سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۱۰ تعبیر الرؤیا، حدیث: ۳۹۲۱، ۲: ۱۲۹۲

{۳۱} صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر ، باب المراۃ السوداء و باب المراۃ الثائرۃ الراس ، حدیث: ۶۶۱۵، ۶۶۱۶۔ ۲۴: ۱۳۲۔۱۳۳

{۳۲} صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب وفد بنی حنیفہ، حدیث: ۴۰۷۴، ۱۶: ۱۹۳

سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۱۰۔ تعبیر الرؤیا۔ حدیث: ۳۹۲۱، ۲: ۱۲۹۲

{۳۳} صحیح البخاری۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب النفخ فی المنام، حدیث: ۶۶۱۳، ۲۴: ۱۳۱۔۱۳۲

{۳۴} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر ، باب اللبن، حدیث: ۶۵۸۷، ۲۴: ۱۱۳۔۱۱۴

{۳۵} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر ، باب الرؤیا بالنہار، حدیث: ۶۵۸۳، ۲۴: ۱۱۰۔۱۱۱

{۳۶} فتح الباری۔ کتاب التعبیر باب رؤیا الصالحین، ۲۶: ۲۰۸۔۲۰۹

{۳۷} صحیح مسلم بشرح الامام النووی۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، کتاب الرؤیا ۱۵: ۲۰۔۲۱

{۳۸} صحیح مسلم بشرح الامام النووی، کتاب الرؤیا، ۱۵: ۲۱

{۳۹} صحیح مسلم بشرح الامام النووی، کتاب الرؤیا، ۱۵: ۲۱

{۴۰} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر ، باب رؤیا الصالحین، حدیث: ۶۵۶۵، ۲۴: ۹۷

سنن ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۱، الرؤیا الصالحۃ، حدیث: ۳۸۹۳، ۲: ۱۲۸۲

الموطاء کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی الرؤیا، باب ما جاء فی الرؤیا ۲: ۹۵۶

{۴۱} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحۃ، حدیث: ۶۵۷۰، ۲۴

صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا حدیث (۷) ۲۲۶۴، ۴: ۱۷۷۴

سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا، باب ۱، حدیث: ۲۲۷۱، ۴: ۵۳۲

سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ا الرؤیا الصالحۃ، حدیث: ۳۸۹۴، ۲: ۱۲۸۲

{۴۲} امام خطابی ۔ معالم السنن (شرح سنن ابی داؤد) مع سنن ابی داؤد ۔ کتاب الادب ۔ باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا حدیث: ۵۰۱۷، ۵: ۲۸۱ (۵: ۲۸۱)

{۴۳} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب المبشرات، حدیث: ۶۵۷۲، ۲۴: ۱۰۱

{۴۴} سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرؤیا، باب ا الرؤیا الصالحۃ، حدیث:۳۸۹۹، ۲:۱۲۸۳

{۴۵} الموطاء۔کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۳، ۲:۹۵۷

{۴۶} سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرؤیا، باب ا الرؤیا الصالحۃ، حدیث:۳۸۹۶، ۲:۱۲۸۳

سنن الدارمی۔کتاب الرؤیا، باب ۳ ذھبت النبوۃ وبقیت المبشر ات، حدیث:۲۱۳۸، ۲:۱۶۶

المسند ۶:۳۸۱۔علامہ ناصر الدین الالبانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

حضرت ابوھریرہ نے ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

لیس یبقی بعد من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ دیکھیے:الموطاء۔کتاب الرؤیا ۲:۹۵۷

{۴۷} صحیح البخاری۔کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللہ، حدیث:۶۵۶۶، ۲۴:۹۸

{۴۸} صحیح مسلم۔کتاب الرؤیا باب ۲ لما یخبر یتلعب الشیطان، حدیث:۱۵(۲۲۶۸)، ۴:۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷

{۴۹} سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرؤیا باب ۵ من لعب بہ الشیطان فی منامہ، حدیث: ۳۹۱۲، ۳۹۱۳۔ ۲:۱۲۸۷

{۵۰} صحیح البخاری۔کتاب التعبیر، باب اذا رای ما یکرہ، حدیث:۶۶۲۲، ۲۴:۱۳۶

{۵۱} صحیح البخاری۔کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ و اربعین جزأ من النبوۃ، حدیث:۶۵۶۸۔ ۲۴:۹۹

{۵۲} سنن الترمذی۔کتاب الرؤیا باب ۵ اذا رای فی المنام ما یکرہ مایصنع، حدیث:۲۲۷۷، ۴:۵۳۵۔ ۵۳۶

{۵۳} صحیح مسلم۔کتاب الرؤیا، حدیث(ا)۲۲۶۱ تا ۲۲۶۳: ۴:۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲

سنن الدارمی۔کتاب الرؤیا باب ۵ فیمن یری رؤیا یکرھھا، حدیث:۲۱۴۱، ۲۱۴۲: ۲:۱۶۷

الموطاء۔کتاب الرؤیا۔باب ماجاء فی الرؤیا حدیث:۴، ۲:۹۵۷

{۵۴} سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۳ الرؤیا ثلاث، حدیث:۳۹۰۷: ۲:۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶

{۵۵} سنن الترمذی۔کتاب الرؤیا باب ۷ فی تاویل الرؤیا، حدیث:۲۲۸۰، ۴:۵۳۷

{۵۶} سنن الترمذی۔کتاب الرؤیا باب ا ان رؤیا المومن جزء۔۔۔۔حدیث:۲۲۷۰، ۴:۵۳۲

{۵۷} سنن ابی داؤد۔کتاب الادب، باب ۹۶، ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۵۰۱۹، ۵:۲۸۲

سنن ابن ماجہ۔کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۹ اصدق الناس رویا اصدقہم حدیثا، حدیث:۳۹۱۷۔ ۲:۱۲۸۹

سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۲ الرؤیا ثلاث و باب ۷ اصدق الناس، حدیث ۲۱۴۳، ۲۱۴۴: ۲:۱۶۸

{۵۸} صحیح مسلم۔کتاب الرؤیا، حدیث:(۶) ۲۲۶۳، ۴:۱۷۷۳

{۵۹} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر ، باب القید فی المنام حدیث:۷۰۱۷ ؛ ۲۴:۱۱۹۔۱۲۱

{۶۰} سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا۔ حدیث:۵۰۱۹؛ ۵:۲۸۲۔ ۲۸۳

{۶۱} معالم السنن مع سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۵۰۱۹؛ ۵:۲۸۲۔ ۲۸۳

{۶۲} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۳ قولہ (لھم البشری....) حدیث: ۲۲۷۴؛ ۴:۵۳۴

{۶۳} سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، باب ۹۶ ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۵۰۲۰؛ ۵:۲۸۳۔ ۲۸۴

سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ۶ الرؤیا اذا عبرت وقعت، حدیث:۳۹۱۴؛ ۲:۱۲۸۸

{۶۴} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۲۲۷۹؛ ۴:۵۳۶

{۶۵} معالم السنن مع سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث:۵۰۲۰، ۵:۲۸۳۔ ۲۸۴

معنا ہ انھا لا تستقر قرا ر ھا ما لم تعبر

{۶۶} سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۱ الرؤیا لا تقع ما لم تعبر حدیث:۲۱۴۸، ۲:۱۶۹۔۱۷۰

"الرؤیا ھی علی ر جل طا ئر ما لم یحدث بھا وقعت"

{۶۷} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا، باب ۷ فی تاویل الرؤیا، حدیث:۲۲۸۰، ۴:۵۳۷

{۶۸} سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا۔ باب ۶ الرؤیا اذا عبرت ۔۔۔۔ حدیث:۳۹۱۴، ۲:۱۲۸۸

{۶۹} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۶ ماجاء فی التعبیر الرؤیا، حدیث:۲۲۷۸؛ ۴:۵۳۶

{۷۰} سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا، باب ۱۳ فی القمص و البئر واللبن۔۔۔۔ حدیث:۲۱۶۳؛ ۲:۱۷۴۔ ۱۷۵۔مشہور ماہر حدیث امام ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہہ کر فتح الباری میں نقل کیا ہے: فتح الباری۔ کتاب التعبیر باب من لم یر الرؤیا لاول عابر۔۔۔۲۶:۲۸۹

{۷۱} کامل التعبیر ص ۱۷۔ایک اور حکایت میں آیا ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ دریا کا سارا پانی پی گئی ہے، اس نے اپنی کنیز کو خواب کی تعبیر پوچھنے اپنے مرشد کے پاس بھیجا اور اسے تاکید کی کہ راہ میں کسی سے خواب مت بتانا۔ کنیز کو راہ میں آشنا مل گیا اور اصرار کر کے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں بھاگی جارہی ہے۔ کنیز نے کہا کہ مالکہ نے خواب دیکھا ہے۔ آشنا نے پوچھا آخر کیا خواب دیکھا ہے؟ مجھے بھی بتاؤ۔ کنیز نے پہلے تو انکار کیا مگر جب اس نے تنگ کیا تو کہا کہ مالکہ نے خواب دیکھا ہے کہ وہ دریا کا ساری پانی پی گئی ہے۔ خواب سن کر اس شخص نے کہا کہ سارے پانی سے اس کا پیٹ پھٹا ہوگا۔ کنیز مرشد کے پاس پہنچی تو اس نے کہا کہ اب کیا تعبیر پوچھتی ہو؟ تعبیر تو تو نے راستے میں ہی پوچھی۔ کنیز واپس آئی تو دیکھا کہ مالکہ کا پیٹ پھٹ چکا تھا اور وہ مرگئی تھی۔

{۷۲} کامل التعبیر ص ۱۷

{۷۳} سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ۷ علام تعبر بہ الرؤیا، حدیث:۳۹۱۵، ۲:۱۲۸۸

{۷۴} صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا باب ۴ رؤیا النبی، حدیث ۱۸ (۲۲۷۰)؛ ۴:۱۷۷۹

سنن ابی داؤد۔ باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث: ۵۰۲۵: ۵: ۲۸۶

{۷۵} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمه ۔حدیث: ۶۶۲۰: ۲۴: ۱۳۵

{۷۶} سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۸ من تحلم حلماً کا ذباً، حدیث: ۳۹۱۶: ۲: ۱۲۸۹

{۷۷} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۸ فی الذی یکذب فی حلمه؛ حدیث: ۲۲۸۳: ۴: ۵۳۸

{۷۸} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب من رآی النبی، حدیث: ۶۵۷۵: ۲۴: ۱۰۶

{۷۹} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب رؤیا یوسف علیہ السلام، ۲۴: ۱۰۱۔ ۱۰۲ رؤیا ابراہیم علیہ السلام ۲۴: ۱۰۲۔ ۱۰۳، دونوں ابواب میں امام بخاری نے قرآن کی آیات دی ہیں، اس لیے حدیث نمبر نہیں دیا گیا ہے۔

{۸۰} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب التواطؤ علی الرویاء، حدیث: ۶۵۷۳: ۲۴: ۱۰۳

{۸۱} صحیح البخاری۔ کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل فصلی، حدیث: ۱۰۹۳: ۶: ۲۰۷۔ ۲۰۸

{۸۲} ابن سعد۔ الطبقات الکبریٰ، دارصادر بیروت ۱: ۲۴۷۔ نیز دیکھئے کتب حدیث میں متعلقہ باب

{۸۳} سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۳ فی القمص و البئر و اللبن، حدیث: ۲۱۵۵: ۲: ۱۷۱۔ ۱۷۲

{۸۴} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب اذا جری اللبن و باب القمیص فی المنام، حدیث ۶۵۸۸، ۶۵۸۹: ۲۴: ۱۱۴۔ ۱۱۵

{۸۵} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر، باب رؤیا النساء، حدیث: ۶۵۸۵: ۲۴: ۱۱۲۔ ۱۱۳

{۸۶} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، حدیث: ۶۶۲۴: ۲۴: ۱۳۹

{۸۷} صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا، باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۲۳ (۲۲۷۵): ۴: ۱۷۸۱

{۸۸} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۰ ماجاء فی الرؤیا النبی، حدیث: ۲۲۹۴: ۴: ۵۴۳

{۸۹} الموطاء۔ کتاب الرؤیا باب ماجاء فی الرؤیا، حدیث: ۲: ۲: ۹۵۶۔ ۹۵۷

{۹۰} المسند۔ ۶: ۳۳۹، ۳۴۰، ۴۲۲، فتکفلینه بلبن انبک قثم سنن ابن ماجہ میں آیا ہے کہ حسین یا حسن پیدا ہوئے۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ۱۰ تعبیر الرؤیا: حدیث: ۳۹۲۳: ۲: ۱۲۹۳

{۹۱} صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب من لم یر الرؤیا لاول عابر اذا لم یصب، حدیث: ۶۶۳۴: ۲۴: ۱۳۷۔ ۱۳۸

صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا باب ۳ فی تاویل الرؤیا، حدیث: ۱۷ (۲۲۶۹): ۴: ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸

سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۰ ماجاء فی الرؤیا النبی، حدیث: ۲۲۹۳: ۴: ۵۴۲۔ ۵۴۳

سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب ۱۰ تعبیر الرؤیا، حدیث: ۳۹۱۸: ۲: ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰

سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۱۳ فی القمص۔۔۔۔ حدیث: ۲۱۵۶: ۲: ۱۷۲

{۹۲} وکان اعبر الناس للرؤیا بعد رسول اللہ (اور وہ رسول اللہ کے بعد خوابوں کے سب سے بڑے

تعبیر دان تھے)۔ دیکھیے: سنن الدارمی۔کتاب الرؤیا باب ۱۳ فی القمص واللبن۔۔۔۔حدیث ۲۱۵۶: ۲: ۱۷۲۔ ابن سعد کہتے ہیں "کان اعبر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر" نبیؐ کے بعد امت کے سب سے بڑے تعبیر دان ابو بکر تھے۔ ابن سعد۔ الطبقات الکبریٰ، دار صادر بیروت ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء ۳: ۱۷۷، نیز دیکھیے: علامہ شیخ عبدالحی الکتانی۔ نظام الحکومۃ النبویہ، دار الکتاب العربی بیروت لبنان ۱: ۵۹۔۶۰

{۹۳} الطبقات الکبریٰ ۳: ۱۷۷

{۹۴} المستدرک۔کتاب: تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۵ "ھذا احد اقما رک وھو خیر ھا" حاکم نیشاپوری نے اسے صحیح الاسناد حدیث کہا ہے۔امام ذھبی کے نزدیک بھی یہ صحیح ہے دیکھیے امام ذھبی۔ تلخیص المستدرک مع المستدرک ۴: ۳۹۵

{۹۵} الطبقات الکبریٰ ۳: ۳۳۵

{۹۶} الطبقات الکبریٰ ۳: ۷۵

{۹۷} الطبقات الکبریٰ ۳: ۷۵

{۹۸} نظام الحکومۃ النبویہ ۱: ۵۹۔۶۰

{۹۹} ابن حجر عسقلانی۔الاصابہ فی تمئیز الصحابہ، تحقیق علی محمد البجاوی، دار نہضۃ مصر قاھرہ ۷: ۴۹۰

{۱۰۰} الامام ابن قیم الجوزیہ۔الروح، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء ص ۱۴
اس واقعہ کا اجمالی تذکرہ ابن حجر عسقلانی نے بھی کیا ہے: دیکھیے، الاصابہ ۳: ۴۲۷

{۱۰۱} الروح ص ۱۵

{۱۰۲} ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد عبدالبر۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحقیق علی محمد البجاوی، قاھرہ مصر، ۱: ۲۰۰، الروح ص ۱۵

{۱۰۳} الروح ص ۱۵

{۱۰۴} الروح ص ۱۵

{۱۰۵} حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی۔المعجم الکبیر، تحقیق حمدی عبدالمجید السلفی، الطبعۃ الثانیہ، حدیث ۱۳۰۷، ۱۳۲۰: ۲: ۶۵، ۷۰۔۷۱

{۱۰۶} الاستیعاب ۱: ۲۰۰۔۲۰۳

{۱۰۷} الاصابہ ۱: ۳۹۵۔۳۹۶ بغوی نے یہ واقعہ عطاء خراسانی عن بنت ثابت بن قیس بن شماس روایت کیا ہے

{۱۰۸} حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مکتبۃ القدسی قاھرہ ۹: ۳۲۲۔۳۲۳

{۱۰۹} الاستیعاب ۱: ۲۰۱، ۲۰۳، المعجم الکبیر ۲: ۷۱، الروح ص ۱۵

☆☆☆

# خواب: علمائے اسلام کی نگاہوں میں

علمائے اسلام میں مفسرین، محدثین اور صوفیہ نے خواب کو موضوع بحث بنایا ہے۔ حکیم ترمذی (المتوفی ۳۲۰ھ/ ۹۳۲ء) خواب کے بارے میں مختلف احادیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خواب کی اصل حق ہے جو حق کی طرف سے ہوتا ہے اور جس سے غیب کی خبروں سے آگاہی ملتی ہے۔ خواب کا موکل فرشتہ امثال کے ذریعے بندہ کو یا تو بشارت دیتا ہے یا اسے کسی چیز سے ڈراتا ہے یا کسی چیز کی خبر دیتا ہے {۱}۔ حکیم ترمذی نے ان تینوں خوابوں کی مثالیں دی ہیں۔ حکیم موصوف کا خیال ہے کہ خواب غیب کے اخبار ملکوت میں سے ہوتا ہے اور نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے {۲}۔ ان کے مطابق قرآن کی آیت... ''کسی بشر سے خدا کلام نہیں کرتا مگر وحی اور پردے کی اوٹ'' سے، کی تفسیر میں بعض اہل تفسیر کا کہنا ہے کہ اس سے مراد نیند ہے۔ اللہ نے حضرت یوسف کو خوابوں کی تعبیر سکھائی اور اسے حدیث کا نام دیا۔ محدث تین ہوتے ہیں۔

۱۔ محدث بالوحی:۔ یہ وہ محدث ہے جس کے دل میں فرشتہ بجلی کی طرح کوندتا ہے۔

۲۔ محدث فی المنام:۔ یہ وہ محدث ہے جس کی روح کے ساتھ اس وقت کلام کیا جاتا ہے جب نیند کے دوراں روح جسم سے باہر نکلتی ہے۔

۳۔ محدث فی الیقظۃ:۔ وہ محدث ہے جس کے دل پر کوئی چیز ڈال دی جاتی ہے اور سکنیت نازل ہوتی ہے۔

حکیم ترمذی نے ان تینوں پر بحث کی ہے {۳}۔حکیم موصوف نے اپنی ایک اور کتاب ''ختم الاولیاء''میں محدث ،سکنیۃ اور بشری کو زیر بحث لایا ہے۔ انھوں نے بشریٰ کی شرح میں حضرت ابوالدرداء سے مروی رویاء صالحہ والی حدیث نقل کرنے کے علاوہ رسول اللہ سے یہ حدیث روایت کی ہے:

ان رؤیا المومن کلام یکلمه الرب تعالیٰ لعبده فی منامه

مومن کا خواب کلام ہے جو اللہ تعالیٰ خواب میں اپنے بندے سے کرتا ہے۔

حکیم ترمذی نے ختم الاولیاء میں حدیث کے راوی کا نام نہیں لیا ہے {۴}مگر نوادرالاصول میں انھوں نے رویا المومن کلام یکلم به العبد ربه فی المنام مومن کا خواب کلام ہے جو بندہ خواب میں اپنے رب سے کرتا ہے کے الفاظ میں اسے بطور حدیث حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے {۵}۔امام ابن قیم نے اسے حضرت عبادہ بن الصامت کے اثر کے طور پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

رؤیا المومن کلام یکلم به الرب عبده فی المنام {۶}

مومن کا خواب کلام ہے اس سے رب اپنے بندے سے خواب میں کلام کرتا ہے۔

حکیم ترمذی کا بیان ہے کہ روح نیند کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔عرش کے نیچے سجدہ کرتی ہے اور انسان کا قلب عرش کے اوپر پردے میں جاتا ہے۔وہ مجالس کا مشاہدہ کرتا ہے اور مناجات کرتا ہے۔اسے بشارت ملتی ہے وہ توحید، الہام ،فراست اور سکنیت سے سرفراز ہوتا ہے {۷}

امام قشیری (المتوفی ۴۶۵ھ/ ۱۰۷۲ء) نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ خواب کرامات کی ایک قسم ہے اور خواب کی حقیقت یہ ہے کہ یہ خیالات ہوتے ہیں جو دل پروارد ہوتے ہیں اور یہ وہ احوال ہوتے ہیں جن کا

تصور وہم میں اس وقت آتا ہے جب نیند تمام شعور پر غالب نہ آئی ہو۔ چنانچہ بیدار ہونے پر انسان خیال کرتا ہے کہ یہ خواب حقیقی تھا۔ حالانکہ یہ صرف تصورات اور خیالات ہوتے ہیں جو دلوں میں قرار پکڑ تے ہیں۔ اور جب ظاہری احساس زائل ہوجاتا ہے تو یہ اوہام حسی معلومات سے جدا ہوجاتے ہیں اور یہ حالت خواب دیکھنے والے کے لیے قوی ہوجاتی ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یہ حالات جن کا تصور وہ ان حالات کے مقابلے میں کرتا ہے جن کا احساس اسے مشاہدہ کے ذریعے ہوتا ہے یا ان امور کے مقابلے میں کرتا ہے جو اسے بدیہی طور پر معلوم ہوتے ہیں، کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سخت تاریکی کے وقت چراغ کی روشنی حاصل کر رہا ہو۔ مگر جب سورج طلوع ہوجائے تو وہ چراغ کی روشنی پر غالب آجائے اور چراغ کی روشنی سورج کی روشنی کے مقابلے میں مدھم پڑ جائے۔ لہٰذا نیند سے بیدار ہونے کی مثال اس شخص کی ہے جس پر سورج طلوع ہو چکا ہے اس لیے کہ بیدار ہونے والا انسان ان امور کو یاد کرتا ہے جو اسے نیند کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں {۸}۔

علاوہ ازیں یہ باتیں اور یہ خیالات جو نیند کی حالت میں دل پر وارد ہوتے ہیں، کبھی شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں (انھیں حلم کہا جاتا ہے)۔ کبھی انسان کے دل کی باتیں ہوتی ہیں (جنہیں ھواجس کہتے ہیں)۔ کبھی یہ خیالات فرشتے کی طرف سے ہوتے ہیں (انھیں رؤیا کہا جاتا ہے) اور کبھی اللہ تعالیٰ خود اس کے دل میں پیدا کر کے کچھ معاملات کی معرفت عطا کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا

تم میں سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا {۹}

امام غزالی (المتوفی ۵۰۵ھ/۱۱۱۱ء) نے دل کے عجائبات کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قلب کے دو رخ ہیں۔ ایک رخ عالم ملکوت اور دوسرا عالم شہادت کی طرف ہوتا ہے۔ جب قلب پر عالم ملکوت کی جانب سے کسی شے کی اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے تو عالم

شہادت کے مقابل رخ پر بھی اس کی چمک پیدا ہوتی ہے کیوں کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔قلب کا جورخ عالم غیب کی طرف ہوتا ہے وہ وحی اورالہام کا مدخل ہے۔چوں کہ عالم شہادت سب کا سب متخیلات ہے اس لیے عالم شہادت کی طرف جورخ ہے اس میں کوئی صورت ظاہر ہوگی تو وہ صرف صورتِ متخیلہ ہوگی۔ہاں فرق یہ ہے کہ آدمی کا خیال جس سے متعلق رکھتا ہے اس لیے یہ صورت معنی یا سیرت کے مطابق نہیں ہوتی حتیٰ کہ اگر خوبصورت شخص نظر آئے تو وہ باطن کا خبیث اور دل کا برا ہوسکتا ہے کیوں کہ عالم شہادت ایک ایسا عالم ہے جس میں تلبیس کثرت سے واقع ہوتی ہے۔ ہاں جو صورت عالم ملکوت کی روشنی میں دل کو حاصل ہوتی ہے وہ صفت اور سیرت کے مطابق ہوتی ہے کیوں کہ عالمِ ملکوت کی صورت سیرت ہی کے مطابق ہوتی ہے اس لیے جس کا باطن برا ہوگا اس کی صورت بھی بُری نظر آئے گی۔اس لیے شیطان کتے، مینڈک اور سور کی صورت میں نظر آتا ہے اور فرشتہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ یہ صورت گویا باطن کا عنوان ہوتی ہے اور اس کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے خواب میں بندر اور سور دیکھنے کی تعبیر خبیث آدمی ہوتی ہے ،بکری کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر سلیم الطبع انسان سے دی جاتی ہے۔تمام خوابوں اور تعبیروں کا یہی حال ہے{۱۰}۔

حکمائے اسلام میں شیخ محی الدین ابن عربی المعروف بہ شیخ اکبر نے بھی خواب کو زیر بحث لایا ہے۔شیخ اکبر لکھتے ہیں کہ جان لو کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تمھیں ذبح کرتا ہوں ۔خواب حضرت خیال ہے حضرت ابراہیم نے اس کی تعبیر نہیں کی۔ وہ حضرت ابراہیم کے فرزند کی صورت میں مینڈھا تھا۔حضرت ابراہیم نے خواب کی تصدیق کی ۔اللہ تعالیٰ انھیں ذبح عظیم کا فدیہ دیا جو اللہ کے نزدیک خواب کی تعبیر تھی۔ حضرت ابراہیم نے ظاہر خواب پر عمل کیا خواب کی تعبیر نہیں کی ۔اس لیے اللہ نے فرمایا اے ابراہیم تم نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم خواب میں سچے تھے{۱۱}۔

شیخ اکبر نے اندلس کے محدث تقی بن مخلد کا واقعہ بھی بیان کیا ہے جنہوں نے خواب کو

ظاہر پر محمول کیا۔ ان کے پاس یہ حدیث تھی کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا"۔ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دودھ کا پیالہ عطا فرمایا اور انھوں نے خواب کی تصدیق کے لیے قے کی۔ قے میں دودھ نکلا۔ اگر وہ خواب کی تعبیر کرتے تو وہ دودھ علم تھا۔ انھوں نے جتنا دودھ قے کیا اتنا ہی وہ علم سے محروم ہوکر رہ گئے {۱۲}۔ شیخ اکبر کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اتنا پیا کہ اس کی تری میرے ناخنوں سے نکلی۔ پھر میں نے اپنا پس خوردہ عمر کو دیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا "علم" آپؐ نے دودھ کو دودھ کی صورت پر نہ چھوڑا کیوں کہ آپ خواب کے محل اور تعبیر کے مقتضا سے باخبر تھے {۱۳}۔

شیخ اکبر حضرت یوسف کے خواب کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا رویائے صادقہ سے ہوئی۔ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ صبح صادق کی طرح ظاہر ہوتے تھے۔ یہ مدت چھ ماہ تھی اس کے بعد فرشتہ اترا۔ شیخ اکبر کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ کو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ان الناس نیام فاذاما تواانتبهوا

لوگ سوئے ہیں جب مریں گے بیدار ہوں گے۔

پس جتنی چیزیں آپ بیداری میں دیکھتے تھے کہ وہ سب اسی قبیل سے تھیں اگرچہ حالات مختلف ہوتے تھے۔ پھر حضرت عائشہ کے قول کے موافق چھ ماہ کہاں رہے بلکہ آپ ﷺ کی تمام عمر یہی حالت رہی اور اس قبیل کے جتنے واقعات ہوتے ہیں۔ انھیں عالم خیال کہا جاتا ہے۔ اس لیے ان کی تعبیر کی جاتی ہے یعنی جو فی نفسہ ایک صورت پر ہوتے ہیں مگر خواب میں وہ دوسری صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اس صورت سے جس کو سونے والا خواب میں دیکھتا ہے تعبیر بتانے والا عبور کرکے اس صورت کی طرف جاتا ہے جس پر وہ اصل میں

ہے۔ بشرطیکہ وہ صحیح ہو۔ جیسے علم کا ظہور دودھ کی صورت میں ہوا۔ پھر اس دودھ کی صورت کی تعبیر علم کی صورت میں کی۔ جب رسول ﷺ پر جی آتی تو آپ معمول کی محسوسات سے روک ئے جاتے آپ پر کمبل اڑھا دیا جاتا اور آپ ﷺ موجود حاضرین سے غائب ہو جاتے۔ جب یہ حالت دور ہو جاتی تو آپ محسوسات کی طرف واپس لوٹائے جاتے۔ آپؐ نے جو کچھ دیکھا عالم خیال میں دیکھا البتہ آپ کو خوابیدہ نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح جب فرشتہ آپ کے پاس متمثل ہو کر آدمی کی صورت میں آتا تو وہ بھی عالم خیال تھا کہ وہ آدمی نہیں فرشتہ تھا۔ انسان کی صورت میں آیا تھا۔ مگر ناظر عارف صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کی اور حقیقی صورت تک پہنچ گئے۔ فرمایا یہ جبریل ہیں تمہارے پاس دین سکھانے آئے تھے اور حاضرین سے فرمایا کہ اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ آپؐ نے اس صورت کے لحاظ سے جس میں وہ لوگوں کے پاس ظاہر ہوئے تھے، ان کا نام آدمی رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ جبریل ہیں اس میں آپؐ نے اس خیالی آدمی کی طرف رجوع کیا یعنی جبریل کہا۔ آپ ﷺ دونوں باتوں میں سچے تھے۔ آپ نے آنکھ کی بصارت کی تصدیق کی اور اس کی بھی تصدیق کی یہ جبریل ہیں {۱۴}۔

شیخ اکبر نے حضرت یوسف کے بارے میں کہا ہے کہ انھوں نے واقعہ کے آخر میں فرمایا ''یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو مجھے پہلے نظر آیا تھا۔ اللہ نے اس کو صحیح کیا'' (القرآن) یعنی اسے عالم شہادت میں ظاہر کیا بعد اس کے کہ وہ خیال کی صورت میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''الناس نیام'' حضرت یوسف کا یہ کہنا قد جعلھا ربی حقا اس لحاظ سے اس شخص کے کلام کے مماثل ہے جس نے خواب میں دیکھا کہ اس خواب درخواب سے وہ خواب ہی میں بیدار ہوا اور اس کی تعبیر بھی دی۔ اسے یہ معلوم نہیں کہ وہ ابھی نیند میں ہے اور جب وہ اصل میں جاگے گا تو کہے گا کہ ایسا ایسا خواب دیکھا اور خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں خواب سے بیدار ہوا اور اس خواب کی یہ تعبیر دی ہے۔ پس تم دیکھو کہ حضرت محمد ﷺ کے ادراک اور حضرت یوسف کے ادراک میں جب انھوں نے کہا تھا "ھذا تاویل رویا ی من قبل قد جعلھا ربی حقا" میں کتنا فرق ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ اللہ نے اسے عالم شہادت میں ظاہر فرمایا حالانکہ عالم

خیال کے یہ صور پہلے ہی محسوسات میں تھے۔ خیال ہمیشہ محسوسات کا تصور دیتا ہے یعنی خیال کی اصل محسوسات ہوتی ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ پس تم دیکھو کہ حضرت محمد ﷺ کے وارثوں کا علم کتنا اشرف ہے {۱۵}۔

دوسرے صوفیہ کی طرح نجم رازی المعروف بہ نجم الدین دایہ (المتوفی ۶۵۴ھ/ ۱۲۵۶ء) نے بھی اپنی مشہور تصنیف ''مرصاد العباد'' میں خواب پر روشنی ڈالی ہے۔ موصوف فصل کے آغاز میں سورہ یوسف کی آیت ۴ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث کہ رویائے صالحہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے، نقل کی ہے {۱۶}۔

نجم رازی کا بیان ہے کہ سالک جب مجاہدہ اور نفس کی ریاضت سے دل کا تصفیہ شروع کرتا ہے تو اسے ملکوت پر عبور حاصل ہوتا ہے اور اس کے مناسب حال ہر مقام پر کشف کے وقایع ظاہر ہوتے ہیں۔ کبھی یہ کشف صالح خواب کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی واقعہ غیبی ہوتا ہے {۱۷}۔

واقعہ پر روشنی ڈالنے کے بعد نجم رازی نے خواب پر بحث کی ہے اور ان کے بقول خواب وہ چیز ہے کہ حواس بکلی بیکار ہوتے ہیں اور خیال کام کرتا ہے۔ نیند کے غلبے کے دوران چیز نظر آتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اضغاث واحلام ہیں۔ روح یا نفس خیال کے واسطے سے ان شیطانی وساوس اور نفسانی ہواجس کا ادراک کرتی ہے جو نفس اور شیطانی کی طرف سے القا ہوتے ہیں۔ خیال ان کی نقش بندی مناسب صورت میں کرتا ہے اور روح یا نفس کو دکھاتا ہے ان کی تعبیر نہیں ہوتی۔ یہ خواب پراگندہ اور پریشان ہوتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنا واجب ہے اور انھیں کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے {۱۸}۔

دوسرا خواب نیک ہوتا ہے جسے رویائے صالح کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے بعض ائمہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ رسول اللہ کی مدت نبوت تیئس سال تھی ان برسوں میں پہلے چھ ماہ میں آپ پر وحی خواب میں آتی تھی۔ اس حساب سے صالح خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں ایک جز ہوتا ہے

بہت سے انبیاء گزرے ہیں کہ ان کی پوری وحی خواب میں ہوتی تھی اور بعض ایسے گزرے ہیں کہ ان پر وحی کبھی خواب میں نازل ہوتی تھی اور کبھی بیداری میں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آپ کو ذبح کرتا ہوں پس تمہاری کیا رائے ہے؟

ابراہیمؑ پر خواب میں وحی آئی کہ بیٹے کو ذبح کرو اور اس کے وحی ہونے کی دلیل ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا اے میرے باپ آپ کو جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اسے انجام دیجئے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے ''نوم الانبیاء وحی'' انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں {۱۹}

نجم رازی کا بیان ہے کہ صالح خواب کی تین قسمیں ہیں۔ ایک خواب وہ ہے جو تاویل وتعبیر کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ بعینہ ظاہر ہوتا ہے جیسے حضرت ابراہیم کا خواب صریح تھا، دوسرا خواب وہ ہے جس کا کچھ حصہ تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور کچھ حصہ بعینہ ظاہر ہوتا ہے جیسے حضرت یوسف کا خواب تھا، '' میں نے گیارہ ستاروں اور سورج چاند کو دیکھا میں نے انھیں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا''۔ گیارہ ستارے اور چاند سورج تو تعبیر کے محتاج تھے مگر سجدہ بعینہ ظاہر ہوا۔ تعبیر کی ضرورت نہیں پڑی کہ '' وہ اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑے'' تیسرا خواب وہ ہے جو پورے کا پورا محتاج تاویل ہوتا ہے۔ جیسے بادشاہ کا خواب تھا کہ '' میں سات موٹی گائیں دیکھتا ہوں''۔ یہ خواب پورے کا پورا محتاج تاویل تھا۔ اسی طرح قیدیوں کے خواب تھے جو تعبیر کے محتاج تھے '' اے میرے قیدی رفیقو! تم میں ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا مصلوب ہوگا اس کے سر کو پرندے نوچ کھائیں گے''۔ {۲۰}

نجم رازی کا کہنا ہے کہ صالح خواب کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خواب مومن بھی دیکھتا ہے اور کافر بھی۔ جیسے مصر کے بادشاہ اور قیدیوں نے دیکھا تھا۔ یہ خواب دل کی نگاہ سے ہوتا ہے اور اس میں روح کے نور کی تائید ہوتی ہے مگر نورِ الٰہی اس کے شامل حال نہیں ہوتا {۲۱}۔

نورِ الٰہی جس خواب کی تائید کرتی ہے اسے سوائے مومن، ولی اور نبی کے کوئی نہیں دیکھتا۔ صالح خواب نبوت کا جز ہوگا اور کافر کے لیے نبوت کا کوئی جز نہیں ہوتا اور اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہیں گے جنہیں

کوئی مومن دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے{۲۲}۔

موصوف اس پہلو سے خواب کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ رویائے صالحہ اور رویائے صادقہ۔ رویائے صالحہ وہ خواب ہے جسے مومن یا ولی یا نبی دیکھتا ہے جس کی تعبیر درست ہوتی ہے اور یہ حق کی نمائش ہوتی ہے۔ رویائے صادقہ وہ خواب ہے جس کی تعبیر درست ہو اور بعینہ ظاہر ہو مگر روح کی نمائش سے ہوتا ہے۔ خواب کی یہ قسم کافر اور مومن دونوں دیکھتے ہیں{۲۳}

امام ابن قیم نے اپنی متعدد تصانیف پر خواب پر بحث کی ہے۔ اعلام الموقعین میں انھوں نے قرآن کی مثالوں کے حکیمانہ نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ان مثالوں میں ایک چیز دوسری چیز سے حکم میں مشابہت رکھتی ہے۔ اس میں یا تو معقول سے محسوس کی دلیل ہوتی ہے یا ایک محسوس کی دوسری محسوس سے دلیل دی جاتی ہے یا ایک کا اعتبار دوسری پر رکھا ہوتا ہے۔

امام موصوف کے بقول ان مثالوں سے اللہ نے اپنے بندوں کو ایک چیز سے دوسری نظیر کی طرف عبور کرنا بتلایا ہے اور نظیر سے نظیر پر استدلال کرنا سکھایا ہے۔

امام ابن قیم کے نزدیک خواب کی اصل یہی ہے جو نبوت کے اجزاء کا ایک جز ہے اور وحی کی ایک قسم ہے۔ یہ قیاس، تمثیل اور معقول کو محسوس پر اعتبار کرنے پر مبنی ہے، امام موصوف نے خواب اور خواب کی تعبیروں کی مثالیں بیان کرنے کے بعد تعبیر اور اس کے اصولوں پر بحث کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ خواب مثالیں ہیں جو خوابوں کا موکل فرشتہ خواب میں بیان کرتا ہے تاکہ دیکھنے والا مطلب سمجھ جائے۔ مثال کو اس کی نظیر سے ملا کر اس کی مشابہت سے تعبیر اخذ کر کے نتیجہ نکال لے۔ اس لیے اس کی اصل بیان کرنے کو تعبیر کہا جاتا ہے{۲۴}۔

امام ابن قیم نے اپنی ایک اور مشہور تصنیف "مدارج السالکین" میں بھی خواب پر لکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مراتبِ ہدایت میں رویائے صادقہ کا دسواں مرتبہ ہے اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ انھوں نے رویائے صادقہ کو چھیالیسواں اور سترواں جز قرار

دینے والی احادیث کے درمیان تطبیق دیتے ہوئے یہ قول دیا ہے کہ ایسا خواب دیکھنے والے کے حال کے مطابق ہوتا ہے۔صدیق کا خواب نبوت کا چھیالیسواں اور عام مسلمانوں کا خواب سترواں جز ہوتا ہے۔امام موصوف نے حدیث کی روشنی میں خوابوں کی تین اقسام رحمانی، نفسانی اورشیطانی بتائی ہیں{۲۵}۔

امام موصوف کے بقول اسباب ہدایت میں جوخواب ہوتا ہے وہ خاص اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں کیونکہ وہ شیطان سے معصوم ہوتے ہیں اوراس پرامت کا اتفاق ہے اسی لیے حضرت خلیل علیہ السلام نے خواب پر اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے ذبح کا اقدام کیا۔

رہے دوسروں کے خواب توانھیں وحی صریح پر پیش کیا جائے گا اگراس کے موافق نکلے تو ٹھیک، اگرنہیں توان پرعمل نہیں کیا جائے گا۔

امام موصوف کا کہنا ہے کہ جس شخص کاارادہ ہوکہ اس کا خواب سچا ہو،وہ اکل حلال کااہتمام کرے اورامر ونہی کا پابند ہو۔پاک اورقبلہ رو ہوکر سوئے اورجب تک نیند کا غلبہ نہ ہوذکراللہ کرتا رہے۔اس کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔

امام ابن قیم کا بیان ہے کہ سب سے سچا خواب سحر کا خواب ہوتا ہے۔ جورحمت اور مغفرت کا وقت ہوتا ہے اس وقت شیاطین بھی ٹھہرے اورخاموش ہوتے ہیں۔شام کا خواب اس کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ اس وقت شیاطین اوربھوت پریت پھیل جاتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت کا اثر ہے کہ مومن کا خواب کلام ہے جورب نیند کے دوران اپنے بندے کے ساتھ کرتا ہے۔

اورخواب کے لیے ایک فرشتہ ہے جواس کا موکل ہے۔وہ بندے کومناسب امثال اورصورتوں میں خواب دکھاتا ہے۔ہرشخص کے مناسب حال اسے بیان کرتا ہے۔چنانچہ امام مالک کا قول ہے:''الرویاء من الوحی وحی''انھوں نے بغیرعلم کے تعبیر بتانے پرڈانٹ پلائی اور کہا''اتتلاعب بوحی اللہ''کیاوحی الٰہی کے ساتھ کھیلا جائے گا؟''{۲۶}۔

عمرانیات کے باوا آدم اور مشہور مفکر امام ابن خلدون نے "مقدمہ" میں خواب پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ علم تعبیر ایک شرعی علم ہے اور خواب بھی مدارک غیبیہ میں سے ایک مدرک ہے۔ روح جب تک بدن میں مشغول رہتی ہے اس وقت تک یہ مشغولیت اسے غیبی مدارک سے تعلقات رکھنے نہیں دیتی۔ نیند میں جب حواس معطل ہوجاتے ہیں تو روح کی مصروفیات کا بار ہلکا ہوجاتا ہے۔ روح کو روحانیت کا کمال اس وقت حاصل ہوتا ہے، جب وہ جسمانی مادوں اور بدنی حواس سے آزاد ہوجاتی ہے۔ یہ آزادی اسے نیند کی حالت میں کچھ وقت کے لیے حاصل ہوتی ہے۔ اس وقتی فرصت سے روح فائدہ اٹھا کر اپنے عالم میں پہنچ جاتی ہے اور معلومات حاصل کرلیتی ہے۔ روح اپنے عالم سے ادراک کر کے اسے خیال کے حوالے کردیتی ہے۔ خیال اسے مناسب شکل میں ڈھال کر حس مشترک کو دیتا ہے۔ چنانچہ سونے والا اسے اس طرح دیکھ لیتا ہے جس طرح بیداری میں دیکھ لیتا ہے۔ خیال معانی کو ایسی صورت میں ڈھال دیتا ہے جو معنی سے مناسبت رکھتی ہو۔ مثلاً خیال بڑے بادشاہ کا ادراک کرتا ہے تو خواب دیکھنے والے کے سامنے اسے سمندر کی صورت میں پیش کرے گا۔ اگر اس نے دشمن کا ادراک کیا ہے تو اسے سانپ کی شکل میں پیش کرے گا۔ علم تعبیر کا جاننے والا ان صورتوں کو اپنی اصل کی طرف لوٹائے گا۔ وہ جانتا ہے کہ سمندر اور سانپ کو معانی میں سے کن چیزوں کے ساتھ مشابہت ہے وہ قرائن پر غور کر کے تعبیر دیتا ہے کہ سمندر سے مراد بادشاہ اعظم اور سانپ سے مراد دشمن ہے اسی طرح برتنوں سے مراد عورتیں ہیں۔ کیوں کہ ان میں اولاد محفوظ رہتی ہے۔

ابن خلدون کے بیان کے مطابق نفس ناطقہ جب سونے کی حالت میں کچھ وقت کے لیے بدنی حواس سے قطع تعلق کر کے آزاد ہوجاتا ہے تو وہ اس مبارک وقفے میں مستقبل کے چند واقعات کا علم حاصل کر کے بدنی حواس کی طرف واپس آجاتا ہے۔ اگر حاصل شدہ علم کمزور اور غیر واضح ہو اور خیال میں اس کی صحیح تمثیل موجود نہ ہو تو اس کی تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر علم قوی ہو تو وہ خیال کی تمثیل سے پاک ہوتا ہے۔ ایسے خواب کے لیے تعبیر کی ضرورت

نہیں پڑتی۔

ابن خلدون نے وہ صحیح حدیث نقل کی ہے جس میں آیا ہے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ۔ایک خواب اللہ کی طرف سے ،ایک فرشتہ کی طرف سے ،ایک شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ابن خلدون کے بیاں کے مطابق اللہ کی طرف سے جوخواب ہوتا ہے وہ اس قدر واضح ہوتا ہے کہ اس کے لیے تعبیر کی ضرورت نہیں پڑتی ۔فرشتہ کی طرف سے جوخواب ہوتا ہے وہ سچا اور تمثیلی خواب ہوتا ہے اس کے لیے تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ شیطان کی طرف سے جوخواب ہوتا ہے وہ پریشان اور پورے کا پورا باطل ہوتا ہے کیونکہ شیطان باطل کا سرچشمہ ہے۔ یہی خواب کی حقیقت ہے۔

ابن خلدون نے کہا ہے کہ شارع علیہ السلام نے خواب کونبوت کا جو ۴۶واں ۴۳واں یا ۷۰واں حصہ فرمایا ہے تو اس کا مقصد عدد نہیں بلکہ خواب اور نبوت کے مراتب میں کثرت فرق دکھانا ہے کیوں کہ عرب کثرت کے اظہار کے لیے ''سبعین'' کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ بعض علماء نے یہ جو کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے چھ ماہ خواب نظر آتے تھے۔ وحی کی مدت تیئس سال ہے اس لیے خواب نبوت کا ۴۶ واں جز ہے۔ابن خلدون کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ ان کے بقول علماء کی یہ تاویل تحقیق سے بعید ہے کیوں کہ یہ تاویل رسول اللہ ﷺ کی وحی کے بارے میں تو درست ہوسکتی ہے مگر دوسرے انبیاء کی وحیوں کے بارے میں اس لیے ممکن نہیں کہ اس کی کوئی دلیل نہیں کہ ان کے پاس بھی چھ ماہ تک خواب میں وحی آتی رہی ہو نیز اس تاویل سے خواب اوروحی کی مدتوں میں نسبت ثابت ہوتی ہے۔ ان کی حقیقتوں میں نہیں۔

ابن خلدون کا کہنا ہے کہ اس بیان سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ چھیالیسویں جز سے وہ نسبت مراد ہے جوعام انسان کی صلاحیت اور استعدادِ بعید کوانبیائے کرام کی اس فطری اورقریبی استعداد سے ہے جوانھیں کے لیے مخصوص ہے۔انسان کے لیے یہ صلاحیت اگرچہ عام اور ہمہ گیر ہے مگراس کے بالفعل حصول میں بہت سے حجابات حائل ہوتے ہیں جن میں

سب سے بڑی رکاوٹ حواس ظاہرہ ہیں۔اس لیے اللہ نے انسان کی فطرت میں نیند رکھی ہے تاکہ اس سے ان حواس کا پردہ اٹھ جائے۔جب نیند کی حالت میں یہ حجاب اٹھ جاتا ہے تو نفسِ عالمِ حقانیت اور روحانیت میں اپنی پسندیدہ چیزیں حاصل کرنے کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات اسے وہ لمحہ بھی نصیب ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔اس لیے شارع علیہ السلام نے سچے خوابوں کو مبشرات میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ مبشرات کیا ہیں۔فرمایا سچے خواب جن کو صالح آدمی دیکھتا ہے یا اس کے لیے دکھائے جاتے ہیں۔{۲۷}

خواب کے موضوع پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ/۱۵۵۱۔۱۶۴۲ء) نے بھی روشنی ڈالی ہے۔شیخ عبدالحق کا بیان ہے کہ رؤیا کی تحقیق میں عقلاء کے درمیان اس اشکال کی بنا پر اختلاف ہے کہ نیند ادراک کی ضد ہے لہٰذا خواب میں جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ کیا ہے۔اشاعرہ اور معتزلہ کے اکثر متکلمین کہتے ہیں کہ وہ باطل خیال ہے حقیقی ادراک نہیں ہے۔

معتزلہ کے یہاں دیکھنے کی کچھ شرائط ہیں مثلاً مقابل ہونا، آنکھ سے شعاع کا نکلنا، درمیان میں ہوائے شفاف کا ہونا وغیرہ۔نیند میں یہ تمام چیزیں مفقود ہیں۔لہٰذا یہ خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ ہیں۔

اشاعرہ کہتے ہیں کہ نیند ادراک کی ضد ہے اور خوابیدہ شخص میں ادراک پیدا کرنا عادت الٰہی نہیں ہے۔اس لیے خواب میں جو کچھ دیکھا جائے وہ حقیقی ادراک نہیں ہے بلکہ باطل خیال ہے۔ان کے باطل کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ادراک نہیں ہے بلکہ اس کے مشابہ کوئی چیز ہے۔یہ نہیں کہ اس کی کوئی حقیقت باعتبار تعبیر یا بغیر تعبیر کے نہیں ہے کیوں کہ رویائے صالحہ کی صحت اور حقیقت پر اہل حق کا اتفاق ہے۔گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا میں حقیقی ادراک نہیں ہے بلکہ محض خیال ہے مگر اس کے باوجود خواب کا ثبوت اور اس کی تعبیر موجود ہے، خواب کے لیے

باطل کا لفظ ترک ہونا اور اس کے بجائے خیال محض کہنا بہتر ہے۔

اشاعرہ میں سے ابواسحٰق اسفرائینی کہتے ہیں کہ خواب بلاشبہ حقیقی ادراک ہے کیوں کہ بیداری میں آدمی کے ادراک کرنے اور نیند میں ادراک کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ نیند کے ادراک پر شک کرنا بیداری کے ادراک پر شک کرنا ہوگا اور یہ ظاہر کا انکار کرنا ہوگا۔ استاد ابواسحٰق نیند اور ادراک کے تضاد کے قائل ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ نیند انسان کے بعض اجزاء سے تعلق رکھتی ہے اور ادراک دوسرے اجزا سے ۔ لہٰذا محلِ واحد میں اجتماع ضدین لازم نہیں آئے گا۔

طیبی کہتے کہ اللہ کی طرف سے خوابیدہ شخص کے دل میں علوم وادراک کا پیدا کرنا خواب کی حقیقت ہے وہ جس طرح بیدار آدمی کے دل میں علوم وآداب کی صلاحیت پیدا کرسکتا ہے۔ سوئے ہوئے شخص کے دل میں بھی پیدا کرسکتا ہے۔نہ بیداری اس کا سبب ہے اور نہ نینداس سے مانع ہوتی ہے۔سوئے ہوئے شخص میں ان ادراکات کا پیدا ہونا بعض دوسرے امور کی علامت ہے جو اس شخص کو کسی اور حال میں پیش آتے ہیں اور اس خواب کی تعبیر بن جاتے ہیں جیسے ابر بارش کی دلیل ہوتا ہے۔

اس قول کی بنا پر خواب حقیقی ادراک ہے اس طرح خواب اور ادراک کے درمیاں تضاد نہیں ہے۔ حکما کے نزدیک خواب حواس باطنہ پر موقوف ہیں جسے مختصراً اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ انسان کے اندر ایک قوت ہے جسے قوت متصرفہ کہتے ہیں اور وہ صورتوں اور معانی کو جمع کرتی ہے ۔اگر یہ قوت معانی میں تصرف کرے اور انھیں جمع کرے تو اسے قوت متفکرہ کہتے ہیں اگر صورتوں میں تصرف کرے تو اسے قوت متخیلہ کہتے ہیں۔یہ قوت ہمیشہ بیداری اور نیند میں کام کرتی رہتی ہے ۔انسان کے نفس ناطقہ کو عالمِ ملکوت کے ساتھ روحانی اور معنوی تعلق ہوتا ہے اور کائنات کی ازل سے ابد تک کی تمام صورتیں عالم ملکوت کے جواہر مجردہ میں مرتسم اور منقش ہیں۔ جب نفس کو نیند میں بدن کے کام اور جسمانی عالم کے مشغلوں سے فراغت ہوتی ہے تو اس تعلق کی بنا پر جو اسے جواہر عالیہ سے ہے اس کے اندر کی مرتسم صورتیں

نفس ناطقہ میں منقش ہوجاتی ہیں۔نفس سے یہ صورتیں حس مشترک کو منتقل ہوتی ہیں جہاں سے قوت متخیلہ لے کران میں (مشابہات اور مماثلت کا رنگ پیدا کر کے) جوڑتوڑ کرتی ہے۔مثلاً خیال کبھی اس کو دوسرا لباس پہناتا ہے اور مماثلت اور مشابہت کے تعلق سے اسے ایک نظیر سے دوسری کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔مثلاً مروارید کی صورت کو انار دانہ کے لباس میں پیش کرتا ہے۔کبھی تضاد کے تعلق سے ایک ضد کو دوسرے ضد میں پیش کرتا ہے۔چنانچہ ہنسی کو رونے کے لباس میں پیش کرتا ہے ۔ان صورتوں میں خواب کی تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔بعض اوقات ،صورت تبدیلی اور تلبیس کے بغیر دکھائی دیتی ہے۔اس خواب کے لیے تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی اور جیسی دکھائی دیتی ہے ویسی ہی واقع ہوجاتی ہے ۔بعض اوقات قوت متخیلہ یہ صورتیں خیال سے لیتی ہے جو بیداری کی حالت میں خیال میں محفوظ ہوتی ہیں لہٰذا اکثر احوال میں آدمی خواب میں وہی دیکھتا ہے جس کے بارے میں وہ بیداری میں سوچتا ہے اور جس کے خیال میں وہ محو رہتا ہے ۔بعض اوقات کچھ بیماریوں کی وجہ سے صورتیں دکھائی دیتی ہیں مثلاً جس کا مزاج دموی ہوتا ہے وہ سرخ رنگ دیکھتا ہے۔صفراوی مزاج والا آگ دیکھتا ہے۔سوداوی مزاج والا خواب میں پہاڑ اور درے دیکھتا ہے ۔بلغمی مزاج والا خواب میں پانی اور سفید رنگ دیکھتا ہے۔موخرالذکر دونوں قسموں کی تعبیر نہیں ہوتی ،انھیں اضغاث واحلام کہتے ہیں {۲۸}

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رؤیا پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وحی کے مختلف طریقے ہیں۔بعض علماء نے وحی کی چھیالیس قسموں کا ذکر کیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کہ ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا'' کی تشریح کرتے ہوئے شیخ کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے آپ کو میری صورت میں نہیں دکھا سکتا۔یعنی شیطان کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو خواب میں آئے اور اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالے کہ میں نبی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ شیطان ایک صورت میں ظاہر ہو اور جھوٹ بول کر

خواب دیکھنے والے کے دل میں وسوسہ ڈالے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صورت ہے مگر نبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر ہدایت اور شیطان ضلالت ہے۔ ہدایت اور ضلالت میں تضاد ہے۔ اللہ تعالیٰ مطلق ہے۔ ہدایت دینے اور گمراہ کرنے اور دوسری متضاد صفات کا جامع ہے۔ مخلوق کی طرف سے آلہ ہونے کا دعویٰ واضح طور پر باطل ہے اور محل اشتباہ نہیں ہے۔ برخلاف دعویٰ نبوت کے، (کہ وہ محل اشتباہ ہے) لہٰذا اگر کوئی شخص الوہیت کا دعویٰ کرے تو اس سے خرق عادت امور کا صدور متصور ہے۔ اگر معجزہ کا دعویٰ کرے تو اس سے معجزہ صادر نہیں ہوسکتا۔

شیخ محدث دہلوی کہتے ہیں کہ علماء نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شمار کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم آپ کے ماسوا میں جاری نہیں ہے۔

ایک جماعت کے نزدیک ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شکل وصورت میں دیکھا۔ بعض نے اس میں توسیع کی ہے اور کہا ہے کہ جس نے آپ کو کسی بھی صورت میں دیکھا خواہ وہ جوانی کی ہو یا آخری عمر کی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس صورت کا دیکھنا ضروری ہے جو آخری عمر میں تھی اور جس صورت میں آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ انھوں نے آپ کے سفید بالوں کی تعداد کا بھی اعتبار کیا۔ وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کی تعداد بیس تک نہیں پہنچی تھی۔

حماد بن زید کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص امام محمد بن سیرین کے پاس آکر خواب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا واقعہ بیان کرتا تو امام اس سے پوچھتے کہ تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صورت میں دیکھا؟ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شکل وصورت بیان نہ کرتا تو امام اس سے کہتے جاؤ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ابن سیرین کے اس اثر کی سند درجہ صحت کو پہنچی ہے۔

امام حاکم روایت کرتے ہیں کہ عاصم بن کلیب کا بیان ہے کہ میرے والد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ کو بتایا کہ میں نے خواب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

انھوں نے پوچھا بتاؤ کس صورت تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ؟ میں نے کہا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی صورت میں دیکھا۔ حضرت حسن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا "بے شک تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے"۔ اس اثر کی سند عمدہ ہے۔ اگر چہ ایک دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھے خواب میں دیکھا بہ تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ میں ہر صورت میں دیکھا جاتا ہوں مگر کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس کا مطلب کہ نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت محض خیال ہے اور ہر شخص اپنا خیال دیکھتا ہے بلکہ جسے دیکھا گیا ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی حقیقت ہی ہے لیکن وہ حقیقت دیکھنے والے کے احوال کی پہچان کا معیار ہے اور اس میں دیکھنے والے کا بھی دخل ہے۔ اس ضابطے کے مطابق بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ خواب میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد سنا جائے اسے سنت ثابتہ پر پیش کرنا چاہیے اگر موافق ہے تو حق ہے۔ اگر وہ سنت ثابتہ کے مخالف ہے تو یہ سننے والے کی سماعت کے خلل کا نتیجہ ہے۔ پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور جو کچھ آپ سے سنا گیا حق اور حقیقت ہے۔ اختلاف اور فرق دیکھنے والے کے اعتبار سے ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان ہے کہ میں نے شیخ عبدالوہاب متقی کو یہ فرماتے سنا کہ مغرب کے ایک درویش نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں شراب پینے کا حکم دے رہے ہیں انھوں نے اشکال کو زائل کرنے کے لیے اس وقت کے مشائخ سے استفسار کیا کہ حقیقت حال کیا ہے۔ ہر شیخ نے اس کی تاویل کی۔ مدینہ منورہ میں اس دور کے ایک بزرگ شیخ محمد بن عراقی تھے جو صاحب استقامت اور پابند شریعت تھے۔ جب ان کے سامنے اشکال پیش ہوا تو انھوں نے فرمایا بات وہ نہیں جو اس نے سنی ہے، اس شخص کی سماعت میں خلل تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شراب نہ پیو"۔ اس نے "نہ پیو" کی جگہ

"پیو" سنا۔

شیخ محدث دہلوی کہتے ہیں کہ رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بیداری میں زیارت کرنا تو بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ کسی صحابی یا تابعی سے منقول نہیں ہے، ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں چھ مہینے تک سخت غمگین رہیں یہاں تک کہ جاں جاں آفریں کے سپرد کی۔ وہ روضۂ مبارک کے قریب رہتی تھیں کسی نے نقل نہیں کیا ہے کہ اس مدت میں حضرت فاطمہ نے بیداری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو۔ ہاں اس سلسلے میں اولیاء کرام کے واقعات مروی ہیں اور درجہ صحت کو پہنچے ہوئے ہیں۔

لیکن اس زیارت سے دیکھنے والا صحابی نہیں بنتا اور احکام شرعیہ کے ثبوت کے لیے دوسرے شخص کے نزدیک یہ زیارت حجت نہیں ہے {۲۹}۔

☆☆☆

## حواشی ــــ خواب: علمائے اسلام کی نگاہوں میں

{۱} ابوعبداللہ محمد الحکیم الترمذی۔ نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول، دار صادر بیروت ص ص ۱۱۶۔۱۱۷

{۲} نوادر الاصول ص ۱۱۸

{۳} نوادر الاصول ص ص ۱۱۸۔۱۱۹

{۴} الشیخ ابی عبداللہ محمد بن علی بن الحسین الحکیم الترمذی۔ کتاب ختم الاولیاء، تحقیق عثمان اسماعیل یحییٰ، بیروت ۱۹۶۵ء ص ۳۷۳

{۵} نودر الاصول ص ۱۱۸

{۶} ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم الجوزیہ، مدارج السالکین، تحقیق محمد حامد الفقی القاہرہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء ۱:۵۲

{۷} کتاب ختم الاولیاء ص ۳۷۳

{۸} الامام ابوالقاسم عبدالکریم القشیریہ۔ الرسالۃ القشریہ، تحقیق الدکتور عبدالحلیم محمود/محمود بن الشریف القاہرہ ۱۳۸۵/۱۹۶۶ء ۲:۷۱۵

{۹} الرسالۃ القشریہ ۲:۱۵ے

{۱۰} امام ابوحامد محمد بن غزالی۔احیاء علوم الدین۔مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء ۳:۳۹

{۱۱} شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔فصوص الحکم تعلیق ابو العلا عفیفی۔القاہرہ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء ۱:۸۵

{۱۲} فصوص الحکم ۱:۸۶

{۱۳} فصوص الحکم ۱:۸۶۔۸۷

{۱۴} فصوص الحکم ۱:۱۰۰

{۱۵} فصوص الحکم ۱:۱۰۱

{۱۶} نجم رازی المعروف بہ دایہ۔مرصاد العباد، بہ اہتمام دکتر محمد امین ریاحی، تہران ۱۳۵۲ء ص ۲۸۹

{۱۷} مرصاد العباد ص ۲۸۹

{۱۸} مرصاد العباد ص ۲۹۰

{۱۹} مرصاد العباد ص ص ۲۹۰۔۲۹۱

{۲۰} مرصاد العباد ص ص ۲۹۱۔۲۹۲

{۲۱} مرصاد العباد ص ۲۹۲

{۲۲} مرصاد العباد ص ۲۹۲

{۲۳} مرصاد العباد ص ۲۹۲

{۲۴} اعلام الموقعین ۱:۱۹۱۔۱۹۵

{۲۵} مدارج السالکین ۱:۵۱

{۲۶} مدارج السالکین ۱:۵۲

{۲۷} مقدمہ ابن خلدون میں خواب کی بحث دو جگہ آئی ہے۔دیکھئے مقدمہ ۱:۲۱ ۵، ۲:باب ۶، فصل ۱۲

{۲۸} مولوی شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔اشعۃ اللمعات (فارسی) مطبع منشی نولکشور ۱۹۰۰ء ۳:۶۷۸۔۶۷۹

{۲۹} یہ پوری بحث اشعۃ اللمعات جلد ثالث کی کتاب الرؤیا سے ماخوذ ہے۔کتاب مذکور کے اردو ترجمے سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

☆☆☆

# جہانِ روح

آغاز آفرینش سے لے کر آج تک انسان کے دل میں روح کی اصلیت جاننے کی خواہش موجود رہی ہے۔ روح کے وجود کے بارے میں اکثر قوموں میں اتفاق پایا جاتا ہے البتہ روح کی اصلیت کے بارے میں الگ الگ خیالات پائے جاتے ہیں۔

قدیم تہذیبوں میں مصریوں کے یہاں روح کا تصور موجود تھا۔ ان کے یہاں سانس کے لیے ka کا لفظ استعمال ہوتا تھا اور یہ ان کے نزدیک مرنے کے بعد بھی جسم کے نزدیک رہتا ہے البتہ Ba مردوں کی دنیا میں چلا جاتا ہے۔ چینیوں کے یہاں روح کی دو قسمیں ہیں۔ ایک روح سفلی جو انسان کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور دوسری روح انسان کی قبر کے ساتھ رہتی ہے اسے hun کہتے ہیں اور اس کی پرستش کی جاتی ہے۔

عبرانی قوم میں روح کا تصور موجود ہے، قدیم یہودی اسے جسم سے علیحدہ کوئی دوسری چیز نہیں سمجھتے تھے۔ بعد کے یہودیوں نے اس نظریئے کو اور زیادہ مستحکم کیا۔ تورات میں روح کو سانس کے ساتھ وابستہ کہا گیا ہے وہ لوگ روح ہوائی اور جسمانی میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

عیسائیوں کے یہاں بھی جسم اور روح کی تفریق موجود ہے۔ سینٹ آگسٹائن کا کہنا ہے کہ روح جسم پر سوار ہے اور اصلی انسان کا مظہر ہے۔ سینٹ تھامس اکونیاس نے یونانیوں کے نظریہ روح کو مان کر کہا کہ یہ انسانی جسم کا وہ اصول ہے جو اسے متحرک کر دیتا ہے اور یہ آزاد ہے مگر انسان کی تشکیل کے لیے جسم میں موجود ہے۔

ہندؤں کے یہاں روح کے لیے آتما کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جسے پیدائش کے وقت جسم میں قید کیا گیا ہے۔سلسلہ قیدحیات میں روح کے مقام کا تعین اس کے اعمال سے ہوتا ہے۔بعض ہندؤں کے یہاں یہ چکر دائمی ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گا جبکہ بعض ہندؤں کا خیال ہے کہ یہ چکر تب تک جاری رہتا ہے جب تک روح اپنے اعمال کی تکمیل کو پہنچ کر حقیقت اخری سے نہیں مل جاتی{۱}۔

روح کے بارے میں یونانیوں کے نظریات وقتاً فوقتاً بدلتے رہے۔ ابیکورس کا خیال تھا کہ جس طرح انسان کا جسم مختلف اجزاء سے مرکب ہے اسی طرح انسان کی روح بھی کئی اجزاء سے مرکب ہے۔ افلاطون کے یہاں روح ایک لافانی اور غیر مادی چیز ہے جس کا تعلق دیوتاؤں سے ہے لیکن یہ تغیر پذیر دنیا کا ایک حصہ ہے{۲}۔

روح کے بارے میں دنیائے افکار میں بھی اختلاف رہا ہے۔فرانسیسی مفکر رینی ڈیکارٹ کا خیال ہے کہ روح اور جسم دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتی ہیں اور روح دماغ کی طرح ہے۔اسپنوزا کا کہنا ہے کہ جسم اور روح حقیقت واحدہ کے دو پہلو ہیں۔مشہور جرمن مفکر کانٹ اس نتیجہ پر پہنچا کہ روح کی تعریف عقل سے ناممکن ہے۔ اگرچہ دماغ کے لیے اس نتیجہ پر پہنچنا ناگزیر ہے کہ روح کا وجود ہے کیوں کہ یہ نتیجہ اخلاق اور مذہب کے فروغ کے لیے ضروری ہے{۳}۔

اکثر مفکروں کا خیال ہے کہ روح مادے سے ماوراء ہے اور اس کا تعلق غیر مادی دنیا سے ہے۔

جدید دور میں روحانیت یا Spiritualism کے نام سے ایک تحریک سامنے آئی ،جس سے روح ایک بار پھر اس انسان کی توجہات کا مرکز بنی جو مشینوں کے شور میں اپنی روح کو بھلا بیٹھا تھا یا کم از کم جس نے روح سے سرد مہری برتی تھی۔روحانیت کی یہ تحریک کوئی نئی تحریک نہیں تھی ۔ہزاروں سال پہلے یہ خیال پایا جاتا تھا کہ روح کا تعلق عالم ماوراء سے ہے اور یہ عارضی طور پر انسان کے جسم میں بطور مہماں کے قیام پذیر ہے۔

افکاروخیالات کی تاریخ میں متعدد مفکرین کے نام آتے ہیں جنھوں نے روح کے موضوع پر اظہار خیال کیا جس سے روحانیت کی تحریک کو فروغ ملا۔ ارسطو سے لے کر آج تک مفکرین عالم کی ایک بڑی تعداد نے روح کی طرف توجہ کی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں لوئی لاویل اور رینی لی سینی نے روح پر خاص توجہ کی جس سے روحانیت کو فلسفے میں بحث ومباحثے کا مقام ملا{۴}۔

انسان کے دل میں ہزاروں سال سے یہ خواہش رہی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں یا عزیزوں کی ارواح سے ملاقات کرے اوران سے ہدایات پائے۔تورات میں آیا ہے کہ طالوت نے تمام جن آشناؤں اورافسوں گروں کوشہر بدر کردیا تھا۔ آخر میں جب خداوند نے اس کے کسی سوال کا جواب نہ دیا تو وہ عین دور کی ایک جن آشنا عورت کے پاس گیا۔عورت نے اس سے کہا کہ میں کس کو تمہارے لیے بلاؤں۔ طالوت نے جواب دیا ''سموئیل کو'' سموئیل کا انتقال ہو چکا تھا۔عورت چلائی۔ طالوت نے کہا ''کیا نظر آتا ہے''؟ عورت بولی میں ایک روح کو زمین کے اوپر سے آتی دیکھ رہی ہوں''۔طالوت نے پوچھا اس کی شکل کیسی ہے؟ عورت نے جواب دیا ''ایک بڈھا زمیں سے اوپر آرہا ہے اور جبہ پہنے ہوئے ہے''۔(یہ سموئیل تھا) اس کے بعد طالوت نے سموئیل سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا{۵}۔

ارواح سے ملاقات کرنے کے واقعات روحانیت کی تحریک کا دلچسپ باب ہیں۔ مارچ ۱۸۴۸ء میں امریکی ریاست نیویارک کے ایک چھوٹے قصبے میں ایک کسان کے گھر میں عجیب وغریب واقعات رونما ہوئے۔کسان کا نام فاکس Fox تھا۔ مکان میں جولوگ پہلے رہتے تھے۔انھیں بھی رات کو دستک سے پریشانی ہوتی تھی۔ ان دستکوں کی وجہ ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔فاکس کی رہائش کے دوران دروازے پر دستک ہوتی تھی جس سے گھر والے پریشان ہو گئے۔آخرکار کسان کی بیٹی Kate نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ یہ کسان کی سب سے چھوٹی لڑکی تھی۔ اس نے خیال کیا یہ کوئی روح ہے۔ اس نے روح کو چیلنج کیا کہ جتنی باروہ انگلیاں بجائے وہ اسے دہرائے۔اس طریقے سے روح کے ساتھ رابطہ قائم ہوگیا۔دونوں کے درمیاں خفیہ اشارات طے پائے گئے جن کے مطابق روح دستکوں کے دوراں سوالات کے

جوابات دینے لگی۔ روح نے اپنی شناخت بھی بتائی۔ وہ ایک شخص کی روح تھی جسے اس گھر میں قتل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کیٹ فاکس کی بیوی فاکس جنکن اور اس کی ایک بہن نے اپنی زندگیاں اس کے لیے وقف کیں۔ انھوں نے روحوں سے رابطے کے لیے واسطوں کا کام کیا۔ اس وقت سے امریکہ اور انگلینڈ میں روحوں سے رابطہ قائم کرنے کی تحریک شروع ہوگئی۔ نشستوں کا اہتمام کیا گیا جن میں روحوں سے ملاقات کے طور طریقوں کی نمائش کی گئی۔ تحریک پھیلی تو اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ اس کے خلاف جلوس نکالے گئے۔ ۱۸۹۸ء میں کیتھولک چرچ نے تحریک کے علمبرداروں کے خلاف فتویٰ دیا اور ان کے کاموں کی سخت مذمت کی تاہم تحریک کے حامیوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی جو لوگ روایتی عیسائیت میں اپنا یقین کھو چکے تھے۔ انھیں ایک مرتبہ پھر روحانیت پر یقین آیا اور جن کو اپنے پیاروں کی جدائی کا غم لاحق تھا۔ انھیں یہ تسلی مل گئی کہ وہ ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دوسری زندگی سے دلچسپی ہوگئی۔ تحریک کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ روح اور اس کی متعلقات ایک بار پھر توجہ کا مرکز بن گئیں {۶}

☆☆☆

## حواشی — جہانِ روح

{۱} Encyclopaedia Britanica (soul) 1985, Vol. 2nd p.25

{۲} Encyclopaidia Britanica vol1 p.25

{۳} Encyclopadia Britanica Vol2nd p.25

{۴} Encyclopadia Britanica(Mircrpaedia) 15th Edn. 1985 vol2nd p.104

{۵} Good News Bible Sam-1 28:7-19

{۶} Encyclopaedia Britanica (Sprirtualism) vol2nd p.104-105

☆☆☆

# روح: قرآن وسنت کی روشنی میں

روح کی تعریف میں علماء اور حکماء سے ایک سو اقوال منقول ہیں مگر اقوال کی کثرت کے باوجود روح آج بھی ایک معمہ ہے جس کو حل کرنے سے انسانی عقل قاصر ہے۔ عربی زبان میں روح کا لفظ کم وبیش بارہ معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں بھی روح کا لفظ مختلف معنوں میں آیا ہے:

ا۔ اس آیت میں روح کے معنی امر ہیں:

وروح منه (النساء: ۱۷۱)

اور اس کا امر ہے

ب۔ ذیل کی آیات میں روح سے مراد وحی ہے:

یُنَزِل الملئکة بالروح مِن امره علیٰ مَنْ یشاء مِنُ عباده

(النحل: ۲)

وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے بندوں میں جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے۔

یُلقیٰ الروح مِن امره علی من یشاء من عباده

(المومن: ۱۵)

اللہ اپنے حکم سے جس بندے پر چاہتا ہے وحی اتار دیتا ہے۔

ج۔ ذیل کی آیت میں روح کے معنی قرآن ہیں:

وکذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا (الشوریٰ:۵۲)

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف قرآن بھیجا

د۔ اس آیت میں روح کا مطلب رحمت ہے:

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایماں لکھ دیا ہے اور اپنی رحمت سے ان کی مدد کی ہے۔

بروح منه (المجادله: ۲۲)

ھ۔ درج ذیل آیت میں روح سے مراد زندگی ہے:

فروح وریحان (الواقعه:۸۹)

پس زندگی ہے اور روزی ہے۔

و۔ ذیل کی آیات میں روح سے مراد جبریل ہیں:

فارسلنا الیھا روحنا (مریم: ۱۷)

پس ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا

نزل به الروح الامین (الشعراء : ۱۹۳)

اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے

ز۔ آیت میں الروح سے مراد وہ عظیم فرشتہ ہے جس کا نام الروح ہے

یوم یقوم الروح (النباء : ۳۸)

جس دن کھڑا ہوگا الروح نامی فرشتہ

ح۔ ذیل کی آیت میں الروح سے مراد خاص فرشتوں کا لشکر ہے:

تنزل الملکة والروح فیھا (القدر:۴)

اس میں فرشتے اترتے ہیں اور ان کا خاص لشکر

ط۔ اس آیت میں روح سے مراد بدن کی روح ہے:

ویسئلونک عن الروح (الاسراء:۸۵)

اور یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں{۱}

امام ابن قیم کا بیان ہے کہ روح کا اطلاق نہ تنہا بدن پر ہوتا ہے اور نہ بدن اور روح کے مجموعے پر۔ امام موصوف کے بقول قرآن اور وحی پر قرآن میں روح کا اطلاق اس لیے کیا گیا ہے کہ قرآن اور وحی سے حیات نافعہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کے بغیر جو زندگی ہوگی اس میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ جانوروں کی زندگی اس سے بہتر ہوتی ہے۔ روح کو اس لیے روح کہا جاتا ہے کہ اس سے بدن کی زندگی ہوتی ہے۔ اسی طرح ریح (ہوا) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سے زندگی حاصل ہوتی ہے، اس کی جمع ارواح آتی ہے۔ نفس کے لیے بھی روح کا لفظ آیا ہے کیونکہ تنفس یا سانس پر زندگی کا دارومدار ہے{۲}۔

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تھا اس پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی:

ویسئلونک عن الروح قل الروح من امرربی وما اوتیتم من العلم الاقلیلا (الاسراء: ۸۵)

اور یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو خدا کے حکم سے ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہودیوں نے کہا کہ ہم کو تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے کیوں کہ ہم کو تورات دی گئی ہے اور جس کو تورات دی گئی اس کو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

قُل لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مداداً لِکَلِمٰتِ رَبی لَنَفِدَ البحر قَبل ان تَنفَدَ کَلِمٰتُ ربی لو جِئنا بمثله مدداً (الکھف: ۱۰۹)

کہہ کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کو لکھنے کے لیے سیاہی ہوتو

قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے
اگرچہ ہم ویسا ہی سمندر اس کی مدد کو لائیں۔

حضرت ابن عباس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ روح کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ روح کے بارے میں بہت سے محتاط علماء نے سکوت کو ترجیح دی ہے۔اس قدر مسلم ہے کہ روح کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔روح نیند میں یا موت کے وقت قبض کی جاتی ہے۔مقاتل بن سلیمان کا کہنا ہے کہ انسان کے لیے زندگی، روح اور نفس ہے۔ جب وہ سوتا ہے تو وہ نفس جس سے وہ اشیاء کو سمجھتا ہے نکل جاتا ہے مگر جسم سے الگ نہیں ہوتا جیسے لمبی رسی کی طرح کی شعاعیں ہوں۔پھر سونے والا اپنے نکلے ہوئے نفس ہی کی وجہ سے خواب دیکھتا ہے اور حیات و روح اس کے جسم میں باقی رہتی ہے جن کی مدد سے وہ کروٹ بدلتا ہے اور سانس لیتا ہے۔ جب وہ حرکت کرتا ہے تو نفس پلک جھپکنے سے کم مدت میں لوٹ آتا ہے{۳}۔ مقاتل نے یہ بھی کہا ہے کہ آدمی جب سوتا ہے تو اس کا نفس نکل جاتا ہے اور اوپر چڑھتا ہے۔ جب وہ خواب دیکھتا ہے تو وہ واپس آکر روح کو اس کی خبر دیتا ہے، صبح اٹھ کر وہ آدمی جانتا ہے کہ اس نے ایسا ایسا دیکھا ہے{۴}۔

حدیث سے ثابت ہے کہ روحیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کا حال پوچھتی ہیں۔حضرت خزیمہ (الشہید ۳۷ھ/۶۵۷ء) کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں۔میں نے خواب کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ روح روح سے ملاقات کرتی ہے۔پھر آپ لیٹ گئے اور فرمایا اپنے خواب کو سچا کرو۔حضرت خزیمہ نے اپنی پیشانی آپ کی پیشانی پر رکھ دی۔آپ نے فرمایا کہ روحیں خواب میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرتی ہیں{۵}۔

روحوں کا معاملہ عجیب ہے۔دنیا میں وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مانوس ہوتے ہیں جن کی روحیں ایک دوسرے کے ساتھ مانوس ہوتی ہیں۔یہی حال عالم برزخ کا ہے اور یہی

کچھ عالم آخرت میں بھی ہوگا۔ حضرت عمر نے حضرت علی سے ایک مرتبہ تین سوال پوچھے۔ ان میں پہلا سوال یہ تھا کہ کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس نے اس شخص سے کوئی خیر نہیں پایا ہے۔ کسی کو کسی سے دشمنی ہوتی ہے حالانکہ اس شخص سے اسے کوئی شر یا نقصان نہیں پہنچا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا کہ ہاں میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جو فضا میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ بعض منحوس ہوتی ہیں۔ پھر جن روحوں میں تعارف ہوتا ہے ان میں محبت ہوجاتی ہے، جن میں اجنبیت رہتی ہے ان میں (دنیا کے اندر بھی) اختلاف ہوجاتا ہے، یہی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی مروی ہے {۲}۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں روحوں کا اپنے رفیقوں کے ساتھ ملنا واضح ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں دعا کی اے اللہ سب سے بلند رفیق میں شامل فرما۔ آپ الرفیق الاعلیٰ میں ہیں۔ ایک انصاری صحابی رسول اللہ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ گھر میں آپ کی یاد آتی ہے تو آپ کو دیکھے بغیر چین نہیں آتا۔ پھر جب مجھے اپنی اور آپ کی موت یاد آتی ہے تو سوچتا ہوں کہ مجھے آپ کی رفاقت صرف دنیا میں حاصل رہے گی پھر آپ کو انبیاء کے درمیاں اٹھایا جائے گا اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو آپ کے مقام سے نچلے مقام میں جگہ ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ والرَّسُوْلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مِن النَّبِيّن والصِديقين والشُهَدَاء والصّٰلِحين وحَسُنَ
اولٰئک رفيقا ذالک الفضل من اللّٰه ط و کفٰى باللّٰه عليماً۔

(النساء : ۶۹۔۷۰)

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء ،صدیقین،شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ رفاقت کتنی اچھی ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ جاننے والا کافی ہے۔

قرآن حکیم میں آیا ہے کہ فرشتے نفس مطمئنہ سے کہتے ہیں:

يَـا اَيَّتُهَا النَّفسُ المُطمَئِنَة ارجِعي الى رَبكِ رَاضِيةً مرضِيَّة
فَادْخُلِي فِي عِبَادِی وادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر : ۲۷۔۳۰)

اے اطمینان والی روح ! اپنے رب کی طرف خوشی خوشی لوٹ جا رب تجھ سے راضی اور تو رب سے راضی ہے۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

روحوں کا اپنے احباب کے ساتھ ملاقات کرنا اور گفتگو کرنا دنیا، عالم برزخ اور عالم آخرت تینوں میں ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ نیند کے دوران زندوں کی روحیں زندہ روحوں سے ملاقات کرتی ہیں جس کا تذکرہ اوپر آیا۔ زندوں کی روحیں گزرے ہوئے لوگوں کی روحوں سے بھی ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کا حال دریافت کرتی ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

اللّٰه يَتَوفیَ الاَنْفُسَ حین موتها والَّتِی لَم تَمُتْ فی منا مها
فَيُمْسِکُ التی قضیٰ علیها الموتَ ویُرسلُ الأُخریٰ اِلیٰ اجلٍ
مُسَمّی ۔اِن فی ذالِکَ لَاٰیٰتٍ لقومٍ یتفکرون (الزمر: ۴۲)

اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں ان کی روحیں سوتے میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہے۔ ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لیے اس میں

نشانیاں ہیں۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ خواب میں زندوں اور مردوں کی روحیں ملتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا حال پوچھتی ہیں۔ پھر اللہ مردوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

زندہ لوگوں کی روحوں کا زندوں کی روحوں سے ملاقات کے شواہد اس قدر کثرت سے موجود ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت ہرم بن حبان نے حضرت اویس قرنی (الشہید ۳۷ھ/ ۶۵۷ء) سے ملاقات کی تو واقف نہ ہونے کے باوجود حضرت اویس قرنی نے انھیں پہچانا تو انھوں نے سوال کیا کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا۔ حضرت اویس قرنی نے جواب دیا ''عرف روحی روحک'' میری روح نے آپ کی روح کو پہچانا'' {۷}

ایک شاعر جمیل بن معمر العذری نے کہا ہے:

اظل نهاری مستهاما وتلتقی

مع الیل روحی فی المنام وروحا

''میں دن بھر مغلوب الفکر رہتا ہوں مگر رات کو خواب میں میری

روح محبوب کی روح سے ملاقات کر کے آتی ہے''

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جب نیند میں ہوتا ہے تو اس کی روح دوسرے لوگوں کی روح سے ملاقات کرتی ہے اور خواب میں اس کے مشاہدے میں عجیب وغریب چیزیں آتی ہیں۔

زندوں کی ارواح مردہ لوگوں کی ارواح سے ملاقات کرتی ہیں، جس کے ثبوت میں ہزاروں واقعات منقول ہیں۔ اوپر کہا گیا کہ سورہ الزمر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیند کے دوران روح قبض کرنے کے بارے میں فرمایا ہے: سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُم بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَاجَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ

يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰىٓ اَجَلٌ مُّسَمًّى (الانعام: ۶۰)

وہی تو ہے جو رات کو (سونے کی حالت میں) تمہاری روح قبض
کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے، پھر تمہیں
دن کو اٹھا دیتا ہے تا کہ (زندگی) کی معین مدت پوری کر دی جائے۔

یعنی نیند میں ہر رات اللہ تعالیٰ بندے کی روح قبض کر لیتا ہے یا جان نکالتا ہے مگر یہ وہ روح نہیں جو موت کے وقت قبض کی جاتی ہے۔ روح کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ نفس التمیز: یہ وہ روح ہے جو نیند کی حالت میں قبض کی جاتی ہے۔ اسے ہوش بھی کہتے ہیں۔

ب۔ نفس الحیاۃ: وہ روح ہے جو نیند کی حالت میں جسم میں موجود رہتی ہے جس سے انسان کی سانس چلتی ہے۔ نبض چلتی ہے اور قوت ہاضمہ اپنا کام کرتی ہے {۸}

نیند کو موت کی بہن کہا گیا ہے۔ اسے وفات صغریٰ کہا جاتا ہے۔ وفات صغریٰ کے دوران نفس التمیز کو جسمانی قیود سے آزادی مل جاتی ہے۔ یہ اس کے لیے چھٹی کا وقفہ ہوتا ہے۔ وقفے کے دوران یہ دوسری روحوں سے ملاقات کرتی ہے اور ان سے ملاقات کے دوران معلومات حاصل کر لیتی ہے۔ نفس التمیز کو جس قدر روحانی بلندی حاصل ہو گی اسی قدر اس کی معلومات درست ہوتی ہیں۔ اس لیے جو شخص گفتگو میں جتنا سچا ہو گا اس کا خواب بھی درست ہو گا۔ نیند کے دوران جب نفس التمیز (روح) نکلتی ہے تو بعض اوقات ملک الرویاء یا فرشتۂ خواب اسے مستقبل کے واقعات یا خطرات سے آگاہ کرتا ہے یا اسے کسی چیز سے ڈراتا ہے۔ ہدایات دیتا ہے یا اس کی گتھیاں سلجھاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گزرے ہوئے لوگ اسے خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ اصل میں مردوں کی روحیں ہوتی ہیں جو سوئے ہوئے آدمی کی روح سے ملاقات کر کے اسے معلومات فراہم کرتی ہیں یا اسے کوئی چیز عطا کرتی ہیں یا کسی چیز کا مطالبہ کرتی ہیں۔

حضرت علی کا بیان ہے کہ اللہ یتوفی الانفس (الزمر: ۴۲) اللہ موت کے وقت بھی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو فوت نہیں ہوئے ان کی روحیں ان کی نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر وہ

روحیں روک لیتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اور دوسری روحیں ایک مقررہ مدت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔جن روحوں کو نیند میں اوپر چڑھایا جاتا ہے وہ جو کچھ آسمانوں میں دیکھ آتی ہیں۔وہ باتیں سچی ہوتی ہیں پھر جب وہ اپنے جسموں کی طرف واپس بھیجی جاتی ہیں تو فضا میں انھیں شیاطین مل جاتے ہیں جو انھیں جھوٹی باتیں بتا دیتے ہیں۔ایسے خواب جھوٹے ہوتے ہیں{۹}

بعض اوقات نیند کے دوراں روح غریب الدیار مسافر کی طرح اپنے وطن اقامت یعنی جسم کے حالات میں الجھی رہتی ہے یا دن کی مصروفیات کے زیر اثر رہتی ہے یا خواب گاہ کے ماحول یا کسی قریبی آواز سے متاثر ہوتی ہے۔ان حالات میں نیند کے دوراں جو کچھ نظر آتا ہے وہ خواب پریشان ہوتا ہے ایسے خوابوں کو اصغاث واحلام کہتے ہیں۔ ان کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

☆☆☆

## حواشی — روح: قرآن وسنت کی روشنی میں

{۱} شیخ الاسلام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی۔الاتقان فی علوم القرآن دہلی ۱:۱۸۶

{۲} الروح ص ص ۲۱۷۔۲۱۸

{۳} الروح ص ۲۱۸

{۴} الروح ص ۲۱۸

{۵} الروح ص ۱۸۰ اشعۃ اللمعات۔کتاب الرؤیا فصل ۲

{۶} الروح ص ص ۳۰۔۳۱

{۷} ختم الاولیاء ص ۳۹۶

{۸} اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۰:۴۰۳

{۹} الروح ص ۳۱

☆☆☆

# روح اور عالم ارواح

روحوں کے ساتھ ملاقات کرنے کی خواہش اگلے زمانے میں بھی رہی ہے۔ امام ابن قیم نے معبر علی بن ابی طالب قیروانی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ابو محمد عبداللہ ہمارے شہر میں ایک نیک آدمی تھے۔ وہ مُردوں سے خواب میں ملاقات کر کے ان سے خفیہ باتیں دریافت کرتے تھے اور ان کے گھر والوں اور عزیزوں کو بتایا کرتے تھے۔ ان کے اس کمال کی شہرت دور دور تک پھیلی گئی تھی۔ لوگ ان کے پاس آتے اور کہتے کہ ہمارا فلاں عزیز فوت ہو چکا ہے۔ اس کے پاس مال تھا اس نے کسی کو کچھ بتایا نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ مال کہاں گڑا رکھا ہے۔ یہ جواب دیتے کہ اگر اللہ نے چاہا تو مال مل جائے گا تم کل آنا۔ پھر یہ اللہ سے دعا کر کے رات میں سو جاتے۔ خواب میں اسی مردے کو دیکھتے۔ مال کے بارے میں پوچھتے تو وہ بتا دیتا کہ مال کہاں گڑا ہوا ہے {۱}۔

ان کا ایک واقعہ ہے کہ ایک عورت نے ایک نیک بزرگ خاتون کے پاس سات اشرفیاں امانتاً رکھی تھیں۔ بزرگ خاتون کا انتقال ہو گیا۔ اب وہ عورت پریشان ہو گئی۔ ابو محمد عبداللہ کے پاس آئی اور ماجرا بیان کیا۔ اس نے ان سے اس بزرگ خاتون کا نام بتایا اور چلی گئی۔ دوسرے دن آئی تو ابو محمد عبداللہ نے کہا کہ خواب میں مجھے بزرگ خاتون نے بتایا ہے کہ میرے گھر کی چھت پر سات لکڑیاں ہیں۔ ساتویں لکڑی میں دینار ایک اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے رکھے ہیں۔ وہاں سے اپنی امانت لے لو۔ چنانچہ عورت کو اپنے دینار وہاں مل گئے {۲}۔

ایک عورت کے والد کا انتقال ہوا۔اس کے پاس مال تھا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ اس نے مال کہاں گڑا رکھا ہے۔عورت نے ترکیب سوجھی کہ میں اپنا گھر ڈھا کر مال تلاش کروں۔اس نے ڈھانے کے لیے کاریگر کو بلایا جب وہ کام کے لیے آیا تو عورت اور گھر والے مکان سے باہر نہیں آئے۔کاریگر نے ان سے پوچھا کہ وہ گھر سے باہر کیوں نہیں نکلتے ؟عورت نے جواب دیا کہ میں اس لیے گھر منہدم کرنا چاہتی ہوں کہ میرے والد مال دار تھے۔ان کا انتقال ہو چکا ہے۔میرا خیال ہے کہ انھوں نے گھر ہی میں مال گڑا ہوگا۔شاید مکان ڈھانے کے بعد مل جائے گا۔کسی نے اس عورت سے کہا کہ اس سے زیادہ آسان طریقہ تم بھول گئی ہو۔وہ بولی کہ اس سے آسان بات کیا ہے۔اس نے کہا کہ تم فلاں کے پاس جا کر ان سے واقعہ بیان کرو۔ممکن ہے وہ خواب میں تمہارے والد کو دیکھ کر ان سے معلوم کرے اور تمہیں بغیر مشقت اُٹھائے اور خرچ کیے والد کا مال مل جائے۔چنانچہ وہ عورت ان کے پاس گئی اور سارا ماجرا بیان کیا۔اس نے انھیں اپنا اور اپنے والد کا نام بتایا اور چلی آئی۔دوسرے روز صبح وہ ان کے پاس گئی تو انھوں نے بتایا کہ میں نے تمہارے والد کو خواب میں دیکھا اور ان سے مال کے بارے میں دریافت کیا۔انھوں نے کہا کہ مال محراب میں گڑا رکھا ہے۔چنانچہ اس عورت نے وہاں کھودا تو مال برآمد ہوا۔لوگ حیرت میں پڑ گئے۔مال تھوڑا تھا اس لیے وہ پھر ان کے پاس گئی کہ مال تو نکلا مگر وہ کم ہے۔انھوں نے کہا کہ تم کل آنا۔جب وہ دوسرے دن ان کے پاس گئی تو انھوں نے کہا کہ تمہارے والد نے کہا کہ اس مربع حوض کے نیچے کھدائی کرو جو روغن زیتون کا مخزن ہے۔اس عورت نے کمرہ کھولا تو اس کے کونے میں ایک مربع حوض دیکھا جب کھدائی کی تو ایک بڑا مٹکا ملا۔اس نے مال حاصل کیا مگر اب بھی اس عورت کی پیاس نہ بجھی۔وہ پھر ان کے پاس گئی اور اپنا عندیہ ظاہر کیا۔انھوں نے دوسرے روز آنے کو کہا جب وہ دوسرے روز ان کے پاس گئی تو انھوں نے کہا کہ تمہارا باپ کہتا ہے کہ تمہارے مقدر میں جو کچھ تھا وہ تمہیں مل گیا۔باقی مال پر جن قابض ہو گیا ہے{۳}۔

روح کے بارے میں یہ خیال عام ہے کہ بعض اوقات یہ جسم سے نکل جاتی ہے اور گھوم

پھر کے واپس آتی ہے۔ ہندؤں کا خیال ہے کہ نیند کے دوراں روح جسم سے باہر نکل کر اِدھر اُدھر پھرتی ہے اس لیے حکم ہے کہ سوئے ہوئے آدمی کو جگانا نہیں چاہیے کیوں کہ اس صورت میں ممکن ہے کہ روح کو جسم میں واپس جانے کا موقعہ نہ مل جائے اور آدمی موت کے منہ میں چلا جائے۔ نارنگا گا قوم کے لوگوں کا کہنا ہے کہ نیند کے دوراں انسان کی روح جسم سے نکلتی ہے اور دوسری روحوں کے ساتھ ملاقات کرتی ہے۔ نیند کا وقفہ روح کے لیے چھٹی کا وقفہ ہوتا ہے اور یہ اسی طرح آسماں پر عالم روحانیات میں جاسکتی ہے جس طرح موت کے بعد جاتی ہے۔ یہی خیال یونانیوں میں بھی عام رہا ہے۔ یعنی روح رات کو نیند کے دوراں جسم سے نکل کر ابدی چیزوں سے ملاقات کرتی ہے وہاں سے معلومات حاصل کر لیتی ہے۔ دن کے وقت اسے ان چیزوں تک رسائی نہیں ہوتی۔ یونانیوں میں یہ خیال بھی عام تھا کہ جسم جب سوتا ہے، روح تب جاگتی ہے اور اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ جب جسم بیدار ہوتا ہے تو روح سو جاتی ہے۔ چنانچہ دن میں روح وہ چیز نہیں دیکھتی جو رات میں دیکھتی ہے {۴}۔

نیند کے دوراں روح کے نکل جانے کا خیال اس قدر عام ہے کہ شمالی امریکہ میں ہڈسن بے کے اسکیمو اور Patani قوم کے لوگوں کا کہنا ہے کہ روح نیند کے دوراں جسم کو چھوڑ کر خوابوں کی دنیا میں چلی جاتی ہے اس لیے لوگوں کا خیال ہے کہ سوئے ہوئے آدمی کو دفعتہً جگانا خطرے سے خالی نہیں ہے کیوں کہ اس صورت میں ممکن ہے کہ سوئے شخص کے جسم سے روح نکل کر کہیں گھوم رہی ہو اور وہ گم ہو جائے۔ یہ خیال اس قدر راسخ ہو چکا ہے کہ لوزاں تا جل قوم کے لوگ اس شخص کو سخت سزا دیتے ہیں جو سوئے ہوئے آدمی کو جگائے {۵}۔

روح کی گمشدگی یا Soul Loss ایک تسلیم شدہ خیال ہے۔ بعض قوموں کے یہاں یہ خیال عام ہے کہ جمائی، چھینک اور نیند کے دوراں انسان کی روح باہر نکلتی ہے ممکن ہے کہ دشمن اس کو پکڑ کر بند کر دے۔ ان قوموں میں یہ خیال بھی عام ہے کہ روح کی واپسی اور اسے دشمن کے قبضے سے چھڑانے کے لیے کاہن کی ضرورت پڑتی ہے {۶}۔

دنیا کی دوسری قوموں میں بھی یہ خیال کسی نہ کسی صورت میں عام ہے۔ کشمیر میں بھی یہ

خیال پایا جاتا ہے کہ سوئے ہوئے آدمی کے بدن سے روح نکل کر کہیں چلی جاتی ہے اس لیے سوئے ہوئے آدمی کو جگانا مناسب نہیں ہے۔

آیئے دیکھیں کہ روح کے متعلق ان خیالات کے بیان کرنے سے خواب کا تعلق کیا ہے۔ مختلف قوموں میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ روح جب انسان کے بدن سے نکلتی ہے تو ایسی دنیا میں چلی جاتی ہے جہاں اس کی ملاقات بزرگوں کی ارواح اور دوسری روحوں سے ہوتی ہے۔ یہ ارواح روح کو آئندہ واقعات کے بارے میں مطلع کرتی ہیں جسے روح خواب کے دوران تمثیل کے پیرائے میں انسان کو پیش کرتی ہے۔ مردوں کی یہ ارواح روح کو بہت سے معاملات کے بارے میں بتاتی ہیں۔ بعض اوقات مردہ اپنے مال، اپنی جائداد اور قرض کے بارے میں خواب دیکھنے والے کو آگاہ کرتا ہے۔ کبھی اسے مطلع کرتا ہے کہ تمہارے دشمن تمہارے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ اور کبھی اسے آگاہ کرتا ہے کہ تمہاری وفات کا وقت قریب ہے۔

عمیر بن وھب نے اسلام لانے کے بعد خواب دیکھا۔ خواب میں اسے بتایا گیا کہ گھر میں فلاں فلاں جگہ کھودو۔ آپ کے باپ کا مال گڑا ہوا ہے۔ اس کے باپ نے مال دفن کیا تھا مگر اسے بتانے کا موقعہ نہ ملا۔ عمیر نیند سے جاگ گئے۔ خواب کے مطابق کھدائی کی تو انھیں دس ہزار درہم اور کثیر سونا مل گیا۔ انھوں نے اپنا قرض اتارا اور خوش حال ہو گئے۔ یہ خواب انھوں نے مسلمان ہونے کے بعد دیکھا تھا۔ ان کی ایک چھوٹی بچی نے کہا ابا جان ہمارے جس رب نے ہمیں اپنے دین کے ذریعے زندگی بخشی وہ ہبل اور عزیٰ سے اچھا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مال آپ کو نہ ملتا۔ آپ نے چند ہی روز سے اس کی عبادت شروع کی ہے{۷}۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم تین آدی سفر پر نکلے۔ ہم میں سے ایک آدمی سو گیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کی ناک سے چراغ جیسی کوئی چیز نکلی اور قریب کے ایک غار میں داخل ہوگئی اس کے بعد وہ واپس آگئی اور ناک میں داخل ہوگئی وہ شخص چہرہ ملتے ہوئے نیند سے اٹھا اور کہا کہ میں نے عجیب بات خواب میں دیکھی میں نے اس غار میں اتنا اتنا (خزانہ) دیکھا۔ پھر ہم لوگ اس غار میں داخل ہوئے۔ تو ہم نے اتنا ہی خزانہ دیکھا جتنا کہ اس نے دیکھا تھا{۸}۔

امام ابن قیم نے مشہور مفسرین حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد کے حوالے سے لکھا ہے کہ سونے کی حالت میں اصل روح تو جسم میں موجود رہتی ہے تاہم اس کی پہنچ دور تک ہوتی ہے۔ جہاں تک اللہ چاہے وہ جاتی ہے۔ جب روح لوٹ کر آتی ہے اور بدن میں داخل ہوتی ہے تو انسان جاگ جاتا ہے۔ اس کی مثال سورج کی کرن ہے جو سورج سے نکلتی ہے اور زمین پر پڑتی ہے۔ اصل کرن سورج میں ہوتی ہے {۹}۔

امام ابن مندہ کے بیان کے مطابق بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ روح ناک کی راہ سے روشنی بکھیرتی ہے مگر اس کا مرکب جسم رہتا ہے۔ اگر وہ پوری طرح نکل جائے تو انسان مرجائے گا جس طرح اگر چراغ سے بتی نکال لی جائے تو چراغ بالکل بجھ جاتا ہے۔ آگ تو بتی میں سوار ہے مگر اس کی روشنی اور کرنیں گھر کو روشن کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح روح ناک کی راہ سے پھیل کر آسمان تک جاتی ہے۔ شہروں کا چکر لگاتی ہے۔ مردوں کی ارواح سے ملاقات کرآتی ہے۔ اگر یہ شخص بیداری میں ہوشیار ذہن اور سچا ہے تو فرشتہ خواب اسے کوئی چیز دکھاتا ہے اور جب روح واپس لوٹتی ہے تو اس کے دل میں وہ بات ڈال دیتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی صلاحیت کے مطابق اسے دکھائی ہے۔ اگر وہ نادان اور باطل پسند ہے تو خواب میں اللہ کے حکم سے جو اچھی یا بری بات دیکھی ہے وہ ان شیطانی کرشموں سے مل کر گڑ بڑ ہوجاتی ہے جو اس نے راہ میں دیکھی ہیں اس لیے بیداری پر ذہن میں صحیح خواب محفوظ نہیں رہتا کیونکہ صحیح اور غلط میں خلط ملط ہوگیا ہے۔ قوت فیصلہ تو ہوتی نہیں اس لیے معبر ایسے خوابِ پریشان کی تعبیر دینے سے قاصر رہتا ہے {۱۰}۔

غنی کشمیری نے کہا ہے ؎

ندارد رہ بگردوں روح تا باشد نفس در تن
رسائی نیست در پرواز مرغ رشتہ در پارا

"جب تک روح جسم میں مقید رہتی ہے وہ پرواز نہیں کرتی جس
پرندے کے پاؤں میں جال ہوتا ہے وہ پرواز نہیں کرسکتا۔"

روح جب تک بدن کی کی مصروفیات میں مقید رہتی ہے۔ اس کی تاثیر محدود ہوتی ہے۔ اگر انسان نفس پر قابو پاکر اخلاق عالیہ اختیار کرے ۔ بری عادتوں کو ترک کر کے روحانی اور معنوی خصائص اپنائے تو اس کی روح میں عجیب تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اخلاق عالیہ سے متصف افراد کی روحانی تاثیر دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی روح مادی رشتوں سے جتنی آزاد ہوتی ہے اس کی تاثیر اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ روح کی تاثیر بدن کی تاثیر کے مقابلے میں اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابن قیم کے بقول روحوں کی تاثیر اس عالم میں بڑی زبردست ہوتی ہے جس سے بدن اور اس کے اعراض عاجز ہوتے ہیں۔ مثلاً روح بڑی چٹان کو پھاڑ دیتی ہے۔ جانور کو دیکھ کر اسے ہلاک کر دیتی ہے۔ کسی چیز پر نظر ڈال کر اسے تباہ کر دیتی ہے ۔ امام موصوف کے بقول اس عالم میں بھی جس قدر انسانی آثار ہیں وہ سب بدنوں کے واسطے روحوں کے اثرات ہیں۔ روح اور بدن دونوں تعاون باہمی سے تاثیر پیدا کرتے ہیں۔ روح سے ایسے آثار بھی صادر ہوتے ہیں جن میں بدن کا کوئی حصہ نہیں ہوتا مگر بدن سے کوئی اثر صادر نہیں ہوتا جس میں روح کی شرکت نہیں ہوتی [۱۱]۔ خواب کے دوران روح کو تجرد حاصل ہوتا ہے اسے ایک طرح کی آزادی حاصل ہوتی ہے، اس لیے روح کی قوت تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ اس کی جولاں گاہ بڑی وسیع ہوتی ہے۔ جو شخص سوتے وقت افکار و خیالات سے آزاد ہوتا ہے اس کا خواب درست ہوتا ہے۔ فیض کے بقول ۔

وہی چشمۂ بقا تھا جسے سب سراب سمجھے
وہی خواب معتبر تھے جو خیال تک نہ پہنچے

سوتے وقت جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے اس کی روح بھی اسی پریشانی میں اسیر رہتی ہے اس کی پرواز محدود اور جولاں گاہ تنگ ہوتی ہے۔ بعض اوقات روح اپنی قوت پرواز کے باوجود اس جانور کی طرح دور تک جانے سے قاصر رہتی ہے جس کے پاؤں میں دونا ڈال دیا گیا ہو۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ غریب کے خواب کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی کیونکہ وہ اکثر معاش

کے بکھیڑوں میں الجھا رہتا ہے اس کی روح بھی اسیر رہتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دن بھر کی مصروفیات اور تھکان روح کی پرواز میں مانع ہوتی ہیں۔ ان حالات میں جو خواب نظر آتے ہیں ان کی تعبیر نہیں ہوتی۔ بیماری اور بدہضمی سے روح کی پرواز متاثر ہوتی ہے جس کا اثر نظر آنے والے خوابوں پر پڑتا ہے، ان خوابوں کی بھی تعبیر نہیں ہوتی۔

☆☆☆

## حواشی — روح اور عالم ارواح

{۱} الروح ص ۳۳

{۲} الروح ص ۳۳

{۳} الروح ص ۳۳

{۴} Encyclopaedia Of Religion and Ethics Vol.5 P.31

{۵} Encyclopaedia Britanica (Macropaedia) 1985 Vol 27 P.305

{۶} Encyclopaedia Britanica Soul Loss Vol.2 P.25

{۷} الروح ص ۳۲

{۸} الروح ص ۳۲

{۹} الروح ص ۱۰۳

{۱۰} الروح ص ۱۰۳

{۱۱} الروح ص ص ۱۰۲۔۱۰۳، ۲۱۴۔۲۱۵

☆☆☆

# نیند

خواب نیند کے دوراں دکھائی دیتے ہیں، نیند کے بغیر خواب کا تصور ہی محال ہے۔ نیند قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے جس سے انسان اور حیوان کو اپنی توانائی کے احیاء کا موقعہ ملتا ہے۔ خوردونوش کی طرح نیند انسان کی بقاء اورتازگی کے لیے ضروری ہے۔ انسان غذا کے ساتھ ساتھ آرام وسکون کا بھی محتاج ہوتا ہے۔ نیند کے لیے موزوں تریں وقت رات ہوتی ہے اوررات کی تاریکی اورخاموشی ہی آرام کے لیے مناسب ماحول فراہم کرتی ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں اللہ کا ارشاد ہے:

وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرسکو۔ (یونس: ۶۷)

اوراللہ کی ذات وہ ہے جس نے رات کوتمہارے لیے لباس بنایا اورنیند کوراحت کا موجب۔ (الفرقان: ۴۷)

کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کریں۔ (النمل: ۸۶)

اوراس کی رحمت سے ہے کہ رات اوردن تمہارے لیے بنائے تاکہ تم اس میں آرام پاؤ۔ (القصص: ۷۳)

اللہ کی ذات وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات کو بنایا تاکہ تم اس

میں آرام کر سکو۔(المومن:۶۱)

نیند کی تعریف واضح نہیں ہے۔ عام تعریف یہ ہے کہ نیند بیہوشی کی اس کیفیت کا نام ہے جس سے کسی حسی یا کسی اور محرک کے ذریعے سوئے شخص کو بیدار کیا جا سکے۔ اگر بیہوشی کی کیفیت سے اسے بیدار کرنا ممکن نہ ہو تو اسے کوما کہتے ہیں۔

نیند کے بغیر انسان اگرچہ کچھ روز کے لیے زندہ رہ سکتا ہے لیکن اس کی کارگردگی متاثر ہوتی ہے اس قدر ضرور ہے کہ کم خوابی کی ریاضت سے انسان اپنے آپ کو بے خوابی کا عادی بنا سکتا ہے جیسا کہ بعض صوفیہ اور مرتاضئین کرتے ہیں مگر معمولاً انسان بے خوابی کو بطور عادت اختیار نہیں کر سکتا۔

نیند سے محروم انسان کی زندگی اور صحت متاثر ہوتی ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ایک سترہ سالہ طالب علم نے دوسو چونسٹھ (۲۶۴) گھنٹے بغیر نیند کے گزارے۔ بے خوابی کے دوران اس کے اندر چڑچڑاپن، دھندلی بصارت، بکواس اور یادداشت کی کمزوری کا پتہ لگا۔ ایک اور ریکارڈ کے مطابق ایک شخص نے مسلسل ۱۲۴۲ گھنٹے بغیر نیند کے گزارے جو تقریباً ۵۲ دنوں کے برابر ہے۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے گوادر میں میں ایک شخص کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ تقریباً چھ ماہ سوتا ہے اور چھ ماہ جاگتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے نیند کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ نوزائیدہ بچہ ہر شب و روز میں اوسطاً سولہ گھنٹے نیند میں گزارتا ہے۔ دو سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اس میں کمی ہوتی ہے۔ اس وقت یہ وقفہ ۹ سے ۱۲ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ نیند کے اوقات میں بتدریج کمی ہوتی ہے۔ انسان کی عمر کا اوسطاً ایک تہائی وقت نیند میں گزرتا ہے۔

نیند کو ماہرین نے پانچ مرحلوں میں تقسیم کیا ہے:

غنودگی　　نیند　　گہری نیند　　ہلکی نیند　　بیداری

ماہرین کے مطابق خواب اس وقت دیکھے جاتے ہیں جب گہری نیند کے ختم ہونے کے بعد ہلکی نیند کے گھنٹے شروع ہوتے ہیں۔

۱۹۵۳ء میں خوابوں کی تحقیقات کے بارے میں اہم سال ثابت ہوا۔اس سال یہ تحقیق سامنے آئی کہ Rapid Eye Movement سے نیند کے دوران معلوم ہوتا ہے کہ سویا ہوا شخص خواب دیکھ رہا ہے۔اس سال یہ بھی معلوم ہوا کہ نیند پڑنے کے ایک گھنٹہ یا اس سے کم وبیش وقت گزرنے کے بعد لیبارٹری میں سوئے اشخاص کو بند پلکوں میں آنکھ کی تیز حرکات کی تڑک کے لیے مستعد پایا گیا۔ یہ ایک طرح کا دماغی تموج ہے جسے Electroencephalograph کے ذریعے معلوم کیا گیا۔

یہ ماجرا ۵ سے ۱۰ منٹ تک جاری رہتا ہے۔اس کے بعد خاموشی چھا جاتی ہے۔خاموشی کے بعد پھر سے آنکھ کی تیز حرکات شروع ہوتی ہیں۔اس طرح وقفے وقفے سے یہ سلسلہ رات میں تین یا چار بار چلتا ہے۔

۱۹۵۳ء میں یہ بھی معلوم کیا گیا کہ Rapid Eye Movement یا REM نیند کے دوران لیبارٹری میں لوگوں کو جگایا گیا تو ۲۷ میں سے ۲۰ نے کہا کہ انھوں نے خواب دیکھے ہیں۔اس کے برعکس لیبارٹری میں جب لوگوں کو Non-Rem نیند یعنی ایسی نیند سے جگایا گیا جس میں آنکھ کی تیز حرکات موجود نہیں پائی گئیں تو ۲۳ میں سے صرف ۴ نے اپنے خواب بیان کیے۔

REM اور EEG کو مجموعی حالت کو Dream State یا D-State کہا جاتا ہے۔ D-State نوجوانوں میں معمول کی نیند کے ایک چوتھائی حصے پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ نیند کے شروع ہونے کے ۱۰۰ منٹ بعد شروع ہوتی ہے۔ یہ تڑکوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ ہر تڑک دس منٹ تک جاری رہتی ہے۔ ان میں سے ہر تڑک پہلی تڑک کی بہ نسبت طویل ہوتی ہے۔جواں بالغ انسانوں کی معمول کی نیند میں سے D-State ۱۸ فیصد سے کم اور ۳۰ فیصد سے زیادہ پر مشتمل نہیں ہوتی۔ ساٹھ سال کی عمر تک پہنچنے کے وقت تک بمشکل ۲۵ فیصد وقت D-State پر مشتمل ہوتا ہے۔نوزائیدہ بچوں میں ۵۰ فیصد وقت D-State میں نکل جاتا ہے۔
D-State کے بارے میں یہ بھی دریافت کیا گیا ہے کہ دماغ کے جس حصے میں اس

کا دارومدار ہے جو Pontic Tegmentum کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ D-State ایک ایسے جسمانی کیمکل سے وابستہ ہے جسے Norepine Phrine کہا جاتا ہے۔ نیند کے دوسرے مرحلوں میں ایک دوسرا کیمکل سیروٹونین Serotonin شامل ہوتا ہے۔

D-State کے دوران دوسری جسمانی تبدیلیوں میں سانس اور دل کی دھڑکن تیز ہونے، رگوں میں برقی تبدیلی اور خون کے بہاؤ میں تیزی جیسی تبدیلی ہوتی ہے۔

EEG کے ذریعے جہاں کہیں خواب کی علامات پائی جاتی ہیں اور خواب دیکھنے والے کو بیدار کر کے خواب کی حالت سے محروم کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو خواب سے باز رکھنے کی کوشش بیکار جاتی ہے ایسی کوشش کے بعد بیدار کیا ہوا شخص جب خواب کی آغوش میں چلا جاتا ہے تو اس کے خوابوں کی رفتار پہلے سے تیز تر ہو جاتی ہے۔

D-State کے آخری ۲ / ۱؍۲ سے ۲ / ۱؍ گھنٹوں میں لوگ اکثر نیند سے خود بخود جاگ جاتے ہیں اور ۴۰ فیصد وقت جاگتے رہتے ہیں۔ اسی قدر وقت انھیں خواب کو یاد دلانے میں لگتا ہے۔

ایک رائے یہ ہے کہ پیدائش کے چوتھے ماہ بچے خواب دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ گیارہ ماہ کے بچوں میں سے آٹھ میں صرف ایک نے کہا کہ اس نے کبھی کبھی خواب دیکھا ہے۔ چھ سال کی عمر کے سات میں سے چار بچوں نے بتایا کہ انھوں نے خواب دیکھا ہے۔ تاہم اس امر کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ خوابوں کا تناسب زیادہ رہا ہو۔ مگر وہ بھلا دیئے گئے ہوں، یوں خواب ڈھائی سال کی عمر میں شروع ہوتے ہیں اور پانچ سال کی عمر میں اکثر دیکھے جاتے ہیں مگر وہ فراموش ہو جاتے ہیں عام طور پر خواب کو محسوس کرنے کی عمر چوتھے سال سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی برسوں میں بچوں میں بولنے اور حرکت کا تعلق خواب سے ہوتا ہے۔

۶۵ سال کی عمر کے بعد خواب مشکل سے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ اور جذبات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگر خواب دیکھے بھی جائیں تو ان

میں ماحولیاتی نظارے اور ماضی کے مناظر ہوتے ہیں۔

## خوابوں کا تناسب

خواب کے دوراں حواس بھی کام کرتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ خواب کا ۶۰ فیصد قوت بصارت ۵ فیصد قوت سماعت، ۳ فیصد قوت ذائقہ اور ۰.۵ قوت شامہ پر مشتمل ہوتا ہے ان خوابوں میں سونے سے پہلے خوابیدہ اشخاص نے رنگین کاغذ دیکھے تھے۔ جب قوت ذائقہ اور شامہ کو متحرک کیا گیا تو قوت بصارت کا تناسب ۵۰ فیصد تک گر گیا اور متحرک کیے گئے حواس کا تناسب معمول سے دوگنا ہوگیا۔ ان خوابوں میں جن میں حرکت ایک خاص خصوصیت تھی اول الذکر حواس کا تناسب معمول سے دوگنا ہوگیا۔ ان خوابوں میں جن میں حرکت ایک خاص خصوصیت تھی اول الذکر کے ۱۰ فیصد اور ثانی الذکر کے ۱۴ اور ۱۸ فیصد پر مشتمل تھے۔

خواب دیکھنے والوں کے جنس کے لحاظ سے جو نتائج F.Heerwagen اور M.W.Calkins نے اخذ کیے ہیں تقریباً وہی نتائج De Sanctis نے ۱۶۵ مردوں اور ۵۵ عورتوں سے سوالات کر کے اخذ کیے ہیں۔ نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

الف: ۱۔ ۱۳ فیصد مردوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ خواب دیکھتے ہیں۔

۲۔ ۲۷ فیصد مردوں نے کہا کہ وہ اکثر خواب دیکھتے ہیں۔

۳۔ ۵۰ فیصد مردوں نے کہا کہ وہ کبھی کبھار خواب دیکھتے ہیں۔

۴۔ ۱۰ فیصد مردوں نے کہا کہ انھوں نے کبھی خواب نہیں دیکھا یا اگر دیکھا تو یاد نہیں تھا۔

ب: ۱۔ ۳۳ فیصد عورتوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ خواب دیکھتی ہیں۔

۲۔ ۴۵ فیصد عورتوں نے کہا کہ وہ اکثر خواب دیکھتی ہیں۔

۳۔ ۱۳ فیصد عورتوں نے کہا کہ وہ شاذ و نادر خواب دیکھتی ہیں۔

۴۔ ۹ فیصد عورتوں نے کہا کہ انھوں نے کبھی خواب نہیں دیکھا ہے یا اگر دیکھا ہے تو یاد نہیں تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں زیادہ خواب دیکھتی ہیں۔ عورتوں کی نیند ہلکی ہوتی ہے اس لیے وہ زیادہ خواب دیکھتی ہیں{۱}۔

اعصابی نظام کی خرابی کے شکار مریض افراد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہسٹریا کے مریض خواب دیکھتے ہیں۔ مرگی کے مریض ہسٹریا کے مریضوں سے کم خواب دیکھتے ہیں۔ احمق شاذ و نادر ہی خواب دیکھتے ہیں۔ الکوحل کے عادی لوگ واضح اور خوفناک خواب دیکھتے ہیں جن میں اکثر حیوان ظاہر ہوتے ہیں{۲}۔

نابینا افراد کے خوابوں کے بارے میں مختلف رائیں دی گئی ہیں۔ ایک رائے کے مطابق مادرزاد نابینا افراد کے خواب غیر مرئی ہوتے ہیں۔ حالانکہ مشہور نابینا خاتون ہیلن کیلر (المتوفاۃ ۱۹۶۸ء) کے خوابوں میں بصری مواد کے آثار ملتے ہیں۔ پانچ سال سے سات سال کی عمر تک میں نابینا ہوئے افراد کے خواب عام لوگوں کے خوابوں سے مختلف نہیں ہوتے اگرچہ سالوں کی نابینائی کے بعد بصری خواب آنا بند ہو جاتے ہیں{۳}۔ امام ابن خلدون کے بیان کے مطابق روح اپنے حاصل شدہ معنی کو خیال کے حوالے کر دیتی ہے۔ جہاں وہ اس معنی کو کسی ایسی مناسب صورت میں ڈھال کر پیش کرتا ہے جو مشاہدہ میں آئی ہو۔ جو چیز خواب دیکھنے والے کے حواس یا مشاہدے میں نہ آئی ہو اس کی صورت میں خیال کوئی معنی پیش نہیں کرتا۔ خیال سلطان اعظم کو خواب دیکھنے والے کے سامنے سمندر کی صورت میں پیش کرے گا۔ دشمن کو خواب دیکھنے والے کے سامنے سانپ اور عورت کو برتن کی شکل میں پیش کرے گا مگر مادرزاد اندھے کے خواب میں خیال نہ تو سمندر کی شکل دکھائے گا۔ نہ سانپ کی صورت پیش کرے گا اور نہ برتن کی شکل دکھائے گا کیوں کہ مادرزاد اندھے نے نہ تو سمندر دیکھا ہے۔ نہ اس نے سانپ کا مشاہدہ کیا ہے اور نہ اس نے برتن دیکھے ہیں۔ خیال اس کے سامنے ان معانی کو ان صورتوں میں پیش کرے گا جن کا تعلق سننے اور سونگھنے سے ہوگا{۴}۔

اکثر ماہرین کی رائے ہے کہ بیس سے پچیس سال تک کی عمر کے خواب سب سے زیادہ واضح ہوتے ہیں اور اس میں سب سے زیادہ خواب نظر آتے ہیں۔ جبکہ بعض ماہرین کے

مطابق سب سے زیادہ واضح خواب تیس سے پینتیس سال کی عمر کے خواب ہوتے ہیں اور اس عمر میں خواب بکثرت نظر آتے ہیں{۵}۔

خواب صرف انسانوں کو نظر نہیں آتے بلکہ جانور بھی خواب دیکھتے ہیں۔امام دمیری کا بیان ہے کہ گھوڑا انسانوں کی طرح خواب دیکھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑے کتوں میں خواب دیکھنا عام ہے بالخصوص شکاری مہموں کے بعد۔جوان کتوں کی نیند نسبتاً خاموش ہوتی ہے۔دوڑنے والے کتے دوسرے کتوں کی بہ نسبت زیادہ خواب دیکھتے ہیں۔ D-State کی علامت ان تمام جانوروں میں ملتی ہے جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں۔مثلاً بندر، کتے، بلیاں، چوہے، ہاتھی، شرپوز اور اپوسمز۔ D-State کی علامت بعض پرندوں اور رینگنے والے کیڑوں میں بھی پائی گئی ہیں{۶}۔

☆☆☆

## حواشی — نیند

{۱} Encyclopaedia Britanica 11th edn.1910 Vol8 p.561

Encyclopaedia Britanica 14th edn, 1929 Vol7 p.640

{۲} Encyclopaedia Britanica 11th edn.1910 Vol8 p.561

Encyclopaedia Britanica 14th edn, 1929 Vol7 p.640

{۳} Encyclopaedia Britanica 14th edn, 1929 Vol7 p.640

{۴} مقدمہ ابن خلدون جلد دوم باب ۶ فصل ۱۲

{۵} Encyclopaedia Britanica 11th edn.1910 Vol8 p.561

{۶} Encyclopaedia Britanica 11th edn.1910 Vol8 p.561

Encyclopaedia Britanica 1985 vol27 p 307

☆☆☆

# خواب کی صحت اور درستی

خوابوں کی صحت اور درستی کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا گیا جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ بعض اوقات خواب سے حقائق اس طرح بے نقاب ہوتے ہیں کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ امام ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے ایک مرغ (دیک) ایک گھر کے دروازے پر یہ شعر پڑھ رہا ہے ؎

قد کان من رب هذا البيت ما كانا

هيو الصحابة يا قوم اكفانا

''اس مکان کے مالک کو جو پیش آنا تھا وہ آیا۔ جب تک دوست چلائیں کفن کا انتظام کر لو۔''

امام ابن سیرین نے جواب دیا کہ گھر والا چونتیس روز کے اندر مر جائے گا۔ امام کی تعبیر کے مطابق ایسا ہی ہوا۔ مرغ کو عربی میں دیک کہتے ہیں جس کے اعداد (د=۴+ی=۱۰+ک=۲۰=۳۴) چونتیس ہوتے ہیں{۱}۔

امام ابن سیرین کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی نے میرے شوہر کے پیٹ میں سر ڈال کر ایک بوٹی نوچ لی۔ امام نے تعبیر دی کہ تمہارے شوہر کے تین سو سولہ درہم چوری ہو گئے ہیں۔ عورت نے کہا واقعہ صحیح ہے۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ امام نے جواب دیا کہ ابجد کے حساب سے ''سنور'' (بلی) کے اعداد (س=۶۰+

ن=۵۰+ و=۶+ر=۲۰۰=۳۱۶) ہوتے ہیں۔ پڑوس کے ایک غلام پر شک ہوا۔ اسے زدوکوب کیا گیا تو اس نے جرم کا اعتراف کیا {۲}۔

ایک کیپٹن (جو غالباً انگریز تھا، ۱۸۵۷ء کی جنگ میں) ہندوستان میں جنگی خدمات انجام دے رہا تھا، اس کی بیوی نے ۱۴ر نومبر کی رات کو خواب دیکھا کہ اس کا شوہر اس کے سامنے کھڑا ہے وہ اپنی چھاتی کو دونوں ہاتھوں سے دبائے ہوئے ہے۔ اور اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار ہیں۔ اسے یقین ہوا کہ اس کا شوہر جنگ میں یا تو مارا گیا ہے، یا زخمی ہوا ہے۔ دفتر جنگ سے رپورٹ شائع کی گئی تو اس میں کیپٹن کی موت کی تصدیق تھی، رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ کیپٹن کی موت ۱۵ر نومبر کو واقع ہوئی تھی، اس کی بیوی نے کوشش کی کہ وہ شوہر کی موت کی صحیح تاریخ معلوم کرے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ کیپٹن کی موت ۱۴ر نومبر کو ہوئی تھی۔ دفتر جنگ کی رپورٹ میں غلطی ہوئی تھی۔ اصلی تاریخ ۱۴ر نومبر تھی {۳}۔

خواب کی درستگی کے معاملے میں ایک ماہر معبر کی نگاہ کتنی دوررس ہوتی ہے، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک عورت امام ابن سیرین کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ امام صاحب اس وقت دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے عورت سے کہا اپنا خواب بیان کرو۔ عورت نے کہا آپ فارغ ہو لیں تو بیان کروں گی۔ امام جب کھانے سے فارغ ہوئے تو عورت نے بیان کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند ثریا میں داخل ہو گیا ہے اور کسی نے پیچھے سے آواز دی کہ اے عورت محمد ابن سیرین کے پاس جا اور انہیں خواب سنا۔ امام نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا کیسے دیکھا پھر بتاؤ، عورت نے خواب دہرایا تو امام کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ پیٹ پکڑ کر کھڑے ہو گئے، ان کی بہن نے کہا کہ آپ کا کیا حال ہے چہرہ زرد پڑ گیا ہے۔ امام نے کہا ایسا کیوں نہ ہو اس عورت کا خیال (خواب) ہے کہ میں سات روز کے بعد قبر میں چلا جاؤں گا۔ چنانچہ ساتویں روز امام کو قبر میں دفن کیا گیا {۴}۔

خواب کی صحت کا معاملہ معبر پر دو اور دو چار کی طرح روشن ہوتا ہے اسے نہ صرف خواب میں مضمر پیغام نظر آتا ہے بلکہ تعبیر کے واقع ہونے کی مدت میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور خواب بیان کیا۔اس نے بیان کیا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک تھیلی ہے میں نے تھیلی کو الٹ دیا، تھیلی میں جو درہم وغیرہ تھے وہ سب باہر نکلے ،اس کے بعد تھیلی میں سے ایک جونک باہر نکلی ۔خواب سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس شخص سے کہا کہ تو میرے پاس سے فوراً چلا جا وہ آدمی چلا گیا ابھی کچھ ہی دور گیا تھا کسی جانور نے سینگ مارا اور وہ ہلاک ہوگیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے واقعہ سنا تو کہا کہ بخدا میں نے اس وجہ سے اسے اپنے پاس سے نکال دیا تھا کہ کہیں وہ میرے سامنے ہی نہ مرے۔ کیوں کہ تھیلی کی مثال قالب انسانی کی تھی اس میں جو درہم تھے وہ اس کی زندگی کے سال تھے جو جونک آخر میں تھیلی سے باہر نکلی وہ اس کی روح تھی {۵}۔

معبر بعض اوقات خواب سن کر چور اور دشمن کا بھی پتہ لگا تا ہے،اس کے علاوہ لوگوں کی خیانت اور مکاری سے بھی خواب کے ذریعے آگاہ ہوتا ہے۔امام ابن سیرین امام جعفر صادق اور دوسرے معبرین سے عجیب وغریب واقعات منقول ہیں۔

ایک شخص امام ابن سیرین کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے گھر میں داخل ہو کر جو کے دانے چگ لیے۔امام نے کہا کہ اگر تمہارے گھر سے کوئی چیز غائب ہو جائے تو بتا دینا۔کچھ روز بعد اس شخص نے آ کر کہا کہ میرے گھر کی چھت پر سے ایک چٹائی چوری ہوگئی ۔امام ابن سیرین نے جواب دیا کہ وہ مؤذن نے چوری کی ہے۔تحقیق کرنے پر تعبیر صحیح نکلی {۶}۔

امام ابن سیرین کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ انڈے توڑ رہا ہے ۔سفیدی لے جاتا ہے اور زردی چھوڑ جاتا ہے۔امام نے کہا کہ جس آدمی نے یہ خواب دیکھا ہے وہ خود آ کر مجھ سے پوچھے،اس آدمی نے کہا کہ میں اس کی طرف سے پوچھ رہا ہوں،جو تعبیر دیں گے اسے بتا دوں گا۔امام نے کہا نہیں وہ آدمی بار بار اپنی بات دہراتا رہا مگر امام یہی کہتے رہے۔آخر میں اس نے اقرار کیا کہ یہ خواب میں نے ہی دیکھا ہے۔امام نے کہا کہ تم قسم کھاؤ کہ یہ خواب تم نے ہی دیکھا

ہے۔ اس آدمی نے قسم کھائی کہ اسی نے یہ خواب دیکھا ہے۔ امام نے اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا کہ اس آدمی کو پکڑ کو سلطان کے پاس لے جاؤ۔ اور اسے اطلاع دو کہ یہ شخص قبر کھود کر مردوں کے کفن لے جاتا ہے، یہ سن کر وہ آدمی کہنے لگا میں اللہ کے لیے آپ کے ہاتھ پر اسی وقت توبہ کرتا ہوں اور آج تک جو حرکت مجھ سے سرزد ہوئی ہے مرتے دم تک نہیں کروں گا {۷}۔

خواب کی درستی اور تعبیر کے وقوع کے بارے میں اچھے معبر کو کبھی ابہام نہیں رہتا اس کی نگاہ خواب میں دیکھی جانے والی چیزوں کے ان پہلوؤں پر بھی ہوتی ہے جن تک دوسروں کی نظر نہیں پہنچتی۔ ایک شخص نے امام ابن سیرین سے خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چڑیا ہے، میں نے اسے ذبح کرنا چاہا تو اس نے کہا "لا یحل لک ان تاکلنی"۔ تیرے لیے میرا کھانا حلال نہیں ہے۔ امام نے تعبیر دی کہ تم صدقہ کے مستحق نہیں ہو مگر صدقہ لیتے ہو، اس شخص نے کہا آپ میرے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں۔ امام نے کہا ہاں اگر تم چاہو تو صدقہ کے درہموں کی تعداد بھی بتادوں جو تیرے پاس ہیں۔ اس نے کہا بتایئے۔ امام نے جواب دیا وہ چھ درہم ہیں۔ امام ابن سیرین کا جواب سن کر اس شخص نے کہا آپ نے سچ کہا۔ یہ دیکھئے وہ میرے ہاتھ میں ہیں، میں اب توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کبھی صدقہ نہیں لوں گا۔ امام ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ آپ نے یہ تعبیر کیسے دی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ چڑیا خواب میں سچ کہتی ہے، اس کے چھ اعضاء ہیں۔ چڑیا کے اس قول سے کہ تیرے لیے میرا کھانا حلال نہیں ہے، میں نے سمجھا کہ یہ شخص وہ مال حاصل کرتا ہے جو اس کا حق نہیں ہے {۸}۔

امام جعفر صادق کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک چڑیا ہے، امام جعفر نے کہا کہ تجھے دس دینار حاصل ہوں گے، وہ شخص چلا گیا تو اس کو نو دینار حاصل ہوئے وہ شخص دوبارہ آیا اور ماجرا بیان کیا۔ امام جعفر نے کہا اپنا خواب پھر سے بیان کرو، وہ شخص کہنے لگا میرے ہاتھ میں ایک چڑیا ہے، میں نے اس کو پلٹ کر دیکھا تو اس کی دم نہیں تھی۔ امام موصوف نے کہا ہاں اگر دُم ہوتی تو پورے دس دینار ملتے {۹}۔

بعض معبرین کی رائے ہے کہ مفلس اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے چڑیا پائی ہے تو تعبیر یہ ہے کہ اسے چھ درہم ملیں گے۔ اگر امیر خواب دیکھے کہ اس نے چڑیا پائی ہے تو تعبیر یہ ہے کہ اسے چھ ہزار درہم ملیں گے {۱۰}۔

خواب اور تعبیر میں جو مطابقت ہوتی ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ امام ابن سیرین کے پاس ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں صراحی سے پانی پیتا ہوں اور اس کے دو دہانے ہیں۔ ایک سے شیریں پانی پیتا ہوں اور دوسرے سے کڑوا پانی پیتا ہوں۔ امام نے تعبیر دی کہ تمہارے پاس بیوی اور اس کی بہن دونوں ہیں۔ تم دونوں سے جماع کرتے ہو توبہ کرو اور خدا سے ڈرو۔ اس شخص نے کہا کہ آپ کہ تعبیر صحیح ہے میں نے توبہ کی اور خدا کی طرف رجوع کیا {۱۱}۔

امام ابن سیرین کے پاس ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میری آستین میں بہت سی چڑیاں ہیں اور میں نے اس میں سے ایک ایک کو نکال کر ذبح کرتا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھتا ہوں اور انھیں کنویں میں ڈالتا ہوں۔ امام نے خواب سن کر اس شخص سے دریافت کیا کہ گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا فلاں محلّہ اور فلاں کوچہ میں۔ امام نے کہا ’’تم یہیں ٹھہرو میں آتا ہوں۔ آپ اٹھے اور حاکمِ وقت کے پاس جا کر سارا حال بتایا۔ حاکم نے سپاہی ساتھ کر دیے، آپ سپاہیوں کو لے کر اس محلے میں گئے اور اس کے گھر کی تلاشی لی۔ پتہ چلا کہ تقریباً پچاس آدمیوں کو قتل کر کے کنویں میں ڈال دیا گیا ہے۔ وہ شخص لوگوں کو دھوکے سے گھر میں لے جا کر ان کا مال چھین لیتا تھا اور انھیں قتل کر کے لاشیں کنویں میں ڈال دیتا تھا۔ امام نے اس کے خواب سے اس کے جرم کا پتہ لگایا اور حاکم سے کہا کہ اسے قصاص میں قتل کر دیا جائے {۱۲}

خواب اور تعبیر میں موافقت بتانے کے لیے حضرت سعید بن میبّب کی تعبیر کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے، ایک بار ایک علوی نے خواب دیکھا کہ اس کے ماتھے پر سورۃ الضحیٰ لکھی ہوئی ہے۔ حضرت سعید بن میبّب سے تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس کی اجل نزدیک ہے۔ ایک رات کے بعد علوی کا انتقال ہوگیا {۱۳}۔

# حواشی — خواب کی صحت اور درستی

{۱} حیاۃ الحیوان الکبریٰ۔ الدیک

{۲} حیاۃ الحیوان الکبریٰ۔ السنور

{۳} GUSTAVUS HINDMAN MILLER-THE DICTIONARY OF DREAMS, NEW YORK P.11

{۴} تعبیر الرؤیا۔ الباب الرابع

{۵} حیاۃ الحیوان الکبریٰ بذیل ''العلق''

{۶} حیاۃ الحیوان الکبریٰ بذیل ''الدیک''

{۷} تعبیر الرؤیا۔ الباب الثانی والعشرون

{۸} حیاۃ الحیوان الکبریٰ بذیل ''العصفور''

{۹} حیاۃ الحیوان الکبریٰ بذیل ''العصفور''

{۱۰} کامل التعبیر بذیل ''گنجشک''

{۱۱} کامل التعبیر بذیل ''بلبلہ''

{۱۲} کامل التعبیر بذیل ''گنجشک''

محمد رمضان فاروقی اپنی تصنیف ''خواب'' میں لکھتے ہیں:

''چند سال پہلے لاہور میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ کسی دوسرے شہر سے آنے والی بس کی چھت پر سے ایک مزدور سامان اتارتے وقت گرا اور چند سانسوں کے بعد اس نے دم توڑ دیا۔ جس وقت وہ مر رہا تھا تو اس کی بیوی بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے مردہ جسم سے لپٹ کر رونے لگی، لوگوں کے استفسار پر بیوی نے بتایا کہ وہ اپنے گھر میں سو رہی تھی کہ اس نے خواب میں وہ سب کچھ دیکھا جو درحقیقت وقوع پذیر ہو چکا تھا اور اس خواب کی وجہ سے وہ پریشان ہو کر اس کی خیریت کا پتہ کرنے کے لیے بھاگی چلی آئی لیکن وہاں آکر اسے پتہ چلا کہ اس کا خواب سچ نکل آیا ہے۔ (خواب : ص ۴۴)

{۱۳} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۳۲

☆☆☆

# مشترک خواب

خوابوں کے بارے میں ایک دلچسپ معاملہ یہ ہے کہ دو شخص ایک ہی خواب دیکھ سکتے ہیں۔ نیز مختلف ترکیبوں سے لوگ ایک دوسرے کو خواب میں نظر آسکتے ہیں۔ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ قدیم مصر میں کس طرح جادوگروں کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کو خواب بھجوایا کرتے تھے{۱}۔ دوسری تہذیبوں میں بھی یہ خیال عام تھا کہ دو شخص اپنی مرضی سے ایک دوسرے کو خواب میں ملاقات کرنے آسکتے ہیں{۲}۔ مسلمانوں میں بھی یہ خیال شروع ہی سے موجود رہا ہے کہ دو دوستوں میں جو باہمی محبت ہوتی ہے وہ موت سے ختم نہیں ہوتی بلکہ خواب میں ملاقات ہو جاتی ہے{۳}۔ چنانچہ حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ میں ملاقات ہوئی۔ دونوں میں طے پایا کہ جو پہلے وفات پائے وہ دوسرے کو اپنے حالات سے باخبر کرے{۴}۔ سمجھ دار لوگ جب قریب المرگ شخص کے پاس جب جاتے تو اس سے کہتے کہ اگر آپ وفات کے بعد ہمارے پاس آسکیں اور اپنے حالات سے مطلع کر سکیں تو ضرور ایسا کرنا{۵}۔ خواب رسانی یا خوابوں کی ترسیل کا عمل صرف زندہ اور مردہ کی کہانی نہیں ہے بلکہ یہ عمل دو زندہ انسانوں یا گروہوں کے درمیاں رونما ہو سکتا ہے۔ خواب پر تحقیق کرنے والے ایک محقق ڈیوڈ فٹانا کو تبت کے ان لاماؤں نے جو یوگ تنتر کے ماہر ہیں بتایا کہ انھیں ارادہ کر کے خواب میں ملاقات ہونے کا تجربہ ہوا ہے{۶}۔

خواب دیکھنے اور خواب دکھانے کے لیے مختلف تہذیبوں میں مختلف طریقے اختیار کیے

جاتے تھے۔ یونانی، عبرانی، مصری، بابلی، فنیقی تہذیبوں میں خواب کے لیے ماحول تیار کیا جاتا تھا۔ چینی، جاپانی اور تبتی تہذیبوں میں خواب کی تیاری کا چلن عام تھا۔ لوگ اس مقصد کے لیے مخصوص مقامات یا مندروں میں سونے کے لیے طویل مسافت طے کرتے تھے۔ ان مقامات یا مندروں کے بارے میں لوگ عقیدہ رکھتے تھے کہ ماورائی یا پراسرار طاقت سے وابستہ ہیں اس لیے یہاں خواب یا دیوتا اور بزرگ سے ملاقات کی امید ہوتی تھی۔ لوگ سب سے پہلے استخارہ کرتے تھے۔ خوابوں کے آرزو مند لوگ پیش گوئی یا روحانی بصیرت کے طلبگار ہوتے تھے۔ مصر اور یونان میں لوگ صحت، بیماری دور ہونے، بانجھ پن کے علاج، مکان کی تعمیر حتیٰ کہ کتاب کی تصنیف کے لیے ہدایت پانے کے مقصد سے خوابوں کی درخواست کرتے تھے {۷}۔ یونان میں لوگ بیماری کا علاج دریافت کرنے کے لیے خواب دیکھنے کے متمنی ہوتے تھے۔ جہاں ان کا عقیدہ تھا کہ دیوتا یا اس کا کوئی فرستادہ بیماری کا علاج خواب میں بتائے گا۔ بعض مندروں کے دروازوں پر خوابی علاج کے اندراجات آج بھی حجری آثار موجود ہیں۔

یونان میں خوابوں کے لیے خاص مندر ہوتے تھے۔ اپی دوررس کے مقام پر واقع بڑا مندر اس کے لیے مشہور تھا۔ بعض اوقات مندروں کے مجاور نہ صرف خوابوں کی تعبیر بتاتے تھے بلکہ خواب دیکھنے کا کام خود انجام دیتے تھے {۸}۔ بابل کے لوگ بھی خواب دیکھنے کے لیے مندروں میں سوتے تھے، ان کے یہاں ماخر خوابوں کا دیوتا تھا۔ لوگ خواب دیکھنے کے لیے ماخر سے دعائیں مانگتے تھے۔ موصل کے مشرق میں دریافت شدہ مندر ماخر کے لیے مخصوص تھا جہاں خوابوں کے آرزو مند موافق خواب دیکھنے کے لیے اکثر آتے رہے ہوں گئے {۹}۔ مصر میں بھی خواب دیکھنے کے لیے مخصوص مقامات پر مندر ہوا کرتے تھے۔ مریض یا اولاد کے خواہشمند لوگ مقدس احاطے میں داخل ہو کر دیوی سے دعا کرتے جو انھیں خواب میں بیماری کا علاج یا حصول اولاد کا کارگر نسخہ بتاتی۔ جادوگروں نے بھی مصر میں لوگوں کو خواب دکھانے میں اپنا رول ادا کیا ہے۔ یہ لوگ خواب دکھانے کے لیے تباہ شدہ جہاز میں مرنے

والے انسانوں،خودکشی کرنے والوں اورسزایافتہ مجرموں کی ارواح سے مدد لیتے تھے۔ جادوگرلوگوں کوخواب دکھانے کے لیے مختلف طریقے بتاتے تھے۔خوابوں کے دیوتا کی تصویر ان تکیوں پرکندہ کی جاتی تھی جن پرلوگ سر رکھ کرآرام کرتے تھے۔مصریوں میں فریق ثالث کی طرف سے مقدس مقامات پرخواب دیکھنے کے لیے نمائندے بھیجنے کا بھی چلن تھا{۱۰}۔

خواب کے آرزومند اظہار مدعا سے پہلے اپنے آپ کوتیار کرتے تھے۔وہ ۴۸ گھنٹوں تک جنسی عمل سے پرہیز کرتے اور گوشت کھانا چھوڑ دیتے تھے۔اس دوران وہ صرف پانی پر گزارہ کرتے تھے۔خواب کے لیے مخصوص مقامات پرنذرانے اورتحائف پیش کرتے ۔ عبادت اورمراقبہ کی رسموں میں شریک ہوتے اوررات کواس مقام یااس کے کسی نزدیکی مقام پرجو عام طور پرکسی نہریا چشمے کامنبع ہوتا،سوتے اس کے بعدخواب دیکھنے کی تیاری کی جاتی۔بعض اوقات خواب پہلی رات دکھائی دیتامگرکبھی کبھاراس میں تاخیر بھی ہوجاتی۔ عہدوسطی میں عیسائی زائرین کسی قبریاکسی ولی کے آثارمتبرکہ والے مقام پراس وقت تک ٹھہرتے تھے کہ ان کے لیے خصوصی حجرے بنانے پڑتے تھے{۱۱}۔

مشترک خوابوں کے بارے میں متعدد واقعات نقل کیے گئے ہیں۔ ایران کے ایک بادشاہ نے دورات لگاتارخواب دیکھا کہ ایک طویل القامت شخص اس سے خواب میں کہہ رہا ہے کہ اگرتم نے یونان پرحملہ نہیں کیا توجس سرعت کے ساتھ تم اقتدار میں آئے ہو اسی سرعت کے ساتھ تمہارازوال ہوگا۔بادشاہ نے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا،ایک مشیر نے جنگ کی مخالفت کی۔بادشاہ نے مشیر سے کہا کہ اگرخواب سچاہے توتمہیں بھی وہ خواب نظرآئے گا۔بادشاہ نے کہا کہ یہ خواب اس صورت میں واقع ہوگا اگرتم بادشاہ کالباس زیب تن کروگے، اس کے تخت پربیٹھوگے اوراس کے بستر پرلیٹ جاؤگے۔مشیرنے بے دلی کے ساتھ بادشاہ کی بات مانی۔ وہ بادشاہ کی پلنگ پرسوگیا۔ خواب میں اسے وہی صورت نظرآئی جوبادشاہ نے خواب میں دیکھی تھی۔خواب میں دکھی جانے والی صورت کوپتہ چل گیاتھا کہ مشیر بادشاہ کوجنگ سے بازرکھنے کی کوشش کررہاہے۔اس نے مشیرکوسزاکی دھمکیاں دیں اورگرم لوہے سے مشیرکی

آنکھوں کوجلانے لگی۔ وہ چیخ مار کر جاگ گیا۔ پلنگ سے چھلانگ لگائی اور بھاگتے ہوئے بادشاہ کے پاس پہنچا{۱۲}۔

مشترک خوابوں کی مثالیں معاشرہ کے ہر طبقے میں ملتی ہیں۔ دو شخص، خاندان کے مختلف افراد دو گروہ یا مختلف افراد مشترک خواب دیکھ سکتے ہیں۔ ایک ۲۵ سالہ شخص جس کے دماغ میں بستر پر یہ خیال تھا کہ وہ ایک دوست لڑکی سے ملنے جا رہا ہے، کا بیان ہے کہ وہ خواب کی استغراقی کیفیت میں سوچ رہا تھا کہ وہ لفٹ کے ذریعے اوپر جا رہا ہے۔ اس نے لڑکی کے دروازے کی گھنٹی بجائی اور وہ لڑکی کے پلنگ کے کنارے پر بیٹھا ہے۔ استغراقی کیفیت دور ہوگئی تو اس نے گھڑی دیکھی۔ یہ گیارہ بج کر ۵۵ منٹ کا وقت تھا۔ عین اسی وقت اس کی دوست لڑکی اپنے پلنگ پر سو رہی تھی اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کمرے میں داخل ہو اور آکر پلنگ پر بیٹھ گیا۔ حتیٰ کہ وہ اس کا سانس لینا بھی محسوس کر رہی تھی۔ جب لڑکی بیدار ہوئی تو اس نے دیکھا کہ گیارہ بج کر ۵۵ منٹ کا وقت ہے{۱۳}۔

مشترک خوابوں کا تصور اگرچہ کوئی نیا خیال نہیں ہے مگر پچھلی پانچ دہائیوں سے اس پر بہت کام ہوا ہے۔ خوابوں پر تحقیق کرنے والوں نے مشترک خواب کے موضوع پر متعدد پروجیکٹ شروع کیے۔ سیمینار منعقد کیے گئے اور کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ محققین کے متعدد گروپ تشکیل دیے گئے۔ انفرادی معاملات سے لے کر سماجی اور عالمی مسائل کے موضوعات پر مشترک خوابوں کے تجربات کیے گئے۔ ۴ جولائی ۱۹۸۱ء کے Vision Quest For America ۱۹۸۲ء کی Full Moon Dream Conference اور ۱۹۸۴ء میں مشترک خواب زیر بحث لائے گئے۔ سرد جنگ کے دوران مشترک خوابوں کے ذریعے عالمی مسائل کو حل کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ۱۹۸۷ء میں Gate Of Horn کے نام سے ایک گروپ تشکیل دیا گیا۔ جس کا مقصد امریکہ اور روس کو مشترک خوابوں کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب لانا تھا۔ امریکہ اور روس کے دو درجن افراد کام پر لگائے گئے۔ جنہوں نے US-Soviet Dream Bridge کی تشکیل کی۔ خواب کا کام کرنے والوں سے کہا گیا کہ وہ

مشترک مقصد کے حصول کے لیے خواب دیکھیں۔ خواب دیکھنے کے لیے تجویز پیش کی گئی ہے کہ ۱۹۸۸ء کے آخری تین ماہ میں نئے چاند کے دنوں میں خواب دیکھنے کی تیاری کی جائے۔ خواب دیکھنے والوں میں سے تین خواب دیکھنے والوں کے خوابوں میں قریب ترین رشتہ پایا گیا۔ ان کے خواب ایک خاص جائے ملاقات پر مشترکہ سرگرمی کے موضوع کے گرد گھوم رہے تھے {۱۴}۔

مشترک خوابوں کے بارے میں مسلمانوں کی مثالیں سب سے زیادہ تابناک ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ آ گئے تو مسئلہ پیش آیا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کیسے بلایا جائے۔ بعض صحابہ نے رائے دی کہ ناقوس بجایا جائے جس طرح نصاریٰ ناقوس بجاتے ہیں مگر آپ ﷺ نے یہ رائے پسند نہیں فرمائی کیوں کہ اس سے نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہوتی۔ بعض نے رائے دی کہ یہود کی طرح بوق بجایا جائے۔ آپ ﷺ نے اس رائے کو بھی ناپسند فرمایا کہ یہ یہود کا کام ہے۔ ایک رائے یہ تھی کہ کسی اونچی جگہ پر آگ روشن کی جائے۔ جس کو دیکھ کر لوگ جمع ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ رائے بھی ناپسند فرمائی کہ اس سے مجوس کے ساتھ مشابہت ہوگی۔ بعض صحابہ کی رائے تھی کہ نماز کے وقت جھنڈا کھڑا کیا جائے مگر یہ رائے بھی قبول نہ ہوئی۔ جب کوئی فیصلہ نہ ہوا تو مجلس برخاست ہوگئی۔ صحابہ گھروں کو چلے گئے۔ اس دوران حضرت عبداللہؓ بن زید انصاریؓ (المتوفی ۳۲ھ/ ۶۸۲ء) نے خواب دیکھا کہ ایک سبز پوش شخص ہاتھ میں ناقوس لیے جا رہا ہے۔ حضرت عبداللہ نے اس شخص سے کہا کیا تم اس ناقوس کو فروخت کرو گے؟ سبز پوش شخص نے کہا کہ تم اس ناقوس کو خرید کر کیا کرو گے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ اس نے کہا کیا میں اس سے بہتر تدبیر نہ بتلاؤں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ ضرور بتلائیں۔ وہ شخص مسجد پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان میں یہ کلمات کہے الله اکبر الله اکبر۔ الله اکبر الله اکبر۔ اشهد ان لا اله الا الله۔ اشهد ان لااله الله۔ اشهد ان محمد رسول الله۔ اشهدان محمد رسول الله۔ حی على الصلوٰة۔ حی على الصلوٰة۔ حی على الفلاح۔ حی على الفلاح ۔ الله

اکبر اللہ اکبر۔ لاالہ الا اللہ۔ پھر وہ کہنے لگا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اس طرح کہو۔ وہ تھوڑی دیر بیٹھا اور اس کے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ ہٹ کر وہی کلمات دہرائے۔ البتہ حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ کہے۔ صبح اٹھ کر حضرت عبداللہ بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور من وعن خواب بیان کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب سنا تو فرمایا۔ ان ھٰذہ الرؤیا حق ان شاء اللہ تعالیٰ یقیناً یہ خواب حق ہے۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا خدا نے آپ کو اچھا خواب دکھایا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کچھ خواب میں دیکھا ہے اسے بتلاتے جاؤ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زید، حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ وہ خواب کے کلمات بتلاتے جاتے تھے اور یہی کلمات حضرت بلال پکارتے جاتے تھے۔ حضرت عمر اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ انھوں نے اذان کی آواز سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی خواب میں ایسے ہی دیکھا ہے جیسا اسے دکھایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کا شکر ہے"۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی یہی خواب دیکھا تھا اور ایک روایت کے مطابق اس رات یہ خواب چودہ صحابیوں نے دیکھا تھا {۱۵}

مشترک خواب کی ایک اور مثال شب قدر کے معاملہ میں ملتی ہے۔ صحابہ نے شب قدر کو آخری دس راتوں میں دیکھا تو آپ نے فرمایا جسے شب قدر کی تلاش ہو وہ اخیر عشرہ میں تلاش کرے {۱۶}۔

امام ابن قیم کا بیان ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسئلہ کے بارے میں مومنوں کے خوابوں کی موافقت روایت پر اتفاق کی طرح ہے اور اس چیز کے اچھی یا بری ہونے کے بارے میں ان کے اتفاق کے مثل ہے اور جو ان کے نزدیک اچھی یا بری ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی یا بری ہے {۱۷}۔

## حواشی ــــ مشترک خواب

{۱} Encyclopaedia of Religion and Ethics 1912, vol5 p.36

{۲} Linda Lone Magallon, Mutual Dreaming, New York 1997 p.137

{۳} الروح ص ۱۴

{۴} الروح ص ۲۲

{۵} الروح ص ۳۲

{۶} Mutual dreaming p.137

{۷} Mutual Dreaming p.138

{۸} Mutual Dreaming p.138، قدیم یونان میں طب کے دیوتا کے ۶۰۰ مندر تھے جہاں لوگ خواب دیکھنے کے لیے آتے تھے۔

{۹} Encyclopaedia Of Religion and Ethics Vol.5 P.33

{۱۰} Mutual Dreaming p.138

{۱۱} Mutual Dreaming P.138

{۱۲} Mutual Dreaming p.140

{۱۳} Mutual Dreaming p.19

{۱۴} Mutual Dreoming pp.88-90

{۱۵} یہ واقعہ احادیث اور سیرۃ کی کتابوں میں آیا ہے۔ الطبقات الکبریٰ ۱: ۲۴۷ کے حوالے سے یہ واقعہ پہلے بھی کتاب میں دیا گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے یہاں قدرے تفصیل دی گئی ہے۔

{۱۶} صحیح البخاری، کتاب التعبیر باب التواطو علی الرویا، حدیث: ۶۵۷۳، ۲۴: ۱۰۳، کتاب التہجد باب فضل من تعارمن اللیل فصلی حدیث: ۱۰۹۳، ۶: ۲۰۷۔۲۰۸، الروح ص ۹

{۱۷} الروح ص ۹

☆☆☆

# حالومیات

ابن خلدون کا بیان ہے کہ کتاب الغایۃ میں لکھا ہے کہ بعض عجمی اسماء کو جنہیں حالومیہ کہا جاتا ہے اگر کوئی شخص سوتے وقت پڑھ لے اور اپنی اس ضرورت کا نام لے جس کے بارے میں وہ کوئی چیز معلوم کرنا چاہتا ہے تو اسے رات کو خواب میں وہ چیز معلوم ہوگی جسے وہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ ابن خلدون نے ایک شخص کا واقعہ دیا ہے جس نے چند دن روزے رکھ کر اس پر عمل کیا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس نے کہا کہ میں آپ کی طباع تام ہوں۔ اس نے اس شخص کو وہ بات بتادی جسے وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ ابن خلدون کا کہنا ہے کہ میں نے خود ان الفاظ کے اثر سے خواب میں عجیب عجیب چیزیں دیکھیں اور اپنے حالات کے بارے میں جو کچھ جاننا چاہتا تھا وہ مجھے معلوم ہوجاتا تھا۔ مگر یہ حالومیات اس امر کی دلیل نہیں ہیں کہ خوابوں کا قصد کرنا خواب پیدا کرتا ہے۔ یہ نفس میں خواب کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔ پھر جب استعداد قوی ہوجاتی ہے تو خواب کی توقع یقینی ہوتی ہے۔ کتاب الغایۃ میں دیے گئے عجمی اسماء کے حالومیہ کے بارے میں ابن خلدون کہتے ہیں کہ میری رائے میں ان پر عمل کرنا مسلمان کے لیے مناسب نہیں ہے کیوں کہ ان کے معنی معلوم نہیں ہیں اور ان میں شرک کا احتمال ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ایک یا تین بار اول و آخر درود شریف پڑھ کر سورہ الم نشرح تین یا پانچ یا سات بار پڑھ کر اپنی ضرورت کا نام لے۔ انشاء اللہ خواب میں کشف مرام ہوگا{۱}۔

امام ابن قیم کہتے ہیں کہ جس شخص کی خواہش ہو کہ وہ سچا خواب دیکھے وہ صدق اختیار

کرے، اکل حلال کا اہتمام کرے۔ امرونہی پر محافظت کرے، طہارت کاملہ کے ساتھ قبلہ رو ہوکر سوئے اور آنکھ لگنے تک ذکر الٰہی کرتا رہے۔ اس کا خواب ہرگز جھوٹا نہ ہوگا{۲}۔

شیخ عبدالغنی نابلسی کا بیان' ہے کہ جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کا خواب سچا ہو تو اسے چاہیے کہ سچ بولنے کی عادت ڈالے۔ جھوٹ، غیبت اور چغلخوری سے بچا رہے۔ اگر صاحب خواب جھوٹا ہوگا مگر دوسروں کے جھوٹ کو ناپسند کرتا ہے تو اس کا خواب بھی سچا ہو سکتا ہے۔ جو شخص خود بھی جھوٹ بولتا ہو اور دوسروں کے جھوٹ بولنے کو بھی ناپسند نہ کرتا ہو اس کا خواب سچا نہیں ہو سکتا اور انسان کے لیے مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اس کا خواب سچا ہوگا۔ صاحب خواب اگر عفیف اور پاکدامن نہ ہوگا تو وہ خواب دیکھے گا مگر اسے یاد نہ رکھ سکے گا، نیت کی کمزوری، کثرت گناہ، غیبت اور چغلخوری سے خواب یاد نہیں رہتے{۳}۔

حضرت جعفر صادق کہتے ہیں کہ مرد عاقل پر واجب ہے کہ باوضو سوئے۔ سوتے وقت اللہ کو یاد کرے اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ سَلَّمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وجهي اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ والحادِثُ ظَهْرِیْ الیکَ لَامَلْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وتعالَیْتَ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اَرِنا الرؤیا صَادِقَةً عارِیَةً صالِحَةً غَیْرَ فاسِدَةٍ غَیْرَ تغرِبةٍ رافِعَةٍ غَیْرَراضِیَةٍ۔

''اے اللہ! میں اپنی جان تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنا چہرہ تیری طرف کرتا ہوں، اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنی کمر تیری طرف جھکاتا ہوں، تجھ سے کوئی پناہ نہیں سوائے تیری پناہ کے۔ اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور بلند ہے، تو غنی ہے ہم فقیر ہیں۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ اے خدا ہم کو سچا خواب جو صاف نیک ہو جو بغیر خرابی کے، بغیر چشم زخم کے، رفعت اور عزت والا ہو، دیکھا''۔

اور جب سو جائے تو داہنی کروٹ سوئے۔ جب جاگ جائے تو اسی طرح اللہ کو یاد کرے اگر نیک خواب دیکھا ہو تو شکر کرے اور صدقہ دے اگر برا خواب دیکھا ہو تو اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم اور قل ھو اللّٰہ سارا پڑھے۔ پھر بائیں طرف پھونک مارے اور کہے "اللہ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اگر یہ خیر ہے تو یہ خیر مجھ تک پہنچا۔ اگر یہ شر ہے تو اس خواب کا شر مجھ سے اور سارے مسلمانوں سے دور کر یا مُجِیْبُ دعوۃِ المضطرین یا الٰہ العالمین ویا اَرْحَمَ الراحِمِیْن۔ نیز سوتے وقت اور جاگتے وقت اور ہر کام کے آغاز کے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ لا یَضُرُّمع اِسْمِهٖ شیء فی الارض ولافی السَّماءِ وھوالسمیع العلیم

جب نماز سے فارغ ہو تو اپنا وظیفہ، قرآن دعائیں پڑھے، پھر اٹھے اور معبر کے پاس جائے۔ وقت نیک ہونا چاہیے، جب خواب بیان کرے تو اس میں کمی بیشی نہ کرے {۴}

شاہ ولی اللہ دہلوی کہتے ہیں کہ جب تیرا ارادہ ہو کہ خواب میں وہ حال دیکھو جس میں اس تنگی سے نکلنے کی راہ ہو جس میں تو مبتلا ہو تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ کر سورہ الشمس کو سات بار سورہ واللیل کو سات بار اور قل ھو اللہ کو سات بار بروایت دیگر قل ھو اللہ کے بدلے سورہ والتین سات بار پڑھ اور دعا کر:

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فی مَنَامِیْ ما اَسْتَدَلُّ به علیٰ من اَمْرِیْ فَرَجاً وَ مَخرجاً وَاَرِنِیْ فِی منامی مَااَسْتَدَلُّ به علیٰ اجابَۃِ دَعْوَتِیْ۔

"اے اللہ! مجھے میرے خواب میں ایسا دکھلا دے جس سے میں اپنے حال میں کشادگی اور نکاسی دریافت کرلوں اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس سے میں اپنی دعا کی قبولیت معلوم کرلوں"۔

اگر تو اسی رات خواب میں وہ چیز دیکھے جو تو چاہتا ہے تو خوب، نہیں تو دوسری رات ایسا ہی کر، نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر، یہاں تک کہ ساتویں رات کو تارہ اس سے آگے نہ

بڑھ۔ اس عمل کا حال کھل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالی۔ ہمارے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اس کا تجربہ کیا ہے {۵}۔

بعض اوقات خوابیدہ شخص ہولناک دیکھتا ہے جس سے وہ خوفزدہ ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کبھی خوفناک خواب دیکھے تو اسے تین بار آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

أَعُوْذُ بِرَبِّ مُوسىٰ وَإِبْرَاهِيْمَ مِنْ شر رؤيَا الَّتِي رَأَيْتُها فِيْ مَنَامِيْ أَنْ يَضُرَّنِيْ فِيْ دِيْنِي ودُنْيَايَ وَ مَعِيْشَتِيْ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ ولا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

''میں رب موسیٰ وابراہیم سے پناہ مانگتا ہوں، اس خواب کی برائی سے جو میں نے نیند میں دیکھا ہے کہ وہ میرے دین، دنیا اور معیشت میں نقصان پہنچائے۔ تیرا پڑوس ہے، تیری ثنا بڑی ہے اور تیرے بغیر کوئی معبود نہیں۔''

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور صدقہ دے۔ خواب کی برائی پھر ے گی {۶}

☆☆☆

## حواشی — حالومیات

{۱} مقدمہ ۱: ۵۲۴

{۲} مدارج السالکین ۱: ۵۱-۵۲

{۳} تعطیر الانام ۱: ۵

{۴} کامل التعبیر ص ص ۱۵-۱۶

{۵} حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل، دہلی ص ۱۵۶

{۶} کامل التعبیر ص ۱۵

☆☆☆

# خواب اور تعبیر کے اصول و آداب

خواب دیکھنے والے کو مندرجہ ذیل آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(ا) خواب دیکھنے والا اپنا خواب حاسد اور دشمن سے بیان نہ کرے، ممکن ہے خواب سن کر اس کے دل میں حسد اور کینہ کی آگ زیادہ بھڑکے۔ اس کے علاوہ حاسد سے یہ بھی خوف ہے کہ وہ بری نیت سے اچھے خواب کی بھی خراب تعبیر بتائے تاکہ خواب دیکھنے والے کو نقصان پہنچے۔ نیز حاسد تنگ نظر اور بدنیت ہوتا ہے، اس سے یہ بھی خوف ہے کہ خواب بیان کرنے والے کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کرے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے خواب بیان کیا تو انھوں نے نصیحت کی:

یٰبُنَیَّ لا تقصص رُءیاک علی اخوتک فیکیدوا لک
کیداً۔ (یوسف: ۵)

"اے میرے بیٹے! اپنا خواب بھائیوں سے بیان مت کرنا۔"

حضرت یعقوب نے انھیں اس لیے منع کیا کہ خواب سن کر حضرت یوسف کے بھائیوں کے دلوں میں حسد پیدا ہوگی اور وہ انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ خواب اس شخص سے بیان کیا جائے جس سے محبت ہو۔

(ب) خواب دیکھنے والا اپنا خواب جاہل سے بیان نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

**لا تقصوا الرؤیا الا علی عالم او ناصح**

''خواب بیان نہ کرو مگر عالم یا خیر خواہ سے''

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اپنا خواب دوست (حبیب) یا عقلمند (لبیب) کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرو، ان دونوں روایتوں میں تطبیق یوں دی گئی ہے کہ لبیب سے مراد عالم تعبیر اور حبیب سے مراد ناصح ہے۔ عالم خواب کی تعبیر اچھی دے گا۔ اگر خواب کی تعبیر بری ہو تو خاموش رہے گا۔ دوست کو اگر تعبیر معلوم ہو تو اچھی دے گا۔ اگر وہ تعبیر سے بے خبر ہو یا اسے تعبیر میں شک ہو تو خاموش رہے گا {۱}

(ج) صاحب خواب اپنا خواب بچہ اور عورت سے نہ کہے اور نہ قیدی کے سامنے اپنا خواب بیان کرے {۲} حضرت جعفر صادق کا کہنا ہے کہ چار قسم کے لوگوں سے تعبیر پوچھنا مناسب نہیں ہے۔

(۱) بے دین (۲) عورتیں (۳) جاہل (۴) دشمن {۳}

(د) خواب دیکھنے والا اپنے خواب کی تعبیر دن کے شروع میں پوچھے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام فجر کی نماز کے بعد ہی خواب کی تعبیر دریافت کرتے تھے {۴}۔ علم تعبیر کے ماہرین بھی کہتے ہیں کہ خواب کی تعبیر دن کے شروع میں پوچھنی چاہیے {۵}۔ تعبیر دریافت کرنے کے لیے موزوں ترین وقت طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان ہوتا ہے اس وقت خواب دیکھے کم وقت گزرا ہوتا ہے، خواب کی یاد تازہ ہوتی ہے اور تعبیر بتانے والے کا فہم و دماغ بھی تازہ اور حاضر ہوتا ہے {۶}

اس لیے علماء کا کہنا ہے کہ دوسرے اوقات کے مقابلہ میں فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل خواب کی تعبیر پوچھنا اولیٰ ہے {۷}

(ھ) خواب دیکھنے والا جب اپنا خواب بیان کرے تو غلط بیانی نہ کرے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَن تَحَلَّم بحُلمٍ لم یَرَہ کُلِّفَ ان یعقد بین شعیرتَین

وَلن یفعل۔{۸}

''جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تھا اسے
قیامت میں جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور
وہ ایسا نہ کرسکے گا۔''

خواب ہر شخص دیکھتا ہے لیکن خواب کی تعبیر بتانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ تعبیر کی صلاحیت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اور انھیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بارگاہ الٰہی میں اس کے اہل ہوں، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اللہ انھیں لوگوں کو یہ علم عطا کرتا ہے جو دوسرے اوصاف کے ساتھ ساتھ ذہانت وفطانت اور علم وفضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم وفضل میں دوسروں سے ممتاز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خواب اور تعبیر کے متعلق دوسروں کے مقابلہ میں وسیع معلومات رکھتا ہو۔ خواب کی تعبیر بتانا ایک مشکل فن ہے۔ بعض اوقات معبر کو خواب کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کے لیے خاصی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے، اس دشواری سے بچنے کی خاطر معبر کا چند چیزوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے، ایک مسلمان معبر کے لیے جن علوم و اوصاف کا حامل ہونا ناگزیر ہے وہ یہ ہیں:

(ا) قرآن کا عالم ہو

(ب) حدیث رسول ﷺ سے واقف اور کلام انبیاء علیہم السلام سے آگاہ ہو

(ج) عربی زبان یا قوم کی زبان کے اصول وقواعد سے آگاہ ہو

(د) لوگوں کی حیثیتوں کو اچھی طرح جانتا ہو

(ھ) اصول تعبیر سے باخبر ہو

(و) عفیف اور پاک نفس ہو

(ز) پاکیزہ اخلاق ہو

(ح) زبان کا سچا ہو {۹}

## قرآن: تعبیر خواب کا اولین ماخذ

قرآن خواب کا اولین اور سب سے مستند ماخذ ہے۔ مسلمان صحیح تعبیر معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے قرآن ہی کو اپنا رہنما بناتا ہے اور اس سے خواب کی تعبیر معلوم کر لیتا ہے۔ اس لیے قرآن کی امثال و نظائر، تشبیہات اور استعاروں سے واقف ہونا معبر کے لیے ضروری ہے۔ قرآنی امثال و تشبیہات اور نظائر سے تعبیر دینے کی مثالیں یہ ہیں:

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَأَنَّهن بيض مكنون ۔ (الصفات: ۴۹)

گویا وہ (حوریں) انڈے ہیں جو چھپے رکھے ہوئے ہیں۔

اس آیت میں حوروں کو انڈوں سے تشبیہ دی گئی ہے، اس لیے اگر کوئی خواب میں انڈے دیکھے تو ان کی تعبیر عورتیں ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

ثم قست قلوبكم من بعد ذالك فهي كالحجارة او اشد قسوة (البقرہ: ۷۴)

اس کے بعد تمہارے دل پھر بھی سخت رہے، ان کی مثال پتھر کی ہے بلکہ سختی میں اس سے بھی زیادہ سخت۔

آیت میں اللہ نے یہودیوں کی سنگدلی کو پتھر سے تشبیہ دی ہے۔ اس لیے پتھر کی تعبیر سخت دلی ہے۔ چنانچہ خواب میں چٹان دیکھنے کی تعبیر وہ شخص ہوتی ہے، جس میں سختی، ظلم، سنگدلی اور درشتی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں غیبت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

ايحب احدكم ان يا كل لحم اخيه ميتاً فكر هتموه ۔ (الحجرات: ۱۲)

کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا
گوشت کھائے بلکہ تم اس کو برا سمجھو گے۔

یہاں غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، اس لیے اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کسی آدمی کا (کچا) گوشت کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ خواب دیکھنے والا اس شخص کی غیبت کر رہا ہے۔ معبرین کے نزدیک تازہ گوشت کی تعبیر غیبت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں قارون کے متعلق ارشاد فرمایا:

وآتینٰہ من الکنوز ما ان مفا تحہ لتنوء با لعصبة اولی
القوة (القصص:٧٦)

اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے کہ ان کی چابیاں زور آور
انسانوں کی جماعت کو گراں بار کر دیتی تھیں۔

اس آیت میں چابیوں کی زیادتی سے مراد مال و دولت کی فراوانی ہے۔ خزانے تک رسائی چابیوں ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔ اس لیے اگر کوئی خواب میں چابیاں دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے مال و دولت میں اضافہ ہوگا۔

قرآن میں حضرت نوحؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فانجینٰہ و اصحٰب السفینة (العنکبوت :١٥)

ہم نے ان کو (نوح کو) اور کشتی والوں کو نجات دی۔

دوسری آیت میں آیا ہے:

فانجینة ومن معه فی الفلک المشحون (الشعراء:١١٩)

تو ہم نے ان کو اور ان کے ساتھ جو بھری کشتی میں تھے ان کو
نجات دی۔

ان دونوں آیتوں میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح اور ان کے ساتھ کشتی

والوں کو بچالیا۔اس لیے اکثر کشتی کی تعبیر نجات دی جاتی ہے۔ چاہے آدمی رنج وغم سے نجات پائے یا مرض سے یا قید سے نجات پائے۔

قرآن میں بادشاہوں کے بارے میں کہا گیا ہے:

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا (النمل: ۳۴)

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوجاتے ہیں تو اسے خراب کردیتے ہیں۔

اس لیے اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ بادشاہ کسی ایسے گھر، محلّہ یا شہر میں آیا جہاں اسے آنے کی عادت نہ ہو تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ اس جگہ کے رہنے والوں کو کوئی ذلت پہنچے گی یا ان پر کوئی مصیبت پڑے گی یعنی وہاں خرابی ہوگی۔

عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن (البقرہ: ۱۸۷)

وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

اس لیے لباس کی تعبیر عورت ہے {۱۰}

قرآن میں عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے:

نساء حرث لکم (البقرہ: ۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں۔

بنابریں اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاں لڑکی نے جنم لیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص کھیتی کرے گا {۱۱}۔ قرآنی ضرب الامثال سے تعبیر کی بہت مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ یہ امثال علم تعبیر کے اصول وقواعد کا اہم جزء ہیں۔ اس لیے جو شخص فہم قرآن سے جس قدر بہرہ مند ہوگا اسی قدر علم تعبیر سے آگاہ ہوگا۔

قرآن سے تعبیر دینے کی دلچسپ مثال یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حابس بن سعد الطائی کو شام کا قاضی بنا کر بھیجا۔ مگر وہ سفر ادھورا چھوڑ کر واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے

پوچھا "واپس کیوں لوٹ آئے" انھوں نے جواب دیا "میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج اور چاند میں لڑائی ہو رہی ہے اور ستاروں میں سے بعض سورج کے ساتھ ہیں اور بعض چاند کے"۔ حضرت عمر نے پوچھا "تم کس کے ساتھ تھے"؟ انھوں نے جواب دیا "میں نے چاند کا ساتھ دیا" یہ سن کر حضرت عمر نے کہا "تم دھندلی نشانی کے ساتھ تھے، آج سے ہمارا کام نہ کرنا۔ تم صرف ایسے معاملہ میں مرو گے جو مبہم ہو" پھر حضرت عمر نے یہ آیت پڑھی۔

فمحونا آية الیل و جعلنا آية النهار مبصرة (بنی اسرائیل: ۱۲)

پس ہم نے رات کی نشانی کو دھندلا بنادیا اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا۔

بعد میں یہ شخص اہل شام کی طرف سے (حضرت معاویہ کی طرف سے علی کے خلاف) جنگ صفین میں لڑتا ہوا مارا گیا {۱۲}

قرآن سے تعبیر دینے کی دوسری دلچسپ مثال اس واقعہ سے ملتی ہے کہ خلیفہ مہدی عباسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے۔ بیدار ہو کر پریشان ہوئے تعبیر بتانے والے بلائے گئے مگر کوئی تعبیر نہ دے سکا۔ آخر کار مشہور زمانہ معبر شیخ ابرہیم کرمانی کو بلایا گیا جو اس زمانے میں معبرین کے استاد تھے، انھوں نے خواب سنا تو کہا "لڑکی پیدا ہوگی "معبروں نے سوال کیا" آپ کے پاس کیا دلیل ہے"؟ انھوں نے یہ آیت پڑھی:

و اذا بشر احدهم بالا نثی ظل وجهه مسوداً و هو کظیم

(النحل: ۵۸)

اور جب ان میں کسی کو (عورت) بیٹی کی خبر دی جائے تو سارے دن اس کا چہرہ سیاہ رہتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔

خلیفہ نے انھیں ایک ہزار درہم دیے، اسی روز لڑکی پیدا ہوگئی۔ خلیفہ نے مزید دس ہزار درہم عطا کیے {۱۳}

امام ابن سیرین کی تعبیروں میں قرآن سے تعبیر دینے کے دلچسپ واقعات موجود ہیں۔

ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ساتھ روٹی کے چار ٹکڑے ہیں پھر سورج طلوع ہوا۔ امام موصوف نے کہا" تم چار دن تک مرو گے" اور یہ آیت پڑھی:

ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا ثم قبضناه الیناقبضاً یسیراً

(الفرقان ۴۵_۴۶)

پھر سورج کو اس کا رہنما بنایا ہے، پھر ہم اس کو آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔

امام صاحب خواب سن کر سمجھ گئے کہ وہ شخص چار دن کی روزی اٹھائے ہوئے ہے {۱۴}

ایک اور معبر سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج اور چاند میرے پیٹ میں داخل ہو گئے ہیں۔ معبر نے کہا" تم مر جاؤ گے" اور دلیل میں یہ آیت پیش کی"

فاذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر

یقول الانسان یو مئذٍ این المفر {۱۵} (القیامة: ۷_۱۰)

معبر نے آیت سے کس طرح موت کی دلیل اخذ کی ہے بجائے خود قابل تحسین ہے۔ قرآنی امثالی و نظائر سے تعبیر دینا صرف اس ذہین عالم کا کام ہے جو قرآن کی مثالوں، نظیروں، تشبیہوں اور استعاروں سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے فہم تعبیر کی نعمت سے نوازا ہو، معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ خواب سن کر اس کی تعبیر کی رہنمائی کے لیے قرآن کی طرف رجوع کرے۔

## حدیث اور کلام انبیاء: تعبیر خواب کا مستند ذریعہ

خواب کی تعبیر کبھی حدیث سے دی جاتی ہے، لہٰذا معبر کا حدیث سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے کلام انبیاء سے آگاہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ انبیاء کرام کے کلام میں جو مثالیں اور تشبیہات بیان ہوئی ہیں ان سے خواب کی تعبیر بتانے میں رہنمائی ملتی ہے۔

احادیث رسول ﷺ اور ان کے اشباہ و نظائر اور امثال و حکم سے خواب کی درست تعبیر

معلوم کرنے میں بے حد مدد ملتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے بعد سنت رسول ﷺ تعبیر کا سب سے قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ احادیث سے تعبیر بتانے کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً حضورؐ کا ارشاد ہے:

انّ المراہ خلقت من ضلع {۱۶}

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔

اس لیے پسلی کی تعبیر عورت ہے، چنانچہ اگر پسلیوں میں کوئی بات دیکھی تو وہ بات صاحب خواب کی عورتوں میں ہوگی {۱۷}

حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کہ انجشہ نامی سیاہ غلام حدی خوانی کر کے اونٹوں کو تیز چلاتا تھا، ایک اونٹ پر عورتیں سوار تھیں۔ آپؐ نے فرمایا:

یا انجشة رویدک سوقاً با لقواریر {۱۸}

انجشہ آہستہ، یہ آبگینے ہیں۔

اس ارشاد نبوی میں عورتوں کو آبگینہ سے تشبیہ دی گئی ہے، اس لیے آبگینہ کی تعبیر عورت ہے {۱۹}۔ اگر کسی دشمن نے خواب میں دیکھا کہ آبگینہ اس کے ہاتھ سے ٹوٹ کر گر گیا۔ اگر خواب دیکھنے والا شادی شدہ ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا، اگر اس کی بیوی نہیں ہے تو اس کی کوئی قریبی عورت مر جائے گی {۲۰}

نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے:

خمس من الدواب کلھن فا سق یقتلھن فی الحرم
الغراب و الحداۃ والعقرب و الفارۃ و الکلب العقور {۲۱}

پانچ جانور ہیں جو سب فاسق ہیں۔ انھیں حرم میں بھی قتل کیا جائے
کوا، چیل، بچھو، چوہیا اور کاٹ کھانے والا کتا۔

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں کو فاسق کہا گیا ہے۔ خواب میں کوا دیکھنے کی تعبیر بدکار ہے۔ جس کا کوئی دین نہ ہو۔ خواب میں چیل دیکھنے کی تعبیر ظالم اور بچھو کی تعبیر مکار دشمن بتائی

جاتی ہے۔ چوہیا کی تعبیر ایسی عورت سے کی جاتی ہے جس کے دل میں برائی ہو اور کتے کی تعبیر کمینہ دشمن ہے۔

احادیث رسول اللہ ﷺ میں اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

کلام انبیاء سے خواب کی تعبیر دینے کی مثالیں بھی کتب تعبیر میں عام طور پر ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو حکم دیا:

غیر اسکفة البا ب {۲۲}

اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈالو۔

یعنی اپنی بیوی کو طلاق دے دو، اس حکم میں بیوی کو دہلیز کہا گیا ہے۔ بنا بریں خواب میں دہلیز دیکھنے کی تعبیر عورت ہے۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ گھر کی نچلی چوکھٹ یعنی دہلیز اکھڑ گئی تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ گھر والی مرجائے گی {۲۳}

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی:

بدل فرا شک {۲۴}

اپنا بستر بدل دو

یعنی اپنی بیوی کو طلاق دو اور دوسری شادی کرلو۔ معبرین کے یہاں بستر کی تعبیر عورت دی جاتی ہے، چنانچہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے بستر خرید لیا یا اس نے اپنا بستر تبدیل کرلیا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ نئی شادی کرے گا اور پرانی بیوی کو طلاق دے گا {۲۵}۔ یا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ چوہے نے اس کے بستر میں سوراخ کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی بیوی کسی مرد کے ساتھ غلط کام کررہی ہے {۲۶}

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ایک فاجرہ عورت کے پاس نصیحت کرنے گئے تو فرمایا:

انما یدخل الطبیب علی المریض

طبیب مریض کے پاس جاتا ہے

اس مثال میں طبیب سے مراد عالم اور مریض سے مراد جاہل گنہگار ہے {۲۷}۔ لہٰذا اگر

کوئی خواب میں دیکھے کہ کسی طبیب نے لوگوں کو دوا دی اور انھیں اس سے فائدہ ہوا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص علم کو دوسروں تک پہنچاتا ہے اور انھیں نصیحت کرتا ہے اور لوگ اس کی نصیحت کو مانتے ہیں اور اس کے علم پر عمل کرتے ہیں {۲۸}

## زبان دانی: تعبیر فہمی کے لیے خضر راہ

معبر کے لیے زبان اور اس کے اصول وقواعد کا جاننا لازمی ہے۔زبان سے بے بہرہ شخص معبر نہیں ہوسکتا، کیونکہ خواب کی تعبیر کبھی ظاہری نام یا لفظ سے دی جاتی ہے اور کبھی معانی سے، کبھی تعبیر میں اشتقاق کا لحاظ کیا جاتا ہے اور کبھی محاورہ عام کا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "خوابوں کی تعبیر اسماء اور کنیتوں سے دیا کرو" {۲۹} اس حدیث میں ظاہری نام سے تعبیر دینے کی اصل موجود ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی کا نام سہل ہے تو اس کی تعبیر سہولت ہے، اگر کوئی نام فضل ہے تو تعبیر فضیلت ہے، اگر نام راشد ہے تو اس کی تعبیر رشد وہدایت ہوگی، اگر سالم ہے تو اس کی تعبیر سلامتی ہوگی {۳۰}

معانی سے تعبیر دینے کے لیے معبر کو اشعار یا کلام میں مستعمل معانی پر غور کرنا چاہیے تاکہ معانی پر خواب کو قیاس کرسکے۔ مثلاً نرگس اور گلاب کی عمر کم ہوتی ہے۔ اس لیے شعراء ان دونوں کو قلت بقاء کی علامت اور استعارہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس آس (ایک پھول) تروتازگی اور بقاء کے لیے مشہور ہے۔ مثلاً ایک شاعر کہتا ہے:

لیس للنرجس عهد ‏ ‏ ‏ انما العهد للاس

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

انت ورد بقا السه ‏ ‏ ‏ هور وشهر لا شهور

وهواى الآس والآس ‏ ‏ ‏ على الدهر صبور

ان اشعار میں نرگس وگلاب کو کم عمر اور آس کو طویل العمر کہا گیا ہے۔ اس لیے جو شخص نرگس اور گلاب کے بارے میں یا اس شخص کے بارے میں جس کی طرف یہ دونوں منسوب

ہوں پوچھے تو ان کی تعبیر بقاء کی کمی ہے اور جو آس کے بارے میں سوال کرے تو اس کی تعبیر بقاء ہے {۳۱}

خواب کی تعبیر میں کبھی اشتقاق یا اصل کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ کبھی لفظ میں حروف کی کثرت سے تعبیر دی جاتی ہے اور کبھی لفظ کا کوئی جز و مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً کفر کی اصل "چھپانا" مغفرت کی اصل "پردہ پوشی" اور ظلم کی اصل "کسی چیز کو غیر محل میں رکھنا" ہے {۳۲}۔ لفظ میں حروف کی کثرت کی مثال یہ ہے کہ کسی عرب نے ''سفرجل'' خواب میں دیکھا چوں کہ زیادہ حروف سفر پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لیے اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ شخص سفر کرے گا۔ تعبیر میں لفظ کے کسی جز کو مدنظر رکھ کر خواب کے معنی بتانے کی مثال یہ ہے کہ اگر معبر سے پوچھا گیا کہ خواب میں سفرجل دیکھنے کی تعبیر کیا ہے تو وہ غور کر کے جان لیتا ہے کہ اس لفظ کا پہلا جز "سفر" ہے اس لیے اس کی تعبیر سفر ہوگی۔ یا کسی نے خواب میں سوسن دیکھا۔ جب معبر کے پاس گیا تو معبر دیکھ لیتا ہے کہ لفظ کا پہلا جز "سوء" ہے جس کے معنی برے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کی تعبیر بری ہے {۳۳}

خواب کی تعبیر کبھی محاورۂ عام سے دی جاتی ہے۔ مثلاً عام بول چال میں لوگ آپس میں جب کسی شخص کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ لمبا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص دوسروں کے ساتھ بہت احسان کرتا ہے، اس بنا پر اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کا ہاتھ لمبا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص لوگوں کے ساتھ احسان کرے گا {۳۴} اسی طرح عرب جب کسی شخص کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ لکڑی چنتا ہے تو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ چغلی کھاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ لکڑی چنتا ہے، تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگوں کی چغلی کھاتا ہے {۳۵} عرب وعدہ پورا نہ کرنے والے کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے میں بیمار ہے، اس لیے مرض کی تعبیر نفاق بتائی جاتی ہے {۳۶}۔ نیز جب لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ فلاں نے فلاں کو نشانہ بنایا تو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ فلاں نے فلاں کا ذکر برائی سے کیا یا اس کی کردار کشی کی۔ اس لیے جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ لوگوں

کو تیر، بندوق یا پتھر سے نشانہ بنا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگوں کا ذکر برائی سے کر رہا ہے {۳۷} اسی طرح عرب میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ہاتھ صابون سے دھوئے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی خیر سے ناامید ہو گیا۔ اس لیے ہاتھ دھونے کی تعبیر ناامیدی ہے {۳۸}

اشعار سے بھی کبھی خواب کی تعبیر دی جاتی ہے، اس لیے معبر کو شعر سے واقف ہونا چاہیے۔ اس کی مثال اس شعر میں ملتی ہے:

ومن رعى غنما فى ارض مأسدة

ونام عنها تولى رعيها الاسد

نالائق بادشاہ کی مثال چرواہے سے دی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ بکریوں کا ریوڑ چر رہا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں کو تتر بتر کر کے بعض کو ہلاک کیا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہاں کا بادشاہ رعایا سے غافل ہو گا۔ یہاں تک کہ دشمن ان پر غلبہ حاصل کر لے گا اور ان کے معاملات کا ذمہ دار ہو گا {۳۹}

## مردم شناسی

معبر کو لوگوں کے ذاتی حالات اور احوال وظروف سے باخبر ہونا چاہیے اور لوگوں کے مذاہب، زبانوں، حیثیتوں، حالات اور پیشوں سے آگاہی ہونی چاہیے کیونکہ ان چیزوں کے اختلاف سے خواب کی تعبیر بھی بدل جاتی ہے۔ بادشاہ اور مفلس کا خواب برابر نہیں ہو سکتا، اسی طرح مومن و کافر اور پاکباز و فاسق کے خواب کی تعبیر یکساں نہیں ہو سکتی۔

ایک ہی خواب ایک شخص کے لیے رحمت اور دوسرے کے لیے عذاب ہوتا ہے۔

مذہب الگ الگ ہونے کی بنیاد پر تعبیر بدل جانے کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی پاکباز مسلمان خواب میں دیکھے کہ وہ شہد کھا رہا ہے تو اس کے لیے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دل میں قرآن اور ذکر کی حلاوت پا رہا ہے مگر یہی خواب اگر کوئی کافر دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دنیاوی لذائذ اور مال و دولت پائے گا {۴۰}۔ یا اگر کوئی مجوسی (آتش پرست) خواب میں

دیکھے کہ اس نے آگ کو سجدہ کیا تو اس کے لیے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے فائدہ ملے گا اور وہ عبادت گزار ہوگا {۴۱} کیونکہ ان کے یہاں آگ کی عبادت کی جاتی ہے اس کے برعکس اگر مسلمان خواب میں دیکھے کہ وہ آگ کی پوجا کر رہا ہے تو اس کے لیے تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنے دین میں شیطان دیکھے گا {۴۲} کیونکہ اسلام میں آگ کی پرستش حرام ہے۔ یا اگر کوئی مسلمان خواب میں دیکھے کہ وہ مردار کا گوشت کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مال حرام کھا رہا ہے یا سختی میں ہے کیونکہ اسلام میں مردار کا گوشت حرام ہے، اس کے برعکس اگر کوئی غیر مسلم خواب میں دیکھے کہ وہ مردار کا گوشت کھا رہا ہے اور اس کے مذہب میں ایسا گوشت حلال ہو تو اس کے لیے اس کی تعبیر یہ ہے وہ رزق اور فائدہ پائے گا {۴۳} یا اگر کوئی مسلمان خواب میں دیکھے کہ وہ گائے کا گوشت کھا رہا ہے تو اس کے لیے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اس سال حلال مال کمائے گا۔ اگر کوئی ہندو یہی خواب دیکھے تو تعبیر یہ ہوتی ہے وہ حرام مال کما رہا ہے یا پاپ کر رہا ہے۔ جس مذہب میں جو چیز حرام ہوگی یا جو کام ممنوع ہوگا اگر اس مذہب کا پیروکار اس حرام چیز کو خواب میں کھائے یا خواب میں دیکھے کہ وہ ممنوع کام کر رہا ہے تو اس کے لیے تعبیر رنج وغم ہے جس کے مذہب میں وہ چیز حلال ہے یا اس کام کی ممانعت نہیں ہے وہ اگر یہی خواب دیکھے تو اس کے لیے اس کی تعبیر رزق اور فائدہ ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی عورت خواب میں دیکھے کہ وہ عبادت گاہ میں لوگوں کے سامنے بدکاری کر رہی ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ بدنام ہوگی اور غم اٹھائیگی۔ لیکن یہی خواب اگر ایسی قوم کی عورت دیکھے جو مندروں میں زنا کو دیوتاؤں کے تقرب کا ذریعہ مانتی ہے تو اس کے لیے اس کی تعبیر عبادت اور نیک نامی ہوگی {۴۴}

زبانوں کے اختلاف سے بھی خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والا خواب کے لیے ایک لفظ استعمال کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے لیے دوسرا لفظ بھی موجود ہوتا ہے، الفاظ کی تبدیلی سے بعض اوقات خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے، اس لیے تعبیر اسی لفظ کی دی جاتی ہے جو خواب دیکھنے والے نے استعمال کیا ہو۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے

خواب میں دیکھا کہ میں نے شادی کی (تزوجت) اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نکاح کیا (نکحت) دونوں صورتوں میں خواب دیکھنے والے کے الفاظ کا لحاظ کیا جائے گا، زبانوں کے اختلاف سے خوابوں کی تعبیر مختلف ہونے کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی عرب خواب میں سفرجل دیکھے تو اس کے لیے اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ سفر کرے گا کیونکہ لفظ سفرجل، سفر اور روانگی (سفر وجلاء) کی دلیل ہیں۔ لیکن یہی خواب اگر کوئی ایرانی دیکھے گا جس کی زبان فارسی ہے تو اس کے لیے اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ عزت وشرف اور راحت پائے گا۔ کیونکہ فارسی زبان میں اس میوہ کو "بہی" کہتے ہیں۔ جو خیر اور بھلائی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے بہی خواہ بمعنی خیر خواہ۔ عرب نے خواب میں دیکھے جانے والے میوے کے لیے سفرجل کا لفظ کہا تو اس کے لیے وہ سفر کی دلیل بنا ایرانی نے بہی بتایا تو اس کے لیے عزت و راحت کی علامت تھی {۴۵}

لوگوں کے احوال وظروف اور حیثیت ومرتبہ سے بھی خواب کی تعبیر بدل جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ یا گردن میں طوق ڈالا گیا ہے۔ اگر خواب دیکھنے والا دیندار اور نیک ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صالح ہے اور شر وفساد سے محفوظ رہے گا۔ اگر خواب دیکھنے والا دیندار نہیں ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس سے بکثرت گناہ سرزد ہورہے ہیں اور وہ شخص دوزخیوں میں سے ہے {۴۶}

ربیعہ بن امیہ بن خلف نے حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا "اے خلیفہ رسول! میں نے کل رات خواب میں دیکھا کہ میں سرسبز اور ہری بھری زمین میں ہوں اور میں اس میں سے نکل کر بنجر زمین پر آگیا ہوں جس میں کوئی سرسبزی نہیں ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ مل گئے ہیں اور آپ کی گردن میں طوق بن گئے ہیں"۔ حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا "اگر تو اپنا خواب سچ کہہ رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم اسلام کو چھوڑ کر کفر کو اختیار کرو گے۔ میرے معاملات سب ٹھیک رہیں گے اور میرے دونوں ہاتھ دنیاوی چیزوں سے پاک رہیں گے" ربیعہ حضرت عمر فاروق کے دور میں مدینہ

سے چلا گیا اور قیصر روم کے پاس جا کر نصرانی ہو گیا {۴۷}

ایک اور دلچسپ مثال یہ ہے کہ ایک شخص امام محمد ابن سیرین کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں اذان دے رہا ہوں، انھوں نے جواب دیا "تیرے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے یعنی تم چوری میں ماخوذ ہو کر سزا پاؤ گے۔ یہ شخص وہیں تھا کہ دوسرا آدمی آیا اور یہی خواب بیان کیا۔ امام نے جواب دیا "تم حج کرو گے "اہل مجلس نے سوال کیا کہ خواب تو ایک ہی ہے تعبیروں میں کیوں فرق ہوا۔ اس نے جواب دیا" پہلے شخص کو میں نے دیکھا تو اس کے چہرے یعنی بشرے سے شر کی نشانی معلوم ہوئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے تعبیر دی:

ثم اذن موذن ایتها العیرانکم لسا رقون (یوسف: ۷۰)

پھر ایک آواز لگانے والے نے آواز لگائی اے قافلہ والو! تم چور ہو۔

پھر دوسرے شخص کے بشرے سے خیر کی نشانی معلوم ہوئی تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے تعبیر دی:

واذن فی الناس بالحج (الحج: ۲۷)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو

امام موصوف نے دونوں آدمیوں کو جو تعبیر دی تھی وہ پوری ہوئی۔ ایک چوری میں ماخوذ ہو کر سزایاب ہوا اور ہاتھ کاٹے گئے اور دوسرا حج کو گیا {۴۸}

پیشوں، صنعتوں اور حرفتوں سے بھی خوابوں کی تعبیر بدل جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی سپاہی خواب میں دیکھے کہ اس نے ہتھیار باندھے، یا ہتھیار لگائے یا پہن لیے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے کام ملے گا اگر لڑنے والا دیکھے تو اس کی تعبیر فتح وظفر مندی ہے۔ اگر عبادت گزار اس خواب کو دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کی عبادت ضائع ہو گئی ہے۔ تینوں کے علاوہ اس خواب کو کوئی اور دیکھے تو اس کے لیے اس کی تعبیر فتنہ اور لڑائی جھگڑا ہے {۴۹}

## اصول تعبیر

معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعبیر کے اصول وقواعد سے واقف ہو۔خواب کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کی صلاحیت رکھتا ہو، زمان اور مکان کے اختلاف سے خوابوں کی تعبیر پر پڑنے والے اثرات سے آگاہ ہو اور ضد و مقلوب اور زیادتی و کمی کے قاعدوں سے باخبر ہو۔ نیز تعبیر دینے کے آداب کا لحاظ رکھتا ہو۔

امام محمد ابن سیرین کہتے ہیں کہ معبر کو لازم ہے کہ خواب دیکھنے والے کی بات کو اچھی طرح سمجھے اور اس خواب پر اصول کی روشنی میں غور کرے اگر خواب میں ربط و تسلسل ہو اور مطلب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا ہو تو سمجھے کہ خواب ٹھیک ہے۔اگر اس کے معانی مختلف ہو سکتے ہیں تو دیکھے ان میں سے کون سے معنی الفاظ کے لیے اولیٰ اور اصل سے قریب ہوتے ہیں۔ پھر معانی اسی کے لحاظ سے اختیار کرے۔اگر خواب سب کا سب مختلف ہے اور کسی اصول پر نہیں جمتا تو یہ لغو خواب ہے۔اگر معاملہ مشتبہ ہو جائے تو پھر خواب دیکھنے والے کی دل کی حالت معلوم کر لے۔اگر خواب نماز کے بارے میں ہے تو اس سے نماز کے بارے میں سوال کرے، اگر سفر کے بارے میں ہے تو اس سے سفر کے متعلق پوچھے یا اگر نکاح کے بارے میں ہے تو اس کے متعلق سوال کرے پھر اس کی تعبیر اپنے دل سے دے۔اگر خواب کی تعبیر کسی فحش یا برے کام سے ہوتی ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے یا اس کی تعبیر کسی اچھے طریقے سے دے اور خواب کی جو اصل تعبیر ہو سکتی ہے اسے پوشیدہ رکھے {۵۰}

## خواب کی اصلیت

معبر کو سب سے پہلے خواب کی اصلیت پر غور کرنا چاہیے، شیخ ابراہیم کرمانی کا بیان ہے کہ خواب کی اصل تین چیزوں پر ہوتی ہے (۱) جنس (۲) صنف (۳) طبیعت

**جنس:** درخت، درندے، پرندے وغیرہ الگ الگ جنس ہیں اور یہ تعبیر میں اکثر سب

کے سب مرد ہوتے ہیں۔

**صنف:** درخت، درندہ یا پرندہ جس قسم کا ہوتا ہے اسے صنف کہتے ہیں۔ مثلاً کھجور کا درخت درختوں کی ایک صنف ہے۔

**طبیعت:** اس سے مراد صنف کی طبیعت ہے مثلاً کھجور کے درخت کی طبیعت یہ ہے کہ وہ خیر کثیر اور پاک اصل والا درخت ہے۔

امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ معبر جب خواب کی اصلیت میں جنس، قسم اور طبیعت جان لے تو تعبیر کو اسی پر محمول کرے اور تاویل میں اس کا لحاظ رکھے۔ مثلاً جنس تو درخت، درندے اور پرندے ہیں اور یہ اکثر سب کے سب مرد ہوتے ہیں۔ اگر خواب درختوں سے متعلق ہے تو معلوم کرلے کہ کون سے درخت ہیں۔ یا درندوں یا پرندوں کو خواب میں دیکھا گیا ہے تو یہ دیکھ لے کہ کونسی قسم ہے پھر اسی کے مطابق فیصلہ کرے۔ مثلاً اگر کھجور کا درخت ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ معزز عربی شخص ہوگا کیونکہ کھجور کا درخت عرب ممالک میں ہوتا ہے، اگر اخروٹ کا درخت ہے تو وہ عجمی آدمی ہوگا کیونکہ اخروٹ ممالک عجم میں ہوتا ہے اسی طرح اگر خواب پرندہ سے متعلق ہے تو اگر وہ بڑا ہے تو عربی ہوگا۔ اگر مور ہوگا تو اس کی تعبیر عجمی شخص ہے۔ پھر اس کے بعد طبیعت پر غور کرے اگر وہ کھجور کا درخت ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ (آدمی) بہت بھلائی کرنے والا اور پاکیزہ اصل ہوگا اگر اخروٹ کا درخت ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ معاملہ میں دھوکا دے گا اور جھگڑالو ہوگا کیونکہ اخروٹ کو کھڑکھڑانا پڑتا ہے اور اس کو توڑے بغیر کوئی اس کی گری حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر پرندہ ہے تو چوں کہ وہ اڑتا رہتا ہے اس لیے وہ آدمی زیادہ سفر کرنے والا ہوگا اور اگر وہ مور ہوگا تو وہ زینت و مال والا عجم کا بادشاہ ہوگا اور اس کے پیروکار بہت ہوں گے اور یہی تعبیر ہوگی، اگر وہ پرندہ گدھ یا عقاب ہوگا۔ اگر وہ پرندہ کوا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ فاسق آدمی ہے جس کا کوئی دین نہیں ہوتا، اسی طرح عقعق کی تعبیر ہے، اسی طرح قیاس کر کے تعبیر دیا کرو{۵۱}

اسے دوسرے لفظوں میں یوں بیان کرسکتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب میں درخت دیکھا

ہے درخت کی تعبیر چوں کہ مرد ہوتی ہے ۔اس لیے معلوم ہوا کہ خواب کی تعبیر مرد ہے ۔ جب معلوم ہو جائے کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو چوں کہ کھجور عرب کا درخت ہے اس لیے وہ مرد عربی ہے ۔ جب کھجور کی طبیعت معلوم ہو کہ وہ بہت فائدہ مند اور پاکیزہ اصل درخت ہے تو پتہ چلا کہ وہ آدمی بہت ہی بھلائی کرنے والا اور پاکیزہ اصل ہوگا ۔ اسی طرح اگر وہ اخروٹ کا درخت ہے تو معلوم ہے کہ اخروٹ عجمی ممالک میں ہوتا ہے ،عرب میں نہیں ۔اخروٹ کی طبیعت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس کو حرکت دی جاتی ہے تو کھڑ کھڑاہٹ کی آواز آتی ہے ۔اور جب تک اسے نہ توڑا جائے گری حاصل نہیں ہوتی ۔اس لیے اخروٹ کے درخت کی تعبیر دولتمند عجمی شخص ہے لیکن وہ آدمی جھگڑالو، بدمعاملہ اور بخیل شخص ہوگا {۵۲}۔لہٰذا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے کھجور کے درخت سے پھل یا پتا پایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صاحب خیر اور پاکیزہ فطرت والے عرب سے مال اور رزق پائے گا ۔ اگر اخروٹ کے درخت سے کوئی پھل یا پتا پایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کسی جھگڑالو بخیل اور بدمعاملہ عجمی سے مال پائے گا ۔

اب اس کی مثال پرندوں سے لیجیے ۔ اگر کسی نے خواب میں پرندہ دیکھا تو پرندوں کی جنس کی تعبیر چوں کہ مرد ہوتی ہے اس لیے یہ معلوم ہے کہ اس خواب کی تعبیر مرد ہے ۔ اگر پرندہ بڑا ہے تو اس کی صنف معلوم ہوگئی ۔ایسا پرندہ عرب میں پایا جاتا ہے اس لیے پتہ چلا کہ اس کی تعبیر عربی آدمی ہوگی ۔ پرندہ کی طبیعت یہ ہے کہ وہ اکثر پرواز کرتا رہتا ہے ۔اس لیے وہ عربی آدمی کثرت سے سفر کرتا ہوگا ۔اگر خواب میں کسی نے مور دیکھا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ عجمی شخص ہے کیوں کہ مور عجمی ممالک میں پایا جاتا ہے ۔اور چوں کہ مور خوبصورت پرندہ ہے اس لیے وہ عجمی شخص شان وشوکت والا ہوگا ۔اسی طرح اگر خواب میں کوئی گدھ دیکھے تو اس کی تعبیر بادشاہ ہوگی ۔اگر عقاب دیکھے تو چوں کہ عقاب پرندوں میں پنجوں ،جسم اور قوت کے لحاظ سے طاقتور پرندہ ہے ۔اسلیے اس کی تعبیر جنگ کرنے والا، ظالم، گنہگار اور مہیب بادشاہ ہوتی ہے کیونکہ عقاب کا حال پرندوں میں ایسا ہی ہے {۵۳}

معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنس کی تعبیر سے واقف ہو۔ مثلاً درخت، جانور، پرندے اکثر سب کے سب مرد ہوتے ہیں۔ چراغ، پردے، شلوار، مادہ چوپائے تعبیر میں عورتیں ہیں۔ زیں، تکیے، لوٹے اور طشت تعبیر میں نوکر چاکر ہوتے ہیں۔ گیہوں، جو، انجیر، آٹا، شہد، دودھ، اون، لوہا، نمک، مٹی وغیرہ کی تعبیر اموال ہیں۔ ان میں جس چیز کی جو قدر اس صنف میں ہوگی وہی تعبیر ہوگی {۵۴}

معبر کو چاہیے کہ خواب بیان کرنے والے کی باتوں کا موازنہ کرے اور ایک بات کو دوسری بات سے وزن کرے۔ اس سے بات کی تہہ تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے، اس کی مثال یہ ہے:

امام محمد بن سیرین کے پاس ایک عورت نے آکر خواب میں بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق پڑے ہوئے تھے۔ امام نے جواب دیا "ایسا نہیں ہوسکتا۔ بیڑی کی تعبیر دین و ایمان پر ثابت قدمی اور طوق کی تعبیر خیانت اور کفر ہے۔ پس مومن کا فرنہیں ہوسکتا"۔ عورت نے کہا، اللہ کی قسم میں نے یہ خواب اچھے حال میں دیکھا ہے اور اس شخص کی گردن میں پڑا ساجور کا طوق گویا اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ امام نے جب عورت کی زبان سے ساجور کا لفظ سنا تو بولے "ہاں اب معلوم ہوا کہ ساجور لکڑی کا بنا ہوا ہے اور لکڑی کی تعبیر نفاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا ہے:

کانهم خشب مسندہ (المنفقون:۴)

ساجور اور طوق کی تعبیر ایک ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کی تعبیر نفاق، خیانت اور کفر ہے۔ یہ دونوں مل کر تاویل کی مثالوں میں اکیلی بیڑیوں سے زیادہ طاقتور ہیں کیونکہ بیڑی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہ شخص ایک ایسے آدمی کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کا باپ نہیں ہے۔ ایسی قوم سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے جو اس کی قوم نہیں ہے، عرب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ ان میں سے نہیں ہے۔ یہ سن کر عورت کی زبان سے نکلا "انا

للہ وانا الیہ راجعون "{۵۵}

معبر کو سائل سے نام، پیشہ، مذہب، سیرت، عقل اور فہم کے بارے میں سوالات پوچھنے چاہئیں۔ یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اس نے خواب دن میں دیکھا یا رات میں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوران سوال و جواب سائل کو حرکات پر نگاہ رکھ کر ان کا جائزہ لینا چاہیے۔ فارسی مہینہ اور عربی مہینہ کا دن بھی معلوم کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جو تعبیر اقرب الی الصواب معلوم ہوگی، سائل کو بتائے {۵۶}

معبر کو چاہیے کہ خواب دیکھنے والے کی بات غور سے سنے اور پوچھے گئے سوالوں کے جوابوں پر غور کرے، تعبیر بتانے میں جلدی نہ کرے بلکہ غور و خوض کے بعد تعبیر بتائے۔ اگر خواب کی تعبیر بری ہے تو اسے نہ بتائے یا اسے اچھی تعبیر سے بدل دے۔ اگر خواب کی تعبیر کچھ اچھی ہے اور کچھ بری ہے، تو دونوں میں معارضہ کرے اور راجح کو قبول کرلے {۵۷}

معبر کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کس کا خواب صحیح ہوتا ہے کس کا نہیں۔ امام محمد ابن سیرین کہتے ہیں کہ خواب دیکھنے والا یا تو مومن ہوگا یا کافر اور خواب دیکھنے والوں کی چودہ قسمیں ہیں:

(۱) بادشاہ (۲) قاضی (۳) مفتی (۴) عالم (۵) آزاد (۶) غلام (۷) مرد (۸) عورت (۹) صالح (۱۰) فاسق (۱۱) امیر (۱۲) غریب (۱۳) بالغ (۱۴) بچہ

بادشاہ کے خواب کو تمام رعایا کے خواب پر فضیلت حاصل ہے۔ اس کے بعد سب سے صحیح خواب قاضی کا ہوتا ہے کیونکہ وہ عدل و انصاف کے معاملات سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔ قاضی کے بعد صحیح خواب مفتی کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ مفتی احکام شریعت سے واقف ہوتا ہے۔ مفتی کے بعد صحیح خواب عالم کا ہوتا ہے کیونکہ وہ حلال و حرام کا علم رکھتا ہے۔ آزاد کے خواب کو غلام کے خواب پر اور مرد کے خواب کو عورت کے خواب پر فضیلت حاصل ہوتی ہے، عورتوں کے خواب غلاموں کے خوابوں کے نزدیک ہوتے ہیں۔ صالح کے خواب کو فاسق کے خواب پر برتری حاصل ہے۔ امیر کے خواب کو غریب کے خواب پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ

امیر حج، زکوٰۃ اور خیرات کا کام کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے:

الیدا العلیا خیر من ید السفلیٰ

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

بالغ کے خواب کو بچوں کے خواب پر فوقیت ہے کیونکہ وہ عقل میں پختہ ہوتا ہے {۵۸}۔
بعض معبرین کی رائے ہے کہ غریب کے خواب کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ معاش اور اہل و عیال کی فکر سے آزاد نہیں ہوتا یا اسے معاش اور اہل و عیال کی پریشانی گھیرے رہتی ہے۔غریب اگر اچھا خواب دیکھے تو اس کی تعبیر دیر میں سامنے آتی ہے اور جب برا خواب دیکھے تو اس کی تعبیر جلدی سامنے آتی ہے۔امیر کا معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی وہ اگر اچھا خواب دیکھے تو اس کی تعبیر جلدی ظاہر ہوتی ہے اگر برا خواب دیکھے تو اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی {۵۹}

معبرین کے ایک گروہ کی رائے ہے کہ نا بالغ بچہ کا خواب اگر اچھا ہے تو اس کی اچھائی اس کے ماں باپ کو پہنچے گی اور اس کے برے خواب میں نقصان ہے۔نا بالغ کے خواب کے بارے میں دو رائیں ہیں۔ایک یہ کہ بچہ کا دل گناہ سے پاک و صاف ہوتا ہے اور معصیت اور دنیاوی اشغال سے خالی رہتا ہے اس لیے اس کا خواب درست ہوتا ہے۔دوسری رائے یہ ہے کہ نا بالغ کو جتنی عقل و تمیز ہونی چاہیے اتنی نہیں ہوتی {۶۰}۔صحیح رائے ہے کہ بچوں کے خواب درست ہوتے ہیں کیونکہ حضرت یوسف نے سات سال کی عمر میں خواب دیکھا تھا {۶۱}

تعبیر دان کو لوگوں کے احوال میں فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔اگر صاحب خواب تعبیر کا اہل نہیں ہے تو خواب کو اس کے مالک کی طرف نسبت دے کیونکہ وہ شخص مالک کا مال ہے اگر عورت تعبیر کے لائق نہیں ہے تو تعبیر اس کے شوہر کے لیے ہے وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس طرح بچے کا خواب والدین کے لیے ہوتا ہے {۶۲}

مست، جنبی اور حائضہ کے خواب بھی درست ہوتے ہیں {۶۳} حضرت یوسفؑ نے ایک کافر بادشاہ کے خواب کی تعبیر دی تھی، حالانکہ کافر اور مجوسی غسل نہیں کرتے۔اس سے ثابت

ہوا کہ جنبی کے خواب درست ہوتے ہیں {۶۴}۔ مسلمانوں کے خواب کافروں کے خوابوں سے، دانا کا خواب نادان کے خواب سے، صالح کا خواب فاسق کے خواب سے، بوڑھے کا خواب بچے کے خواب سے اور آزاد عورت کا خواب لونڈی کے خواب سے بہتر ہوتا ہے {۶۵}

معبرین کا بیان ہے کہ خواب کی تعبیر میں ازمنہ اور اوقات کا لحاظ کیا جاتا ہے {۶۶}۔ ماہ و سال اور شب و روز کی تبدیلی سے خواب کی تعبیر بھی بدل جاتی ہے۔ مثلاً جو شخص سردی کی وجہ سے بیمار رہا ہو یا سردی کے زمانے میں بیمار ہو وہ اگر خواب میں دیکھے کہ وہ آگ تاپ رہا ہے یا دھوپ میں بیٹھ کر گرمی حاصل کر رہا ہے یا جاڑے کے کپڑے دیکھے یا گرم پانی کا استعمال وغیرہ دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ٹھیک ہوگا، اسے بیماری سے نجات ملے گی اور وہ آرام پائے گا لیکن اگر یہی خواب گرمیوں میں دیکھے تو ان کی تعبیر بیماریاں اور سختی ہے جس طرح گرمیوں میں اعلیٰ درجہ کا سامان استعمال ہوتے دیکھنا یا ٹھنڈا پانی وغیرہ خواب میں دیکھنا راحت اور فائدہ کی علامت ہے اور جاڑے میں ان چیزوں کی تعبیر اس کے برعکس ہوتی ہے {۶۷}۔ اختلاف شب و روز سے خواب کی تعبیر بدل جانے کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو خواب میں دیکھے کہ وہ ہاتھی پر سوار ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ بہت بڑے منفعت بخش کام کا مالک ہوگا۔ اگر یہی خواب اس نے دن میں دیکھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا {۶۸} یا اگر خواب میں دیکھے اور خواب رات میں دیکھا ہو کہ مرغ نے کتے کو پکڑا تو احمق سے واسطہ پڑے گا۔ یہی خواب دن میں دیکھے تو بیمار ہو جائے گا {۶۹}

زمانہ اور وقت کی تبدیلی سے تعبیر کے بدلنے کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں نے مجھے ایک درخت سے ستر پتے شمار کر کے دیے، انھوں نے تعبیر بتائی "تمھیں ستر کوڑوں کی سزا ملے گی" ایک ہفتہ کے اندر خواب دیکھنے والے کو ستر بید مارے گئے۔ دوسرے سال اسی شخص نے پھر وہی خواب دیکھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آ کر تعبیر پوچھی۔ انھوں نے جواب دیا "تمھیں ستر ہزار درہم ہاتھ آئیں گے" اس شخص نے کہا "پچھلے سال میں نے یہی

خواب دیکھا تو آپ نے اس کی تعبیر ستر بید بتائی۔اس سال آپ ستر ہزار درہم بتا رہے ہیں، دونوں تعبیروں میں اتنا فرق کیوں ہے"؟ انھوں نے جواب دیا کہ پچھلے سال آپ نے یہ خواب موسم خزاں میں دیکھا تھا اس وقت درخت خشک ہوتے ہیں اور پتے گرتے ہیں اس کی تعبیر وہی تھی ۔اس سال آپ نے یہ خواب موسم بہار میں دیکھا ہے جب درخت جو بن پر ہیں۔اس لیے تعبیر یہ دی۔اس کے بعد اس شخص کو ستر ہزار درہم حاصل ہوئے {۷۰}

ایک اور مثال یہ ہے کہ ایک شخص امام محمد بن سیرین کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ کی محلسرائے پر میں نے چالیس کھجور پائے ،انھوں نے تعبیر دی " کل تمہیں اسی جگہ چالیس بید مارے جائیں گے "دوسرے روز اس شخص کو اسی جگہ چالیس بیدوں کی سزا ملی۔دوسرے سال اس شخص نے خدمت میں آکر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ کی محلسرائے کے دروازے پر میں نے چالیس کھجور پائے ،انھوں نے جواب دیا" چالیس ہزار درہم پاؤ گے "اس شخص نے کہا" پار سال اس

خواب کی تعبیر دوسری کیوں تھی اور اس سال اس کے برعکس کیوں ہے؟ انھوں نے جواب دیا" پچھلے سال اس وقت درختوں پر کھجور نہ تھے۔اس لیے اس کی تعبیر خشک لکڑی یا بید تھی ۔اس سال اس وقت کھجور درختوں پر ہیں اور درخت سرسبز و تازہ ہیں، اس کی تعبیر ایسی ہی ہے۔ایک ہفتہ بعد اس شخص کو چالیس ہزار درہم مل گئے {۷۱}

## خواب مقلوب

بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر ان کی ضد ہوتی ہے۔معبرین نے ان خوابوں کی مثالیں بھی دی ہیں ۔مثلاً اگر کوئی شخص خواب میں رونا دیکھے تو اس کی تعبیر خوشی ہے۔اگر ہنسنا دیکھے تو اس کی تعبیر غم ہے۔اگر کوئی شخص خواب میں طاعون دیکھے تو اس کی تعبیر جنگ ہے۔ اگر خواب میں جنگ دیکھے تو اس کی تعبیر طاعون ہے۔اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اسے قید کیا گیا تو تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص قید میں دفن کیا جائے گا اگر دیکھا کہ اسے قبر میں دفن کیا گیا تو اس

کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص قید کیا جائے گا۔ اگر خواب میں سیلاب دیکھا تو اس کی تعبیر دشمن ہے، اگر دشمن دیکھا تو اس کی تعبیر سیلاب ہے۔ خواب میں کوئی انجیر کھائے تو اس کی تعبیر ندامت ہے۔ خواب میں ندامت دیکھے تو تعبیر انجیر کھانا ہے۔ ٹڈی کو خواب میں دیکھا تو تعبیر فوج ہے۔ اگر فوج دیکھے تو اس کی تعبیر ٹڈی ہے۔ اگر خواب میں پچھنے لگاتے دیکھا تو اس پر کوئی شرط لکھی جائے گی، شرط لکھتے دیکھا تو پچھنے لگائے جائیں گے {۷۲}

لوگوں میں مشہور ہے کہ خواب کی تعبیر الٹی ہوتی ہے لیکن ہر خواب کی تعبیر الٹی نہیں ہوتی۔ البتہ بعض خواب ضرور الٹے ہوتے ہیں۔ تاہم ان میں بعض نکتوں کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ دو آدمی کشتی لڑ رہے ہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص خواب میں نیچے گرے گا وہ غالب ہوگا اور جو خواب میں غالب ہوگا وہ تعبیر میں مغلوب سمجھا جائے گا {۷۳}۔ لیکن اگر خواب میں کشتی لڑنے والے مختلف الجنس ہوں تو تعبیر میں بھی وہی غالب سمجھا جائے گا جو خواب میں غالب ہوگا، اسی طرح جو خواب میں مغلوب ہوگا وہی تعبیر میں بھی مغلوب ہوگا۔ خواب مقلوب کی مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ نیکی کر رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کپاس کاٹے گا۔ اگر دیکھا کہ وہ کپاس کاٹ رہا ہے تو تعبیر یہ ہے کہ وہ نیکی کرے گا {۷۴} اسی طرح اگر حاملہ عورت نے خواب میں دیکھا کہ اس کے لڑکا پیدا ہوا ہے تو لڑکی پیدا ہوگی۔ اگر دیکھا کہ لڑکی پیدا ہوئی تو اس کے لڑکا پیدا ہوگا {۷۵}

خواب میں ہر اس چیز کی تعبیر جس کی نئی چیز اچھی ہوتی ہے بری ہے اور خواب میں ہر اس چیز کی تعبیر جس کی پرانی چیز اچھی ہوتی ہے، اچھی ہے۔ مثلاً اگر کوئی نیا موزہ بغیر سلاح کے خواب میں پہنے تو اس کی تعبیر بری ہے خواب دیکھنے والے کو غم واندوہ پہنچے گا اگر پرانا موزہ سلاح کے ساتھ پہنے تو اسے شادی اور مسرت حاصل ہوگی {۷۶} اگر خواب میں غلام کو خریدا تو اس کی تعبیر بری ہے اگر خواب میں کوئی غلام بیچے تو اس کی تعبیر اچھی ہے۔ برعکس اس کے اگر خواب میں لونڈی خریدی تو اس کی تعبیر اچھی ہے، اگر لونڈی کو بیچا تو اس کی تعبیر بری ہے {۷۷}

خواب مقلوب کی نادر مثالوں میں ایک مثال یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر (۱۔ ۷۳ھ/

۶۲۲-۶۹۲ء) نے خواب میں دیکھا کہ انھوں نے خلیفہ عبد الملک بن مروان کو کشتی میں پچھاڑا اور انھیں زمین پر گرا کر چار میخیں گاڑ دیں۔صبح ہوئی تو انھوں نے ایک آدمی کو امام محمد بن سیرین کے پاس تعبیر دریافت کرنے کے لیے بھیج دیا اور اسے ہدایت کی کہ امام سے یہ مت بتانا کہ پچھاڑنے والا کون ہے اور پچھڑنے والا کون ہے۔جب وہ شخص امام ابن سیرین کے پاس پہنچا اور خواب بیان کیا تو امام نے جواب دیا "تمہارا اس خواب سے کیا واسطہ؟ یہ خواب صرف عبد الملک بن مروان اور حضرت عبد اللہ بن زبیر دیکھ سکتے ہیں"۔اس آدمی نے انکار کیا اور کہا امام صاحب یہ خواب میں نے دیکھا ہے۔مگر امام صاحب نے کہا "میں تب تک آپ کے خواب کی تعبیر نہیں بتاؤں گا جب تک تم میری بات کی تصدیق نہ کرو گے"۔وہ شخص واپس حضرت عبد اللہ بن زبیر کے پاس آیا اور اسے سارا ماجرا سنایا۔انھوں نے کہا جاؤ اور کہہ دو کہ یہ خواب میں نے دیکھا ہے۔وہ شخص امام کے پاس آیا اور کہا حضرت! یہ خواب حضرت عبد اللہ بن زبیر نے دیکھا ہے اور انھوں نے خواب میں عبد الملک بن مروان کو پچھاڑا ہے۔ امام ابن سیرین نے تعبیر دی کہ عبد الملک بن مروان ان پر غالب آئے گا اور انھیں شہید کرے گا۔خلافت عبدالملک بن مروان کے بعد اس کے بیٹوں میں باقی رہے گی کیونکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے خواب میں دیکھا کہ انھوں نے زمین میں میخیں گاڑیں۔چنانچہ حضرت عبد اللہ بن زبیر خلیفہ عبد الملک بن مروان کے خلاف جنگ میں شہید ہوئے اور خلافت عبد الملک مروان کی وفات کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں ملی {۸-}

## خواب میں زیادتی و کمی

خواب کی تعبیر میں کسی چیز کی زیادتی یا کمی سے بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔اس لیے معبر کو اس اصول سے واقف ہونا چاہیے۔مثلاً خواب میں رونے کی تعبیر خوشی ہے لیکن اگر خواب میں رونے کے ساتھ چیخنا چلانا بھی تھا تو اس کی تعبیر مصیبت ہے {۹-}۔گویا رونے پر جب چیخنے کا اضافہ یا زیادتی ہو تو تعبیر بدل جاتی ہے۔اسی طرح خواب میں ہنسنے کی تعبیر غم ہے

مگر اگر تبسم دیکھا تو اس کی تعبیر اچھی ہے {۸۰}۔ نیز ٹڈی کی تعبیر کبھی پوشیدہ مال سے دی جاتی ہے۔ مگر اگر خواب میں ٹڈیوں کو بھنبھناہٹ کرتے دیکھا تو اس کی تعبیر دشمنی ہے {۸۱}۔ یہاں بھنبھناہٹ سے خواب کی تعبیر دوسری ہوگئی۔ اسی طرح اگر کسی نے خواب میں بال دیکھے تو اس کی تعبیر مال و زینت ہے لیکن اگر خواب میں بال چہرے پر پڑ جائیں یا رخسار پر زیادہ ہوجائیں تو اس کی تعبیر رنج و غم ہے یا بعض لوگوں کے نزدیک لباس ہے {۸۲}۔ یا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس نے اسے اٹھالیا اور وہ اس کے ساتھ ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے بھائی یا لڑکے سے اسے فائدہ ہوگا۔ البتہ اگر کٹا ہاتھ جدا ہوگیا تو بھائی یا لڑکے سے اسے مصیبت پہنچے گی {۸۳}

زیادتی اور کمی سے تعبیر دینے کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر مریض نے خواب میں دیکھا کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے اور گھر سے باہر نکلا تو اگر بات نہیں کی تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مرجائے گا، اگر بات کی تو تعبیر یہ ہے کہ وہ ٹھیک ہوجائے گا {۸۴} یا چوہیا کی تعبیر عورت ہے جب تک اس کا رنگ مختلف نہ ہو، اگر بہت سی چوہیائیں دیکھیں جن میں بعض سفید اور بعض سیاہ ہیں تو ان کی تعبیر دن اور راتیں ہیں {۸۵}

تعداد کی کمی اور زیادتی سے تعبیر بدل جانے کی مثال یہ ہے کہ اگر مچھلیوں کو خواب میں دیکھا اور ان کی تعداد معلوم ہو تو ان کی تعبیر عورتیں ہیں۔ اگر تعداد معلوم نہ ہو تو ان کی تعبیر مال غنیمت ہے {۸۶} اسی طرح اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کے گھر کے دروازے کے دونوں بازو گر گئے ہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اگر اس شخص کی دو لڑکیاں ہوں تو وہ دونوں مرجائیں گی۔ اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہیں تو ان کی شادیاں ہوں گی اور وہ گھر سے نکل جائیں گی {۸۷}۔ یا اگر کسی نے خواب میں انگور اور انار کے درختوں کا باغ دیکھا تو اس کی تعبیر عورت ہے۔ اگر صرف ایک درخت دیکھا تو اس کی تعبیر ایک ہزار درہم ہیں {۸۸}۔ یا اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے انگور کھائے تو جتنے دانے کھائے ہیں اتنے ہی کوڑے اس کے جسم پر پڑیں گے یا اتنے ہی دانے اس کے جسم میں نکلیں گے {۸۹}

## زجر و فال

حضرت دانیال علیہ السلام کہتے ہیں کہ معبر کو زجر اور فال سے واقف ہونا چاہیے۔ جب وہ خواب دیکھنے والے سے سوال کرے تو اس کا نام پوچھے۔ اگر اس کا نام اچھا ہے تو اچھائی کی دلیل ہے {۹۰} اگر محمد، احمد، حسین، فضل، سہیل، بشیر، حبیب اور محبوب نام ہوگا تو خیر اور خوشی کی علامت ہے۔ اگر نام برعکس ہوگا تو شر اور غم کی دلیل ہے جو خواب دیکھنے والے کو لاحق ہوں گے {۹۱}

معبر اگر تعبیر بتانے کے دوران اپنے سامنے گھوڑا، اونٹ یا گدھا دیکھے تو خواب پسندیدہ ہے۔ خواب دیکھنے والا سفر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والخیل و البغال والحمیر لترکبوھا زینۃً (النحل: ۸) {۹۲}

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے بھی۔

اگر تعبیر پوچھتے وقت کوے نے تین مرتبہ بانگ دی تو یہ خیر کی علامت ہے۔ اگر دو بار بانگ دی تو یہ برائی کی دلیل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دوستوں سے کہا ہے کہ اگر کوا دو مرتبہ بانگ دے تو نقصان کی دلیل ہے اگر چار مرتبہ بانگ دے تو خیر و خوبی کی علامت ہے۔ پانچ مرتبہ بانگ دے تو برائی کی علامت ہے اور چھ مرتبہ بانگ دے تو خوبی کی دلیل ہے {۹۳} اس بارے میں امام ابن سیرین کا کہنا ہے کہ کوا جب طاق مرتبہ بانگ دے تو خیر کی علامت ہے جب جفت مرتبہ بانگ دے تو شر کی دلیل ہے {۹۴}۔ امام موصوف کے ایک اور قول میں آیا ہے کہ کوا اگر ایک، تین، چار اور چھ مرتبہ بانگ دے تو خیر کی نشانی اور دو مرتبہ بانگ دے تو برائی کی علامت ہے {۹۵}۔ اس سے وہ تضاد جو خود بخود رفع ہو جاتا ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس اور امام ابن سیرین کے پہلے قول کے درمیان پیدا ہوتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک شخص نے خواب کی تعبیر پوچھی، اسی وقت ایک کوا آیا اور دومرتبہ دیوار پر بیٹھ کر بانگ دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے خواب دیکھنے والے سے کہا "یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے گی۔ رات کو ایک چور خواب دیکھنے والے کے گھر میں در آیا اور سارا سامان چرا کر لے گیا {۹٦}

## اوقات خواب

خواب دیکھنے کا کوئی وقت متعین نہیں ہوتا۔ انسان جب بھی سوتا ہے، خواب دیکھنے کا امکان موجود ہوتا ہے۔ لیکن تمام اوقات کے خواب یکساں نہیں ہوتے۔ امام ابن سیرین کہتے ہیں کہ وہ خواب جو رات کے آخری حصہ میں یا قیلولہ کے وقت دیکھے جائیں سب سے زیادہ سچے ہوتے ہیں {۹۷}۔ امام جعفر صادق کا بیان ہے کہ قیلولہ کے خواب درست ہوتے ہیں {۹۸} شیخ جابر مغربی کا کہنا ہے کہ خوابوں میں سب سے زیادہ صحیح خواب وہ ہوتے ہیں جو سحر سے لیکر طلوع آفتاب تک دیکھے جائیں {۹۹}۔ شیخ عبدالغنی نابلسی کہتے ہیں کہ سب سے سچے خواب سحر کے ہوتے ہیں {۱۰۰}۔ نبی کریم صلی اللہ وسلم کا ارشاد ہے:

اصدق الرؤیا با لا سحار {۱۰۱}

سب سے سچے خواب سحر کے ہوتے ہیں۔

حدیث نبوی اس معاملے میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام ابن سیرین کا کہنا ہے کہ دن کے خواب راتوں کے خوابوں سے زیادہ قوی ہوتے ہیں {۱۰۲}۔ شیخ عبدالغنی نابلسی کی رائے یہ ہے کہ دن کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں {۱۰۳}۔ جہاں تک خوابوں کی تعبیروں کا تعلق ہے امام جابر مغربی کا بیان ہے کہ دن کے خوابوں سے رات کے خوابوں کی تعبیریں زیادہ قوی ہوتی ہیں {۱۰۴}

ہفتہ کے دنوں کے بارے میں بھی معبرین نے کہا ہے کہ کون سے دن خواب کے لیے اچھے اور کون سے برے ہوتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کا بیان ہے کہ اتوار کی صبح کا

خواب اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس دن کا تعلق سورج سے ہوتا ہے۔ دوشنبہ کی صبح کا خواب بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ سوموار کا تعلق چاند سے ہے۔ منگل کی صبح کو خواب کی تعبیر نہیں پوچھنی چاہیے کیونکہ اس روز کا تعلق مریخ سے ہے۔ بدھ کا تعلق عطارد سے ہے۔ قوم ھود اور اصحاب الرس اسی روز ہلاک ہوئے تھے۔ اس لیے اس دن کے خواب کی تعبیر معلوم نہ کی جائے۔ جمعرات کے خواب کا تعلق مشتری سے ہے۔ اس لیے اس روز کی صبح کا خواب سعادت وعشرت کی دلیل ہے۔ جمعہ کا تعلق زھرہ سے ہے۔ اس لیے اس دن کا خواب طرب ونشاط، خوشی اور جمعیت خاطر کی دلیل ہے{۱۰۵}

حضرت دانیال علیہ السلام کے اس قول کے علاوہ ایک دوسرے قول میں کہا گیا ہے کہ منگل کے روز خواب بیان کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ منگل اھراق الدم کا دن ہے۔ اسی طرح بدھ کے روز بھی خواب بیان کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ دن منحوس ہے۔ باقی ایام میں خواب بیان کرنا ناپسندیدہ نہیں ہے{۱۰۶}

مہینہ کی مختلف تاریخوں کے خوابوں کے بارے میں معبرین کا کہنا ہے کہ خوابوں کے جھوٹے اور سچے ہونے میں تاریخوں کا بھی دخل ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف روایات نقل کی گئی ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جو خواب چاند کی پہلی رات میں دیکھا جائے اس کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔ چاند کی دوسری اور تیسری راتوں کو جو خواب دیکھا جائے اس کی تعبیر الٹی ہوتی ہے۔ چوتھی، پانچویں اور چھٹی راتوں کو جو خواب دیکھا جائے اس کی تعبیر مدت بعد ظاہر ہوگی۔ ساتویں، آٹھویں اور نویں راتوں میں جو خواب دیکھا جائے۔ اس کی تعبیر صحیح ہوتی ہے۔ دسویں رات کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں راتوں کے خواب کی تعبیر ایک مدت کے بعد سامنے آتی ہے۔ تیرھویں اور چودھویں راتوں کے خواب کی تعبیر نہیں ہوتی۔ پندرھویں رات کا خواب درست ہوتا ہے اور اس کی تعبیر جلدی ظاہر ہوجاتی ہے۔ سولھویں اور سترھویں رات کے خوابوں کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔ اٹھارھویں اور انیسویں رات

کے خواب صحیح اور درست ہوتے ہیں۔بیسویں اور اکیسویں رات کے خواب صحیح اور درست نہیں ہوتے۔بائیسویں رات کے خواب کی تعبیر مسرت اور سرور وشادمانی ہے۔بعض معبرین کے نزدیک اس رات کے خواب کی تعبیر برعکس ہوتی ہے۔پچیسویں اور چھبیسویں رات کے خواب کی تعبیر نہیں ہوتی۔کچھ معبروں کا بیان ہے کہ ان دونوں راتوں میں جو کچھ دیکھے گا وہی سامنے آئے گا۔ستائیسویں اور اٹھائیسویں شب کے خواب غلط نہیں ہوتے۔انتیسویں رات کا خواب بے تعبیر ہوتا ہے۔تیسویں کا خواب صحیح اور درست نکلتا ہے

موسموں کے تغیر و تبدل سے خواب پر بھی اثر پڑتا ہے۔سب سے سچے خواب اس موسم کے ہوتے ہیں جب پھل نکلتے ہیں یا پکتے ہیں یا جس میں میوہ اتارا جاتا ہے {۱۰۷}۔ان موسموں کے خوابوں کی تعبیر درست نکلتی ہے {۱۰۸}۔جاڑے اور بارش کے دنوں کے خواب کمزور ہوتے ہیں کیونکہ یہ ابر اور بادوباراں کا موسم ہوتا ہے،اس لیے ان خوابوں کی تعبیر کمزور ہوتی ہے {۱۰۹}

شیخ ابراہیم کرمانی کہتے ہیں جو شخص موسم بہار میں خواب دیکھے اسے اچھائی کی امید رکھنی چاہیے لیکن خواب کی تعبیر میں تاخیر ہوگی۔جو موسم گرما میں خواب دیکھے تو اس کی تعبیر زیادہ جلدی اور زیادہ قوت کے ساتھ سامنے آئے گی۔جو موسم خزاں میں خواب دیکھے گا اس کی تعبیر درست نہیں ہوتی {۱۱۰} موسموں کے تغیر و تبدل سے تعبیر کی تبدیلی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہا "میں نے خواب میں ستر دینار پائے"۔آپ نے تعبیر دی کہ تم ستر ہزار درہم پاؤ گے۔اس شخص نے ستر ہزار درہم پائے۔کچھ وقت بعد اس شخص نے یہی خواب دیکھا۔حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور خواب کی تعبیر پوچھی۔آپ نے خواب سنکر تعبیر دی کہ تم الزام میں گرفتار کیے جاؤ گے اور ستر دروں کی سزا پاؤ گے۔وہ آدمی پریشان ہوا اور کہا پہلے آپ نے اس خواب کی تعبیر دوسری دی تھی۔آپ نے فرمایا وہ گرمی کا موسم تھا۔درخت اور نباتات پھلوں اور پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔اس وقت اس خواب کی تعبیر وہی تھی۔اس وقت جاڑے کا موسم ہے،درخت

خشک اور پھل پھول سے خالی ہیں، اس کی تعبیر یہی ہے {۱۱۱}

معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا خیال رکھے کہ سائل کس وقت خواب کی تعبیر پوچھتا ہے، حضرت دانیالؑ کا بیان ہے کہ اگر کوئی صبح سے لیکر زوال تک تعبیر پوچھے تو یہ خیر اور بھلائی کی دلیل ہے۔ زوال کے بعد رات تک تعبیر پوچھنا شر وفساد کی دلیل ہے۔ نیز خواب کی تعبیر ابر اور برف وباراں کے دنوں اور غروب آفتاب کے وقت نہیں پوچھنی چاہیے {۱۱۲}

شیخ ابراہیم کرمانی کہتے ہیں کہ معبر کو چاہیے کہ قبرستانوں میں خواب کی تعبیر بیان نہ کرے {۱۱۳}

## فراموش شدہ خواب کی یاددہانی

اگر کوئی شخص خواب دیکھ کر اسے بھول جائے اور معبر کی خواہش ہو کہ وہ اس خواب کو معلوم کرے تو حضرت جعفر صادق کے نزدیک اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خواب دیکھنے والے کا نام پوچھے اور نام کے حروف شمار کرے۔ اس کے بعد بحساب ابجد ان میں سے نونو کو الگ کرے اور دیکھے باقی کیا بچا ہے۔ مثلاً اگر نو باقی بچے تو خواب دیکھنے والے نے خواب میں شہر دیکھا ہے اور اس کی تعبیر فساد ہے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**وکان فی المدینة تسعة رهط یفسدون** (سورہ النمل: ۴۸)

اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے۔

اگر آٹھ باقی بچیں تو اس نے خواب میں سفر یا شادی دیکھی ہے۔ قرآن میں آیا ہے:

**ثمانی حجج فان اتممت عشراً فمن عندک۔**

**(سورہ القصص: ۲۷)**

آٹھ برس میری خدمت کرو اگر دس سال پورے کرو تو وہ تمہاری طرف سے ہے۔

اگر سات باقی بچیں تو اس نے دیوانوں اور کتوں کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ویقولون سبعة و ثامنهم کلبهم (سورہ الکھف: ۲۲)

اور بعض کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔

اگر چھ باقی بچیں اور خواب دیکھنے والا عابد ہے تو اس نے خواب میں فرشتوں اور اہل صلاح کو دیکھا ہوگا۔ اگر خواب دیکھنے والا مفسد ہے تو اس نے اہل فساد کو دیکھا ہوگا یا اہل جنون کو دیکھا ہوگا اور یہ اس کی تباہی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خلق السموٰت بغیر عمدٍ ترو نها ثم استوٰی علی العرش۔

(الرعد: ۲)

اسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا اور پھر عرش پر ٹھہرا۔

اگر پانچ باقی بچیں تو خواب دیکھنے والے نے گھوڑے اور ہتھیار دیکھے ہوں گے۔

اگر چار باقی بچیں تو اس نے آسمانوں اور ستاروں کو خواب میں دیکھا ہوگا۔ قرآن میں آیا ہے:

فی اربعة ایا م سوا ء للسا ئلین (حم السجدہ: ۱۰)

(اور سب سامان معیشیت مقرر کیا) چار دن میں تمام طلبگاروں کے لیے یکساں۔

اگر تین باقی بچیں تو اس بات کی دلیل ہے کہ کسی سے کوئی کام کہا ہوگا۔ جب کہ قرآن میں آیا ہے:

ما یکون من نجوی ثلثةٍ و ھو رابعھم (المجادلہ: ۷)

تین شخصوں میں کانوں کا صلاح ومشورہ نہیں ہوتا مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے۔

اگر دو باقی بچیں یا ایک باقی بچے تو دین ودنیا کی منفعت کی دلیل ہے۔ خدا کا ارشاد ہے:

ثانی اثنین اذھما فی الغار اذیقول لصاحبهٖ لا تحزن۔

(التوبہ : ۴۰)

دو میں دوسرے، جب وہ دونوں غار میں تھے، ایک رفیق کو تسلی
دیتے تھے کہ غم نہ کھا۔

اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ جس چیز سے ڈرتا ہے اس سے مامون رہے گا {۱۱۴}

امام جعفر صادق ہی کے ایک اور قول کے مطابق خواب والے کے نام کو ابجد کے حساب سے شمار کرنے کے بعد نو نو کو الگ کیا جائے اس کے بعد اگر جفت بچیں تو اچھا ہے اگر طاق باقی بچے تو اس کے برعکس ہے {۱۱۵}۔ امام محمد ابن سیرین کہتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب دیکھا اور اسے بھول ڈالا ہو اور معبر اسے معلوم کرنا چاہے تو معبر کو چاہیے کہ خواب دیکھنے والے سے کہے کہ اپنا ہاتھ اپنے اعضاء میں سے کسی عضو پر رکھ لو۔ اگر اس نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا تو اس نے خواب میں پہاڑ دیکھا ہے۔ اگر آنکھ پر ہاتھ رکھا تو اس نے آب شور کا چشمہ دیکھا ہے اگر ناک پر ہاتھ رکھا تو اس نے دامن کوہ دیکھا ہے۔ اگر اپنا ہاتھ رخسار پر رکھے تو اس نے سبزہ زار دیکھا ہے، اگر منہ پر ہاتھ رکھے تو اس نے اچھے پانی کا چشمہ دیکھا ہے۔ اگر اس نے اپنا ہاتھ کانوں پر رکھا تو اس نے شگاف اور غار دیکھے ہیں۔ اگر اس نے داڑھی پر ہاتھ رکھا تو اس نے گھاس دیکھی ہوگی اگر اس نے اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھا تو اس نے رود خانہ دیکھا ہے۔ اگر اس نے ستر پر ہاتھ رکھا تو اس نے خرافات دیکھے ہوں گے۔ اگر بازو پر ہاتھ رکھا تو اس نے میوہ دار درخت دیکھے ہوں گے۔ اگر اس نے انگلیوں پر ہاتھ رکھا تو اس نے درخت کی چھوٹی شاخیں دیکھی ہوں گی۔ اگر اس نے مقعد پر ہاتھ رکھا تو اس نے مزبلہ دیکھا ہوگا اگر اس نے زانو پر ہاتھ رکھا تو اس نے گریوہ دیکھا ہوگا۔ اگر پنڈلی پر ہاتھ رکھا تو اس نے بے ثمر درخت دیکھا ہوگا {۱۱۶}

دانیال علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب میں دیکھا اور اسے بھول گیا تو یہ چار چیزوں کی وجہ سے ہوگا:

(۱) گناہ کی زیادتی (۲) کردار کی غلطی (۳) نیت کا ضعف (۴) مزاج کا اختلاف {۱۱۷}

معبر کے لیے لازمی ہے کہ وہ عفیف اور پاک نفس ہو۔ کیونکہ یہ وہ صفات ہیں جن

کے بغیر وہ معبر بننے کا مستحق نہیں ہوتا۔ وہ جب سائل سے خواب سنے تو دشمنی اور حسد کی بنا پر کوئی ایسی تعبیر نہ دے جس سے خواب والے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ معبر سائل کو پہنچنے والے شر کو لوگوں سے چھپائے اور اگر دوران بیان سائل نے کسی اخلاقی کمزوری کا اعتراف کیا ہو تو عام لوگوں میں اس کا تذکرہ نہ کرے۔ کیوں کہ خواب امانت ہوتا ہے، معبر سائل کی بات غور سے سنے اور پوچھے گئے سوالوں کے جواب پر غور کرے {۱۱۸}

معبر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پاکیزہ اخلاق ہوتا کہ سائل اس سے متوحش اور خوف زدہ نہ ہو بلکہ اپنا خواب بغیر کسی جھجک کے بے کم و کاست بیان کرے۔ سائل کو معبر کی پاکیزہ اخلاقی سے اپنا خواب بیان کرتے وقت محسوس ہونا چاہیے کہ معبر اس کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔

معبر کے لیے یہ صفت بھی لازمی ہے کہ وہ راست گفتار ہو۔ دوسری صورت میں خود اس کی تعبیر دانی قابل اعتماد اور مستند شمار نہ ہو گی۔

## مدت تعبیر

معبر کبھی خواب کی تعبیر بتاتا ہے لیکن اس کی تعبیر جلدی نہیں نکلتی بلکہ بعض اوقات اتنی دیر لگ جاتی ہے کہ انسان کو خواب یاد بھی نہیں رہتا۔ بعض لوگ خواب کی تعبیر جلدی سامنے نہ آنے پر سمجھتے ہیں کہ معبر نے صحیح تعبیر نہیں دی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

خواب کی تعبیر کبھی جلدی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دیر میں۔ بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر صبح ہوتے ہی سامنے آتی ہے اور بعض خوابوں کی تعبیر برسوں بعد ظاہر ہوتی ہے۔ امام محمد بن سیرین کا کہنا ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں جو خواب دیکھا جائے۔ اس کی تعبیر بیس سال تک نکلے گی۔ آدھی رات گزر جانے کے بعد جو خواب دیکھا جائے تو دس سال تک تعبیر سامنے آئے گی۔ اگر سحر کے بعد خواب دیکھا تو اس کی تعبیر ایک ماہ کے اندر نکلے گی {۱۱۹}۔ امام موصوف ہی سے منسوب ایک اور قول میں کہا گیا ہے کہ جو خواب اول شب دیکھا جائے تو اس

کی تعبیر پانچ سال میں نکلے گی۔ اگر درمیانی رات میں خواب دیکھا جائے تو تعبیر پانچ ماہ میں سامنے آئے گی۔ اگر سحر کے وقت دیکھا تو تعبیر دس دنوں کے اندر نکلے گی۔ خواب دیکھنے کا وقت جس قدر دن کے نزدیک ہوگا۔ اسی قدر تعبیر درست اور جلدی ظاہر ہوگی۔ امام جعفر صادقؒ کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے اگر اس میں خواب دیکھا جائے تو تعبیر اسی روز نکلے گی۔ ایک وقت وہ بھی ہے کہ اگر اس میں خواب دیکھا جائے تو اس کی تعبیر ایک سال میں ظاہر ہوگی۔ ایک وقت میں اگر خواب دیکھا جائے تو اس کی تعبیر چھ ماہ میں سامنے آتی ہے۔ ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں خواب دیکھا جائے تو تعبیر بیس سال میں سامنے آئے گی اور ایک وقت وہ بھی ہوتا ہے کہ اگر اس میں خواب دیکھا جائے تو چالیس سال تک اس کی تعبیر نکل سکتی ہے {۱۲۰}

اس سلسلے میں علماء اسلام اور معبرین حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی مثال دیتے ہیں جس کی تعبیر اس وقت ظاہر ہوئی جب وہ عرصہ بعد آپ اپنے والدین سے ملے تھے۔

ابن اسحاق (المتوفی ۱۵۱ھ ۷۶۸/ء) کا کہنا ہے کہ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر اٹھارہ سال بعد سامنے آئی تھی {۱۲۱}۔ کلبی (المتوفی ۲۰۴ھ ۸۱۹/ء۔ ۸۲۰ء) کے بیان کے مطابق آپ کے خواب کی تعبیر بائیس سال میں نکلی تھی {۱۲۲} قتادہ کا بیان ہے کہ آپ کے خواب کی تعبیر پینتیس سال بعد ظاہر ہوئی تھی {۱۲۳} اہل کتاب اور بعض مسلمان علماء کے بقول حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد سامنے آئی {۱۲۴}۔ ایک اور قول میں کہا گیا ہے کہ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر ستر سال بعد ظاہر ہوئی تھی {۱۲۵}۔ حضرت حسن بصری کا کہنا ہے کہ حضرت یوسف سترہ برس کی عمر میں کنویں میں ڈال دیے گئے۔ اس کے اسّی سال بعد انھوں نے حضرت یعقوب سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد آپ تئیس سال بقید حیات رہے اور ایک سو تیس سال کی عمر میں انتقال کیا {۱۲۶}۔ یعنی آپ کے خواب کی تعبیر اسّی سال بعد نکلی۔ حضرت حسن بصری سے یہ روایت کئی اسناد سے مروی ہے۔ فرقد (المتوفی ۱۳۱ھ/ ۷۴۸ء) کی رائے ہے کہ حضرت یوسف کی گمشدگی اور واپسی کے درمیان اسّی سال کا زمانہ

گزرا تھا{۱۲۷}۔ حضرت فضیل بن عیاض (۱۰۵۔۱۸۷ھ/ ۷۲۳۔ ۸۰۲ء) کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت یوسف کی جدائی اور باپ سے ان کی دوبارہ ملاقات کے درمیان اسّی سال گزرے {۱۲۸}۔ حضرت حسن بصری کے ایک دوسرے قول میں کہا گیا ہے کہ حضرت یوسف کی گمشدگی اور ملاقات کے درمیان تراسی سال کا زمانہ گزرا {۱۲۹}۔ امام ثعلبی (المتوفی ۴۲۷ھ/ ۱۰۳۵ء) نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر نوے سال بعد نکلی تھی {۱۳۰}

امام طبری نے جو اقوال نقل کیے ہیں۔ان میں مدت تعبیر اٹھارہ ،پینتیس ، چالیس ،اسّی اور تراسی سال بتائی گئی ہے۔امام حاکم نیشاپوری نے حضرت حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت یوسف نے اسی سال بعد اپنے باپ سے ملاقات کی اور بارہ سال کی عمر میں قید میں ڈال دیے گئے تھے {۱۳۱} لیکن دوسری جگہ انھوں نے حضرت سلمان فارسی کا یہ اثر نقل کیا ہے کہ حضرت یوسف کے خواب اور تعبیر کے درمیان چالیس سال گزرے {۱۳۲}۔ امام بیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ/ ۱۰۶۶ء) نے بھی حضرت سلمان فارسی کے اثر کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی تائید میں عبداللہ بن شداد (المتوفی ۸۱ھ/ ۷۰۰ء) کا قول بھی دیا ہے {۱۳۳}۔ امام ابن حجر عسقلانی نے ان تمام آثار واقوال کا ذکر کیا ہے {۱۳۴}

حضرت سلمان فارسی کا بیان ہے کہ حضرت یوسف کے خواب اور اس کی تعبیر ظاہر ہونے کا درمیانی عرصہ چالیس سال کا تھا۔ابو عثمان النہدی (المتوفی ۹۵ھ/ ۷۱۳ء) کا کہنا ہے کہ حضرت یوسف کے خواب اور مدت کے درمیان چالیس سال گزرے ۔حضرت عبداللہؓ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت یوسف کا خواب چالیس سال بعد واقع ہوا اور یہ خواب کی انتہائی مدت ہوتی ہے {۱۳۵}

امام بیہقی اور دوسرے علماء نے حضرت سلمان فارسی کا جو قول نقل کیا ہے ۔ابن حجر عسقلانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔حضرت سلمان فارسیؓ صحابی ہیں اس لیے ان کے قول کو جو صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔حضرت حسن بصری ،حضرت فضیل بن عیاض اور قتادہ کے قول

پر ترجیح حاصل ہے جو سب کے سب تابعی ہیں۔ پھر حضرت سلمان فارسی کا قول تنہا بھی نہیں ہے۔ ابوعثمان النہدی اور عبداللہ بن شداد کے اقوال سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اہل کتاب کی رائے بھی یہی ہے۔ نامور ماہر حدیث امام ابن حجر عسقلانی نے حضرت سلمان فارسی کے اثر کے متعلق کہا ہے کہ یہ سب سے قوی قول ہے {۱۳۶}۔ اس لیے حضرت سلمان فارسی کا یہ اثر کہ حضرت یوسف کے خواب اور تعبیر کے درمیان چالیس سال کی مدت تھی۔ سب سے صحیح رائے ہے اور عبداللہ بن شداد کا یہ کہنا کہ خواب کی انتہائی مدت یہی ہے، درست ترین قول ہے۔ اس بنا پر خواب کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس سال ہے۔

یہ امر ملحوظ رہے کہ بعض خواب زیادہ مدت کے بعد واقع ہوتے ہیں۔ مثلاً بخت نصر کا خواب، مگر ایسے خوابوں کے بارے میں خیال رکھنا چاہیے کہ ان کی حیثیت استثناء کی ہوتی ہے، چالیس سال کی مدت قاعدہ یا کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆☆☆

## حواشی ــــ خواب: اصول و آداب

{۱} فتح الباری۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللہ ۲۱۶:۲۶
{۲} تعطیر الانام ۲:۳۱۳
{۳} کامل التعبیر ص ۱۷
{۴} صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیاء بعد صلاۃ الصبح حدیث: ۶۶۲۴، ۱۳۹:۲۴
{۵} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۳، تعطیر الانام ۲:۳۱۳
{۶} تعطیر الانام ۲:۳۱۳
{۷} عمدۃ القاری۔ کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح ۲۴:۱۷۱
{۸} صحیح البخاری بشرح الکرمانی۔ کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمہ، حدیث: ۶۶۱۸: ۲۴:۱۳۴
{۹} تعبیر الرؤیا ص ۲
{۱۰} تعبیر الرؤیا ص ۲، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۳
{۱۱} کامل التعبیر ص ۱۷

{۱۲} ابن قیم الجوزیہ۔ اعلام الموقعین عن رب العالمین تعلیق طٰہٰ عبدالروف سعد، القاہرہ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء ۱: ۱۹۴ منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۸

{۱۳} کامل التعبیر ص ص ۱۶۔۱۷

{۱۴} اعلام الموقعین ۱: ۱۹۴

{۱۵} اعلام الموقعین ۱: ۱۹۴

{۱۶} صحیح مسلم۔ کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، حدیث (۶۵) ۱۴۶۸۔ ۲: ۱۰۹۱

{۱۷} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۳۔۴

{۱۸} صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، باب رحمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للنساء، حدیث (۷۰) ۲۳۲۳، ۴: ۱۸۱۱

{۱۹} کامل التعبیر ص ۲۷، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۳

{۲۰} کامل التعبیر ص ۲۷

{۲۱} صحیح البخاری بشرح الکرمانی۔ ابواب العمرہ باب ما یقتل المحرم من الدواب، حدیث: ۱۲، ۱۷: ۹: ۳۹

{۲۲} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۴ تعبیر الرؤیا میں غیر اسکفۃ باب کا ترجمہ دیا ہے۔ دیکھئے تعبیر الرؤیا ص ۲

{۲۳} تعبیر الرؤیا ص ۱۷

{۲۴} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۴

{۲۵} کامل التعبیر ص ۶۹

{۲۶} کامل التعبیر ص ۷۰

{۲۷} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۴

{۲۸} کامل التعبیر ص ۲۱۲

{۲۹} سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا، باب ۷ علام تعبر بہ الرؤیا، حدیث ۳۹۱۵، ۲: ۱۲۸۸

{۳۰} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۶، ۱۷ تعبیر الرؤیا ص ۲، کامل التعبیر ص ۱۱

{۳۱} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۴

{۳۲} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۴

{۳۳} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷

{۳۴} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷، تعبیر الرؤیا ص ۲

{۳۵} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷، تعبیر الرؤیا ص ۲

{۳۶} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷، تعبیر الرؤیا ص ۲

{۳۷} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷، تعبیر الرؤیا ص ۳

{۳۸} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۷، تعبیر الرؤیا ص ۳

{۳۹} تعطیر الانام ۱:۷

{۴۰} تعطیر الانام ۲:۳۱۴۔۳۱۵

{۴۱} تعطیر الانام ۲:۳۱۹

{۴۲} تعبیر الرؤیا ص ۶

{۴۳} تعطیر الانام ۲:۳۱۸

{۴۴} تعطیر الانام ۲:۳۱۹

{۴۵} تعطیر الانام ۲:۳۱۸

{۴۶} بیڑی کو حدیث یا اثر میں پسندیدہ اور طوق کو دیکھنا ناپسند کیا گیا ہے۔

{۴۷} تعبیر الرؤیا ص ۱۵

{۴۸} تعبیر الرویاء ص ۷، اگر نیک شخص خواب میں اپنے آپ کو منبر پر دیکھے تو وہ عزت پائے گا یہی خواب برا آدمی دیکھے تو پھانسی پائے گا۔

{۴۹} تعطیر الانام ۲:۳۱۹

{۵۰} تعبیر الرؤیا ص ص ۳۔۴

{۵۱} تعبیر الرؤیا ص ۴، کامل التعبیر ص ۱۵ تعطیر الانام ۱:۷، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۹۔۱۰

{۵۲} کامل التعبیر ص ۱۵ منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۹

{۵۳} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۹۔۱۰

{۵۴} تعطیر الانام ۲:۳۱۵

{۵۵} منتخب اکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۱۱

{۵۶} کامل التعبیر ص ۱۶

{۵۷} تعبیر الرؤیا ص ص ۳۔۴، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۱۷

{۵۸} کامل التعبیر ص ص ۹۔۱۰

{۵۹} کامل التعبیر ص ۱۰

{۶۰} کامل التعبیر ص ۱۰

{۶۱} تعطیر الانام ۱:۴

{۶۲} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۱۷

{۶۳} کامل التعبیر ص ۱۰، تعطیر الانام ۱:۴

{۶۴} تعطیر الانام ۱:۴

{۶۵} کامل التعبیر ص ص ۱۰۔۱۱

{۶۶} تعبیر الرؤیا ص ۲، کامل التعبیر ص ۱۳
{۶۷} تعطیر الانام ۲:۳۱۸۔۳۱۹
{۶۸} تعبیر الرؤیا ص ۳، کامل التعبیر ص ۱۳
{۶۹} کامل التعبیر ص ۱۳
{۷۰} کامل التعبیر ص ۱۴، کتاب الاشارات بہامش تعطیر الانام ۲:۳۱۵
{۷۱} کامل التعبیر بذیل ''خرما''
{۷۲} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۷۔۸، کامل التعبیر ص ۱۷
{۷۳} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۷۴} کامل التعبیر ص ۱۷
{۷۵} تعبیر الرؤیا ص ۲۹
{۷۶} کامل التعبیر ص ۱۷
{۷۷} کامل التعبیر ص ۱۷
{۷۸} تعبیر الرؤیا ص ۲۵
{۷۹} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۸۰} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۸۱} تعبیر الرؤیا ص ۳
{۸۲} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۸۳} تعبیر الرؤیا ص ۳، منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۸۴} تعبیر الرؤیا ص ۳
{۸۵} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸، تعبیر الرؤیا ص ۳
{۸۶} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۸
{۸۷} تعبیر الرؤیا ص ۱۷
{۸۸} تعبیر الرؤیا ص ۱۷
{۸۹} تعبیر الرؤیا ص ۱۸
{۹۰} کامل التعبیر ص ۱۱
{۹۱} کامل التعبیر ص ۱۱
{۹۲} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱:۱۷، کامل التعبیر ص ۱۱
{۹۳} کامل التعبیر ص ۱۲

{۹۴} کامل التعبیر ص ۱۲
{۹۵} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۱۷۔ ۱۸
{۹۶} کامل التعبیر ص ص ۱۱۔ ۱۲
{۹۷} تعبیر الرؤیا ص ۳ منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۸
{۹۸} تعطیر الانام ۱: ۵
{۹۹} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۰۰} تعطیر الانام ۱: ۴۔ ۵
{۱۰۱} سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب ۳ قولہ "لھم البشری"۔۔۔۔۔ حدیث: ۲۲۷۴، ۴: ۵۳۴
سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب ۹ "اصدق الرؤیا بالاسحار" حدیث: ۲۱۴۶، ۲: ۱۶۹
{۱۰۲} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۸
{۱۰۳} تعطیر الانام ۱: ۵
{۱۰۴} کامل التعبیر ص ۱۱
{۱۰۵} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۰۶} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۱۸
{۱۰۷} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۰۸} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۰۹} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۱۰} کامل التعبیر ص ۱۴
{۱۱۱} تعبیر کی کتابوں میں اس قسم کے متعدد واقعات منقول ہیں۔
{۱۱۲} کامل التعبیر ص ۱۴، ابن سیرین کا کہنا ہے کہ معبر طلوع آفتاب، زوال اور غروب کے وقت تعبیر نہ بتائے۔ تعطیر الانام ۱: ۶ منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۱۷
{۱۱۳} کامل التعبیر ص ۱۷
{۱۱۴} کامل التعبیر ص ۱۲
{۱۱۵} تعطیر الانام ۲: ۳۱۸
{۱۱۶} کامل التعبیر ص ۱۲
{۱۱۷} کامل التعبیر ص ۱۲۔ ۱۳
{۱۱۸} منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام ۱: ۱۷
{۱۱۹} کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام ۲: ۴

{۱۲۰} کامل التعبیر ص ۱۱

{۱۲۱} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث یا اثر: ۱۹۹۳۰، ۱۶: ۲۷۵

{۱۲۲} فتح الباری، کتاب التعبیر، رؤیا یوسف، ۲۶: ۲۲۵

{۱۲۳} فتح الباری، کتاب التعبیر، رؤیا یوسف، ۲۶: ۲۲۵

{۱۲۴} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۹۹۳۰، ۱۶: ۲۷۵

{۱۲۵} فتح الباری۔ کتاب التعبیر رؤیا یوسف ۲۶: ۲۲۵

{۱۲۶} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۹۹۲۲، ۱۹۹۲۵، ۱۹۹۲۸، ۱۶: ۲۷۴

{۱۲۷} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۹۹۲۳، ۱۶: ۲۷۳۔ ۲۷۴

{۱۲۸} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۹۹۲۴، ۱۶: ۲۷۴

{۱۲۹} جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر، حدیث: ۱۹۹۲۶۔ ۱۶: ۲۷۴

{۱۳۰} مدت تعبیر کے بارے میں یہ قول طویل ترین مدت پر دلالت کرتا ہے۔

{۱۳۱} المستدرک۔ کتاب التاریخ ۲: ۵۷۱

{۱۳۲} المستدرک۔ کتاب الرؤیا ۴: ۳۹۶

{۱۳۳} فتح الباری، کتاب التعبیر، رؤیا یوسف، ۲۶: ۲۲۵

{۱۳۴} فتح الباری، کتاب التعبیر، رؤیا یوسف، ۲۶: ۲۲۵

{۱۳۵} جامع البیان، تحقیق محمود محمد شاکر، اثر: ۱۹۹۱۶، ۱۶: ۲۷۲ والیہا ینتھی اقصی الرؤیا۔ نیز دیکھیے:
فتح الباری۔ کتاب التعبیر، رؤیا یوسف ۲۶: ۲۲۵

{۱۳۶} فتح الباری۔ کتاب التعبیر، رؤیا یوسف ۲۶: ۲۲۵

☆☆☆

# مطالعہ خواب: عصر جدید میں

خواب اور اس کی تعبیر کا علم تاریخ کے ابتدائی دور ہی سے سنجیدہ مطالعے کا موضوع رہا ہے۔ ہر دور میں علماء نے اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی ہے کہ خواب کی حقیقت کیا ہے۔ قدیم تہذیبوں سے لے کر آج تک خواب اور اس کی تعبیر پر دستیاب تحریروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خوابوں کے ثمرات سے امید اور خوف وابستہ رہے ہیں۔ انسان کے نزدیک خواب کے مضامین میں معانی کی وسیع دنیا پنہاں رہی ہے اور ہر دور میں خواب سے صحیح معانی اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

انیسویں صدی کے وسط تک خوابوں کے بارے میں جو قدیم تصورات رائج تھے ان میں دو نظریے زیادہ مشہور تھے۔ ایک نظریہ تھا کہ خواب خیالِ محض اور بے معنی ہوتا ہے، دوسرا نظریہ یہ تھا کہ خواب پیغام اور بامعنی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض خواب بے معنی اور بعض معانی سے لبریز ہوتے ہیں۔

جدید دور میں خوابوں کا باقاعدہ مطالعہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر الفرڈ مارے (۱۸۱۷ء-۱۸۹۲ء) نے ۱۸۴۸ء میں شروع کیا۔ اس نے تقریباً تین ہزار خوابوں کا مطالعہ کر کے اپنے نظریات پیش کیے۔ اس کا کہنا ہے کہ خواب بیرونی محرکات سے جنم لیتے ہیں۔ مارے کا ایک خواب عام طور پر نقل کیا جاتا ہے، اس کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ بیمار تھا اور اپنے کمرے میں پڑا سویا تھا۔ زمانہ دہشت اور خوف کا تھا اس نے خواب میں خوفناک مناظر دیکھے۔ اسے

انقلابی ٹریبونل کے روبرو پیش کیا گیا۔ تفتیش کے بعد سزائے موت سنائی گئی، اسے تختہ دار تک لے جا کر باندھ دیا گیا۔ گلوٹین کا پھل اس پر گرایا گیا جس سے اس کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ وہ بہت پریشانی میں جاگ گیا تو دیکھا کہ پلنگ کا اوپری حصہ اس کی گردن کے پچھلے حصے پر اسی طرح گر چکا تھا جس طرح گلوٹین کا پھل گر جاتا۔ مارے کے اس خواب پر کافی بحث ہوئی کہ کیا خواب دیکھنے والے کے لیے ممکن ہے کہ اس قدر زیادہ مواد کو جو ظاہراً بہت زیادہ ہے صرف ایسے مختصر وقت میں سمائے جو بیداری کے محرک اور بیداری کے درمیان گزر جائے۔ مگر مارے کا یہ خواب واقع ہوئے کئی سال بعد معرض تحریر میں لایا گیا تھا۔

مارے نے اپنے ایک مددگار کی مدد سے جو تجربات اپنے آپ پر کیے ان سے اس نے دلچسپ نتائج اخذ کیے:

۱۔ اس کے ہونٹوں اور ناک کی نوک میں پرندے کے پر سے گدگدی کی گئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ خوفناک اذیت سے دوچار ہوا ہے۔ اس کے چہرے پر رال کا ایک مصنوعی چہرہ چڑھایا گیا۔ پھر اسے اتارا گیا جس کے ساتھ اس کی کھال اکھڑ گئی۔

۲۔ اس کی پیشانی پر پانی کا قطرہ گرایا گیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ اٹلی میں ہے اسے پسینہ آرہا ہے اور وہ سفید شراب پی رہا ہے۔

۳۔ سرخ کاغذ کے پرے موم بتی کی روشنی اسے بار بار دکھائی گئی۔ اس نے خواب میں موسم اور گرمی دیکھی اس نے یہ بھی دیکھا کہ وہ ایک مرتبہ پھر اس طوفان میں گھر گیا ہے جس کا تجربہ اسے رود بارِ انگلستان میں ہوا تھا۔ مارے کے متعدد تجربات بے نتیجہ ثابت ہوئے مگر اس کا یہ نتیجہ کہ خواب بیرونی محرکات یا ہیجانات سے پیدا ہوتے ہیں، محققین کے لیے تحقیق کا موضوع بنا۔

عصرِ رواں میں خواب کے موضوع پر سگمنڈ فرائیڈ (۱۸۵۶۔۱۹۳۹ء) کی نگارشات کو شہرت ملی۔ ان کی کتاب The Interpretation of Dreams خواب کے موضوع پر ایک دلچسپ مطالعہ کی حیثیت سے سامنے آئی۔ علمی حلقوں میں اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

کتاب میں تحلیل نفسی Psycho Analysis پر زور دیا گیا ہے۔ مصنف کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں:

> ''آنے والے صفحات میں ہم اس بات کا ثبوت پیش کریں گے کہ ایک ایسی نفسیاتی ٹیکنیک موجود ہے جس سے خوابوں کی تعبیر ممکن ہے اور اگر اس طریق کار کو استعمال کیا جائے تو ہر خواب ایک نفسیاتی ڈھانچے کی شکل میں سامنے آئے گا جو بامعنی ہے اور جسے بیدار زندگی کی ذہنی سرگرمیوں میں لائق تفویض مقام میں ڈالا جا سکتا ہے {۱}۔

تحلیل نفسی کے آثار اگرچہ قدیم خوابی ادب میں ملتے ہیں مگر فرائڈ نے اسے باضابطہ سائنس کی شکل دی فرایڈ نے اپنے گھر والوں سے کہہ رکھا تھا کہ وہ روزانہ اپنے خواب ان سے بیان کریں۔ نیز وہ اپنے مریضوں سے ان کے خواب، اوران کے ماضی اور حال کے بارے میں طرح طرح کے سوالات پوچھتے پھر ان کے جوابات سے ان کی نفسیاتی الجھنوں کا پتہ لگا لیتے۔

خواب کے موضوع پر لٹریچر کا جائزہ لیتے ہوئے فرایڈ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں سائنٹفک انداز سے کم کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ارسطو کی دو تصنیفات میں خواب کو پہلے ہی نفسیاتی مطالعے کا موضوع بنایا گیا ہے۔ ارسطو کے مطابق خواب دیوتاؤں کی طرف سے نہیں بھیجے جاتے اور نہ ان میں غیبی عنصر ہوتا ہے بلکہ وہ شیطانی ہوتے ہیں کیونکہ فطرت خود بھی شیطانی ہے، یزدانی نہیں۔ مطلب یہ کہ خواب انسانی روح کے تابع ہوتے ہیں، ماورائے فطرت طاقت کی نمائش نہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ انسانی روح عالم غیب سے تعلق رکھتی ہے۔ ارسطو کے مطابق خواب بحالت نوم خوابیدہ شخص کی ذہنی سرگرمی کا نام ہے۔

فرایڈ کے بقول ارسطو خواب کی بعض خصوصیات سے آگاہ تھے۔ مثلاً وہ جانتے تھے کہ خواب نیند کے دوران چھوٹے حسی محرکات کو بڑا بنا کر دکھاتے ہیں۔ ایک شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ آگ میں چل رہا ہے اور اسے زبردست گرمی محسوس ہو رہی ہے جبکہ حقیقت صرف اتنی

ہوتی ہے کہ جسم کے کچھ حصوں میں کہیں کہیں معمولی گرمی تھی۔

ارسطو سے پہلے لوگ خواب کو خواب دیکھنے والے کے ذہن کی پیداوار نہیں مانتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ خواب خدائی طاقت کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ خوابیدہ شخص کو انتباہ دینے یا مستقبل سے آگاہ کرنے کے لیے سچے اور بامعنی خواب بھیجے جاتے ہیں، جبکہ فضول اور دھوکہ دینے والے خوابوں کا مقصد خوابیدہ شخص کو پریشان کرنا ہوتا ہے۔ ان دونوں خوابوں کے درمیاں فرق کیا جاتا تھا۔ ان خطوط پر میکروبیس اور ارطامیدورش نے خوابوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا تھا۔ ایک قسم کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ یہ ماضی یا حال سے متاثر ہوتے ہیں، مستقبل کے لیے ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس میں بے خوابی بھی شامل ہے جس میں ایک طے شدہ خیال یا اس کی ضد کو اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ مثلاً بھوک اور بدہضمی یا ایسی حالت جس سے ایک معینہ خیال کو عجیب وغریب توسیع مل جاتی ہے جیسے خطرناک اور ڈراونے خواب۔ خوابوں کی دوسری قسم کے بارے میں خیال تھا کہ اس سے مستقبل کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ اس میں براہ راست پیشگوئی، مستقبل کے کسی واقعہ کی پیش بینی والے خواب اور علامتی خواب جس کے لیے تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے شامل ہیں۔ خواب کے بارے میں یہ نظریہ صدیوں تک عام رہا ہے۔

فرائیڈ نے خواب اور بیدار زندگی کے مابین رشتے پر بھی بحث کی ہے۔ وہ ماہرین کی آراء نقل کرتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خواب بیدار زندگی کا تسلسل ہے۔ خواب اور بیدار زندگی کے درمیاں ایک رشتہ ہوتا ہے۔ ہم اکثر ان چیزوں کو خواب میں دیکھتے ہیں جن پر ہمارے شدید جذبات مرکوز ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے ک ہمارے جذبات کو ہمارے خوابوں کے پیدا کرنے میں دخل حاصل ہوتا ہے۔ فرائیڈ نے الفرڈ مارے کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم خواب میں وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نے دیکھا ہے، جو ہم نے کہا ہے، جس کی ہم نے خواہش کی ہے یا جو ہم نے کیا ہے۔ فرائیڈ نے مثالوں سے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح گزرے روز کے واقعات خوابوں میں رونما ہوتے ہیں، فرائیڈ نے خواب میں یادداشت

کے عمل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

''خواب بدہضمی سے آتے ہیں'' فرائیڈ نے اس کہاوت سے حسی محرکات اور خواب کی اصل پر بحث کا آغاز کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ خواب کے چار سرچشمے ہوتے ہیں:

(۱) خارجی حسیاتی جوش (۲) اندرونی حسیاتی ہیجان

(۳) اندرونی عضویاتی محرکات (۴) محرکات کی نفسیاتی تحریک

ا۔ خارجی حسیاتی ہیجان:۔ نیند کے دوران خارجی حسیاتی محرک سے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ شور سے خوابی تصویریں پیدا ہوتی ہیں۔ گرج سن کر خوابیدہ شخص اپنے آپ کو میدان جنگ میں دیکھے گا۔ مرغ کی بانگ سے خوابیدہ شخص کو دہشتناک آواز دکھائی دیتی ہے۔ اگر خوابیدہ شخص کا سر نیند کے دوراں تکیہ کے نیچے آ گیا ہے تو وہ خواب دیکھے گا کہ ایک بڑی چٹان کے نیچے پھنس گیا ہے جو اسے بھاری وزن کے نیچے دبا رہی ہے۔ میسّر نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اسے پیٹھ کے بل زمین پر گرایا اور اس کے پاؤں کی دو انگلیوں کے درمیان ایک کھمبا زمیں گاڑ دیا۔ جاگنے پر پتہ چلا کہ اس کی انگلیوں کے درمیان ایک تنکا چبھ گیا ہے۔ ایک مرتبہ میسّر نے اپنی قمیص اپنے گلے کے گرد زور سے باندھی تھی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے پھانسی دی جا رہی ہے۔

(۲)۔ اندرونی حسیاتی ہیجان:۔ خوابوں کی تشکیل میں اندرونی حسیاتی ہیجان بھی اہم رول ادا کرتا ہے، خاص کر پردہ چشم کے ہیجان یا کان کی کھنک یا بھنبھناہٹ سے خواب کے بصری اور سمعی تصورات دکھائی دیتے ہیں۔ خواب کا یہ موضوعی سرچشمہ یعنی اندرونی حسیاتی ہیجان اس طرح کسی خارجی موقع پر منحصر نہیں ہوتا جس طرح معروضی حسیاتی ہیجان ہوتا ہے۔

(۳)۔ اندرونی عضویاتی محرکات:۔ ارسطو نے کہا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ بیماری کی شروعات، بیداری میں اسے بھانپ لیے جانے سے قبل، خواب میں مبالغہ آمیز اثر کی بنا پر اپنے آپ کو محسوس کرا سکتی ہیں۔ طب پر لکھنے والوں نے خواب کی پیش آگاہی کی حیثیت سے انکار نہیں کیا ہے۔ اندرونی اعضاء کی خرابی سے خواب پیدا ہوتے ہیں۔ دل کی بیماری سے

دکھے جانے والے خواب چھوٹے ہوتے ہیں اور بیداری کے وقت یہ خوفناک صورت میں ختم ہوتے ہیں۔ ایسے خواب میں ہمیشہ ایسی صورت حال دکھائی دیتی ہے جس میں خوفناک موت ہوتی ہے۔ گردوں کی بیماری سے خوابیدہ شخص حبس دم، ہجوم اور اڑان دیکھ لیتا ہے اور قابل ذکر حد تک یہ معلوم ڈراونے خوابوں سے مشروط ہوتے ہیں۔ ہاضمہ کی خرابی سے خوابیدہ شخص غذا کی لذت یا نفرت کے خواب دیکھتا ہے۔ جنسی ہیجان سے بھی خوابیدہ شخص کو خواب دکھائی دیتے ہیں۔

(۴)۔ محرکات کی نفسیاتی تحریک یا ہیجان کا نفسیاتی سرچشمہ:۔ آدمی کے خواب اس کی روزمرہ زندگی کی مصروفیات اور اس کی دلچسپیاں ہوتی ہیں۔ بیداری کی زندگی سے نیند میں جاری یہ دلچسپی صرف ایک ذہنی بندھن، خواب اور زندگی کے درمیان ایک رشتہ ہی نہیں بلکہ خوابوں کا ایک اور سرچشمہ فراہم کرتی ہے جسے حقیر سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

فرائیڈ نے ذہنی بیماری اور خواب کے درمیاں رشتے پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے نزدیک جسمانی اور ذہنی تکلیف میں مبتلا شخص خواب میں وہ سب کچھ حاصل کرتا ہے جس سے وہ حقیقی زندگی میں محروم کر دیا جاتا ہے۔ صحت اور مسرت۔ اسی طرح ذہنی بیماری میں مسرت، جاہ و حشم، شہرت اور دولت کی روشن تصویریں ہوتی ہیں۔ جائداد کی فرضی ملکیت اور آرزوؤں کی خیالی تکمیل، جس کا روکنا یا جس کی تباہی، پاگل پن کے لیے نفسیاتی اساس فراہم کرتی ہے، خواب کا مواد اور مضمون ہوتی ہے۔ ایک عورت جس کا پیارا بچہ کھو گیا ہے اپنے خواب میں ممتا کی مسرتوں کو محسوس کرتی ہے۔ ایک شخص جس کا سرمایہ ختم ہو چکا ہے خواب میں اپنے آپ کو بڑا امیر دیکھتا ہے۔ فریب خوردہ لڑکی خواب میں دیکھتی ہے کہ اس سے پیار کیا جاتا ہے۔

فرائیڈ نے اس پر بحث کی ہے کہ خواب بیدار ہونے کے بعد کیوں بھول جاتے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق بیدار ہونے کے بعد خواب جس طرح سے یاد کیا جاتا ہے وہ حقیقی خواب نہیں بلکہ اس کی مسخ شدہ اور بگڑی شکل ہوتی ہے۔

خواب کا مضمون بھی فرائیڈ کے یہاں موضوع بحث بنا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بعض

خوابوں کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی خواہش جس نے خواب برپا کیا ہے اور خواب جس کی تکمیل پیش کرتا ہے، بچپن سے ماخوذ ہوتی ہے اور ہم حیران کن حد تک بچے اور اس کی جبلتوں کو خواب میں اب بھی سرگرم دیکھتے ہیں۔ ڈاکوؤں، چوروں اور بھوتوں، جن سے لوگ سونے سے پہلے خوفزدہ رہتے ہیں اور جو کبھی کبھی اس وقت شکار کا پیچھا کرتے ہیں جب وہ نیند میں ہوتا ہے، کے خواب طفلانہ یادیں ہوتی ہیں۔

فرائیڈ کی کتاب کا تیسرا باب ہمیں خواب کے ایک اور پہلو سے روشناس کرتا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ خواب آرزو کی تکمیل ہوتا ہے۔ فرائیڈ کہتے ہیں کہ خوابوں کو ان بے قاعدہ آوازوں کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی جو کسی آلۂ موسیقی پر بجانے والے ہاتھ کے بجائے کسی خارجی قوت کی ضرب سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بے معنی نہیں ہوتے، نہ وہ لغو ہوتے ہیں۔ ان میں یہ مفہوم بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے ذخیرۂ خیالات کا ایک حصہ خوابیدہ ہے اور دوسرا حصہ بیدار ہونے کی تیاری کر رہا ہے اس کے برعکس وہ مکمل معقول نفسیاتی مظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی آرزوؤں کی تکمیل۔ انھیں قابل فہم بیدار ذہنی سرگرمی کے سلسلے میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ وہ دماغ کی اعلیٰ پیچیدہ سرگرمی سے تشکیل پائے ہیں {۲}۔

فرائیڈ کا بیان ہے کہ خوب ناآسودہ خواہشات کی تکمیل ہوتے ہیں۔ ناآسودہ خواہشات یا ناکام حسرتیں خواب میں تسلی یافتہ خواہشیں بن جاتی ہیں۔ فرائیڈ اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں شام کے کھانے میں ایک قسم کی چھوٹی مچھلی، زیتون یا کوئی دوسری تیز نمک والی غذا کھالوں، تو رات کو مجھے پیاس لگتی ہے جو مجھے جگاتی ہے لیکن جاگنے سے پہلے مجھے خواب سجھائی دیتا ہے اور خواب کا مضمون ہمیشہ ایک ہوتا ہے یعنی یہ کہ میں پانی پی رہا ہوں۔ میں خواب دیکھتا ہوں کہ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ حلق سے اتار رہا ہوں اور اس کا ذائقہ اس قدر میٹھا ہے جس قدر اس وقت کا سرمد شروب جب آدمی کا حلق پیاس سے خشک ہو رہا ہو۔ تب میں جاگتا ہوں اور واقعتاً پانی پیتا ہوں۔ اس سادہ سے خواب میں پیاس پانی پینے کی خواہش کو پیدا کرتی ہے اور خواب دکھاتا ہے کہ یہ خواہش پوری ہوچکی ہے {۳}۔

فرائیڈ کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ جانور کیا خواب دیکھتے ہیں مگر میرے ایک شاگرد نے جسے جاننے کا دعویٰ ہے میری توجہ ایک کہاوت کی طرف چاہی۔ کہاوت کہتی ہے ''بطخ کس چیز کا خواب دیکھتی ہے''۔ کہاوت میں جواب ہے ''مکی کا''۔ ''خواب آرزو کی تکمیل ہوتا ہے'' کا سارا نظریہ ان چند لفظوں میں موجود ہے {۴}۔ ہنگری کی ایک کہاوت میں کہا جاتا ہے کہ سوروں کو شاہ بلوط کے اور بطخوں کو مکی کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ یہودی کہاوت میں آیا ہے۔ ''مرغی کس چیز کا خواب دیکھتی ہے''۔ باجرے کا۔

فرائیڈ کا کہنا ہے کہ بیداری میں جو خواہشیں پوری نہیں ہوتیں یا جنھیں شرم وحیا اور اخلاقی ضابطوں کی وجہ سے بیداری میں اظہار کا موقعہ نہیں ملتا وہ نیند کے دوران جب شعور سو جاتا ہے، خواب میں ظاہر ہوتی ہیں مگر خواب میں ظاہر ہونے کے لیے انھیں احتساب Censor سے گزرنا پڑتا ہے۔ احتساب کرنے والا محتسب ان کی بدنما صورت تبدیل کر کے قابل قبول صورت عطا کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ صورتوں میں کوئی ایسا رشتہ چھوڑ جاتا ہے کہ خواب کا تجزیہ کرنے پر اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ فرائیڈ کے مطابق یہ نا آسودہ خواہشات اکثر جنس سے تعلق رکھتی ہیں کیوں کہ جنسی جبلت کو بچپن سے دبا کر رکھا جاتا ہے۔ خواب میں یہ خواہشات سر اٹھاتی ہیں اور آزادی کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔

فرائیڈ نے خواب میں اشاریت پر بھی بحث کی ہے۔ ان کے نزدیک خواب کی اشاریت کو سمجھنے سے انسان کی جنسی جبلتوں سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔ انھوں نے خواب کے رموز و اشارات کے سلسلے میں ایسی چیزیں بیان کی ہیں جو مذاق سلیم کو ناگوار گزرتی ہیں مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ اقدار عالیہ کا کوئی علمبردار نہیں بلکہ جنس اور جنسیات کا وکیل اور ترجمان ہے۔

فرائیڈ نے خواب میں نظر آنے والی اشیاء کے اشارات وعلامات کو جنسی دائرے میں محدود کر دیا ہے۔ تمام سیدھی اور لمبی چیزیں مثلاً لاٹھیاں، درختوں کے تنے، چھتریاں مرد کے عضو تناسل کی علامات ہوتی ہیں۔ خواب میں لمبے تیز ہتھیار، چاقو، خنجر، برچھی بھی مردانہ عضو تناسل ہیں۔ صندوق، ڈبے، چھاتیاں، الماریاں اور تنور رحم یا بچہ دانی کی علامات ہوتی

ہیں۔اسی طرح تمام چیزیں جہاز اور تمام برتن بھی خواب میں نظر آئیں تو وہ رحم یا بچہ دانی کے اشارات ہوتے ہیں۔کھانے کے لیے دسترخوان اور میز کی علامات سے مراد عورتیں ہوتی ہیں۔ خشکی کا منظر زنانہ عضو تناسل کا نمائندہ ہے۔فرائیڈ کے مطابق مردوں کے خوابوں میں نک ٹائی عضو تناسل کی علامت ہے۔تمام ہتھیار مثلاً ہل، رائفل، ریوالور، خنجر اور شمشیر مردانہ عضو کی علامات ہیں۔ہتھوڑا، الغوزہ، تمباکو پائپ مردانہ عضو کے اشارات ہیں{۵}۔

چابک، لاٹھی، نیزہ اور اس طرح کی دوسری چیزیں لنگ کے اشارات ہیں، خواب میں قدمچہ، سیڑھی، اور ان پر چڑھنا اور ان سے اترنا جنسی عمل کا ترجمان ہے{۶}۔

فرائیڈ کے بقول رشتہ داروں کو خواب میں دیکھنا اعضائے تناسل کی ترجمانی کرتا ہے۔ بیٹے بیٹیاں اور چھوٹی بہنیں اعضائے تناسل کے اشارات ہیں۔بہنیں چھاتیوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ بچے اعضائے تناسل کے اشارات ہیں{۷}۔

جسمانی اعضاء ہاتھ، پاؤں خواب میں نظر آئیں تو وہ مرد کے عضو تناسل کے اشارات ہوتے ہیں۔منہ، کان اور آنکھ زنانہ عضو کے اشارات ہیں۔وہ چیزیں جن میں کوئی چیز سما جائے زنانہ عضو کی نمائندگی کرتی ہیں۔مخمل، کائی، پشم، پوستین یا سبزہ زار موئے زہار کے اشارات ہیں۔خواب میں گنجاپن، بال ترشوانا، دانتوں کا گرنا اور سر قلم کرنا خصی کرنے یا خصی ہونے کے اشارات ہیں۔جسمانی رطوبتیں بلغم آنسو، پیشاب اور مادۂ تولید خواب میں ایک دوسرے کی جگہ لیتی ہیں۔خواب میں شگوفہ، غنچے اور پھول عورتوں کے لیے آتے ہیں۔شاخ مردانہ عضو کی علامت ہوتی ہے۔ناشپاتی چھاتیوں کے اشارات ہیں{۸}۔

فرائیڈ کے بیان کے مطابق حیوانوں میں چھپکیوں اور ان جانوروں کو خواب میں دیکھنا جن کی دم اگر گر جائے یا کٹ جائے تو پھر نکل آتی ہے، خصی ہونے کے اشارات ہیں۔ بہت سے جانور جو دیو مالائی قصوں کہانیوں اور لوک کہانیوں میں تناسلی علامات کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، خواب میں بھی اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔مثلاً مچھلیاں، گھونگے، بلیاں، خاص طور پر سانپ پر جو مردانہ عضو کی علامت ہے۔تناسل کے اشارات ہیں۔چھوٹے جانور اور کیڑے

مکوڑے چھوٹے بچوں کے اشارات ہیں۔ یہ ناپسندیدہ اوران چاہے بھائی بہنوں کے اشارات ہوتے ہیں{۹}۔ کیڑے مکوڑوں میں گھرنا حاملہ ہونے کا اشارہ ہے۔ ہوائی جہاز مردانہ عضو کی علامت ہے{۱۰}۔

فرائیڈ نے اعداد کے بارے میں ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تین کا عدد مردانہ عضو کی علامت ہوتا ہے{۱۱}۔

فرائیڈ نے اشاریت پر بحث کرتے ہوئے متعدد خوابوں کی مثالیں دی ہیں۔ اشارات کے استعمال پر روشنی ڈالتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

> ''اب جبکہ ہم خواب میں جنسی مواد کے لیے اشارات کے کثرت استعمال سے واقف ہو چکے ہیں یہ سوال ضرور اٹھے گا کہ آیا ان میں سے بہت سے اشارات مستقل طور پر مقررہ معانی کے لیے نہیں آتے جس طرح شارٹ ہینڈ میں مختصر نویسی کی علامت ہوتی ہے، اور ہم رمز کشا اصول کے مطابق ایک نیا خواب نامہ تیار کرانے پر راغب ہوں۔ یہاں یہ کہنا ہے کہ یہ اشاریت صرف خوابوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ لاشعوری تخیل کی خصوصیت ہے اور یہ لوک کہانیوں، دیوتاؤں کے قصوں، کہانیوں، داستانوں، لسانی محاوروں، دانشمندانہ کہاوتوں اور تازہ لطیفوں میں خواب کی بہ نسبت زیادہ مکمل پائی جاتی ہے''{۱۲}

چنانچہ فرائیڈ نے خوابی اشارات کے بارے میں لسانی رشتوں، صوتی ہم آہنگی اور موزونیت سے بھی مدد لی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیڑھیاں جنسی عمل کا اشارہ ہے اور دونوں میں موازنہ تلاش کرنا دشوار نہیں ہے۔ ہم متناسب حرکات میں ہانپتے ہانپتے بلندی پر چڑھتے ہیں اور پھر چند تیز چھلانگوں میں نیچے آجاتے ہیں۔ جنسی عمل کا یہ متناسب نمونہ خواب میں سیڑھیوں پر چڑھنے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے تو کیا ہم لسانی استعمال کی شہادت کو چھوڑ دیں جو ہم کو بتاتی ہے کہ چڑھنا یا mounting براہ راست جنسی عمل کے مساوی ہے۔ ہم کسی شخص کے لیے

mounter کالفظ استعمال کرتے ہیں۔ فرانسیسی زبان میں سیڑھی کے زینوں کو marches کہتے ہیں اور اس سے وہ لفظ بنتا ہے جو بدکار کے لیے آتا ہے۔ ہیٹ مرد یا مردانہ عضو کے لیے اشارہ ہوتا ہے کیونکہ ''ہیٹ کے نیچے آنا''، ''شوہر پانا'' کے معنی رکھتا ہے {۱۳}۔ فرائیڈ نے جرمنی، فرنچ، پرتگیزی اور ہنگری کی زبان میں لسانی رشتوں اور صوتی ہم آہنگی سے اشارات کی تفہیم کی مثالیں دی ہیں۔ انھوں نے جنسی مواد پر مشتمل متعدد خوابوں کی تحلیل کی ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ شرم وحیا کو زندہ درگور کرنے کے بعد انھیں چین نہیں آیا۔ وہ کہتے ہیں:

> ''میرے لیے اس مقام کا تعین کرنا ہمیشہ آسان نہیں رہا ہے جہاں میں ایسی تشریح کے کام سے الگ ہو جاؤں۔ اس کے خاص وجوہات ہیں، جو میرے قارئین کی توقعات سے مختلف ہوں گے، کہ میں نے جنسی خیالات کی دنیا کو تفصیل سے پیش کیوں نہیں کیا اور کیوں میں نے جنسی مضمون کے خوابوں کی تحلیل کو نظر انداز کیا۔ میرے خیالات اور میری آراء سے، جو میں اعصابی تشخیص کے بارے میں رکھتا ہوں کوئی چیز اس قدر بعید نہیں ہوگی جس قدر یہ خیال کہ جنسی زندگی کچھ ایسی شرمناک ہے کہ ایک معالج یا سائنسی محقق کو اس سے سروکار نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ارطامیدورش کی تصنیف تعبیر الرویاء کے مترجم کی اخلاقی برہمی جس نے ان سے جنسی خوابوں کا باب حذف کروا کر اسے اپنے قارئین کی نظروں سے اوجھل کر دیا، مجھے مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے {۱۴}۔

☆☆☆

## حواشی — مطالعہ خواب: عصر جدید میں

{۱} Sigmund Freud, The Interpretation of Dreams, Tranlslated by James Strachey, Avon Books, New York P.35

{۲} The Interpretaion of Dreams P. 155

{۳} The Interpretation of Dreams PP. 156-157

{۴} The Interpretation of Dreams P. 165

{۵} The Interpretation of Dreams P. 389,390,391

{۶} The Interpretation of Dreams P. 390

{۷} The Interpretation of Dreams P. 393

{۸} The Interpretation of Dreams P. 392,393,394

{۹} The Interpretation of Dreams P. 392

{۱۰} The Interpretation of Dreams P. 392

{۱۱} The Interpretation of Dreams P. 393

{۱۲} The Interpretation of Dreams P. 386

{۱۳} The Interpretation of Dreams PP. 390(Notes) 396

{۱۴} The Interpretation of Dreams PP. 645-646(Notes)

☆☆☆

# ایڈی پس الجھاؤ

## Oedipus Complex

فرائڈ نے ایڈی پس الجھاؤ Oedipus Complex کا تصور بھی پیش کیا ہے۔ قدیم مملکت تھیبز کا بادشاہ Laius تھا۔ اس کی بیوی جیکوسٹا Jacosta تھی۔ بادشاہ کو ہیکل یعنی دارالاستخارہ سے غیبی اطلاع دی گئی تھی کہ اس کا بچہ جو ابھی پیدا نہیں ہوا ہے، اپنے باپ کو قتل کرے گا اور اپنی ماں سے شادی کرے گا۔ جیکوسٹا سے بچہ پیدا ہوا تو اس کی پرورش ایک اجنبی جگہ ہوئی۔ جہاں وہ اپنی اصلیت سے بے خبر رہا۔ بچے کا نام Oedipus ایڈی پس تھا۔ اسے بھی غیبی اطلاع دی گئی تھی کہ وہ اپنے گھر سے دور رہے کیوں کہ وہ اپنے باپ کو قتل کرے گا اور اپنی ماں سے شادی کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک ایسے راستے پر چل نکلا جو اس کے خیال میں اسے اس کے گھر سے دور لے جا رہا تھا۔ راستے میں ایک شخص کے ساتھ اس کا جھگڑا ہوا اور ایڈی پس نے اسے قتل کیا۔ مقتول شخص تھیبز کا بادشاہ لائیوس تھا جو ایڈی پس کا باپ تھا مگر ایڈی پس کو معلوم نہ تھا وہ اب بھی بے خبر رہا۔ اس کے بعد وہ تھیبز آیا۔ جہاں ایک پردار عفریت ابوالہول نے شہر والوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ ابوالہول نے ایڈی پس سے ایک پہیلی پوچھی جسے ایڈی پس نے حل کیا جس پر ابوالہول نے راستہ چھوڑ دیا۔ تھیبز والوں نے خوش ہو کر ایڈی پس کو بادشاہ بنایا اور جیکوسٹا اس کے نکاح میں دی۔ جیکوسٹا سے ایڈی پس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ اس نے مدت تک امن و اماں کے ساتھ حکومت کی۔ اس کے

بعد طاعون پھوٹ پڑا۔ شہر والوں نے ہیکل سے استخارہ کرنے کے لیے ایک وفد بھیجا۔ وفد کو جواب ملا کہ جب تک لائیوس کے قاتل کو ملک بدر نہ کیا جائے، طاعون نہیں رکے گا۔ لیکن لائیوس کا قاتل کون ہے؟ کون اس راز سے پردہ اُٹھائے گا، یہ ایک معمہ تھا؟ آخر کار جب ایڈی پس کو پتہ چلا کہ وہ اپنے باپ کا قاتل ہے اور جیکوسٹا جس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہے اور جس سے اس کی اولاد بھی ہوئی ہے، اس کی ماں ہے اور وہ مقتول لائیوس اور جیکوسٹا کا بیٹا ہے تو اس نے اپنے آپ کو اندھا کر دیا اور شہر چھوڑ دیا{۱}۔

فرائیڈ کی کتاب ''تعبیر خواب'' میں ایڈی پس کی داستان بیان کی گئی ہے جس سے فرائیڈ نے نئے معانی اخذ کر کے ایڈی پس الجھاؤ Oedipus Complex کا خیال پیش کیا۔

ایڈی پس کی داستان کا تعلق یونانی اساطیر سے ہے۔ یہ داستان یونان کے ڈراما نگار سوفاکلیز (حوالی ۴۹۶۔۴۰۶ ق م) کی تخلیق ہے۔ یونان کے اس عظیم مصنف نے سوا سو ڈرامے لکھے ہیں۔ عوامی مقبولیت کی بنا پر ان میں سے چوبیس ڈرامے مقابلے میں پہلے نمبر رہے۔ باقی تمام ڈراموں کو مقابلوں میں دوسرا مقام ملا۔ تیسرے نمبر پر کوئی ڈراما نہیں رہا۔

سوفاکلیز نے اپنی تخلیق ''ایڈی پس ریکس'' Oedipus Rex میں کمال مہارت سے تقدیر کا المیہ دکھایا ہے۔ بعد کے آنے والے فن کاروں نے اپنی تخلیقات میں ایسی تاثیر پیدا کرنے کی کوششیں کیں مگر وہ ان کے مقام کو نہ پا سکے۔

فرائیڈ نے ایڈی پس کی داستان سے جو معانی اخذ کیے ان کی بنیاد پر اس نے ایک نیا خیال پیش کیا۔ یہ خیال رونگٹے کھڑا کر دینے والا تھا۔ فرائیڈ کی تحریروں میں اس کا انکشاف پہلی مرتبہ ان کے ایک خطوط مورخہ ۳۱ مئی ۱۸۹۷ء میں ملتا ہے۔ اس کے بعد اس داستان کا لب لباب اور ایڈی پس الجھاؤ کا تذکرہ ان کے خط مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں آیا ہے۔ ''ایڈی پس الجھاؤ'' کی اصطلاح پہلی بار ان کی تصنیف Contributions to the psychology of love میں آئی ہے۔

فرائیڈ نے خاندانی رشتوں پر بحث کرتے ہوئے اپنے اس خیال کے لیے زمین ہموار

کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بچے اگرچہ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت کرتے ہیں مگر ان کے لاشعور میں ان کے خلاف نفرت موجود ہوتی ہے اور اگر وہ مرجائیں تو انھیں راحت ملتی ہے گویا بچہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی موت کا آرزومند ہوتا ہے۔

والدین اور اولاد کے رشتے پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرائیڈ کہتے ہیں کہ ہم نے جو تقدیس (تورات کے) احکام عشرہ سے منسوب کی ہے اس نے میرے خیال میں اصلی حقائق کے ادراک کی ہماری صلاحیتوں کو کند کردیا ہے۔ لگتا ہے کہ ہم یہ امر مشاہدہ کرنے کی شاید ہی کوشش کرتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی اکثریت (احکام عشرہ کے) حکم خامس کے خلاف ورزی کرتی ہے {۲}۔ انسانی معاشرہ کے اعلیٰ اور پست طبقات میں یکساں طور پر فرزندانہ پارسائی دوسرے مفادات کو موقع دیتی ہے {۳}۔

فرائیڈ کے مطابق صنمیات اور انسانی معاشرے کے ابتدائی زمانے کی داستان سے جو مبہم معلومات ہم تک پہنچی ہیں ان سے باپ کے جابرانہ اختیار اور اس سنگدلی کی جس کے ساتھ اس نے اس کا استعمال کیا ہے، ناخوشگوار تصویر سامنے آتی ہے۔ کرونوس نے اپنے بچوں کو اس طرح کھایا جس طرح جنگلی سورسورنی کا کوڑا کرکٹ کھاجاتا ہے۔ زیوس نے اپنے باپ کو آختہ کردیا اور اس کی جگہ خود حکمران بن بیٹھا۔ قدیم خاندان میں باپ کی حکومت زیادہ لامحدود رہی ہے۔ بیٹے کے لیے باپ کے طے شدہ جانشین کی حیثیت سے جس قدر زیادہ اپنے آپ کو دشمن کے مقام پر پانا لازمی رہا ہے اسی قدر وہ باپ کی موت سے خود حکمران بننے کے لیے بیتاب رہا ہے۔ ایک معالج اکثر یہ جانچ کرنے کی پوزیشن میں رہا ہے کہ باپ کے مرنے پر بیٹے کا غم اس اطمینان سے زیادہ نہیں ہوسکتا کہ آخرکار اسے آزادی نصیب ہوئی ہے {۴}۔

فرائیڈ کے بقول ماں بیٹی کے رشتے کا حال بھی یہی ہے۔ یعنی لڑکی ماں کے مقابلے میں باپ سے زیادہ قریب ہوتی ہے اور باپ سے محبت کی بنیاد لاشعور میں موجود اس کی جنسی جبلت ہوتی ہے جس کے لیے وہ ماں کو اپنا رقیب سمجھتی ہے {۵}۔

فرائیڈ کے مطابق جب نفسیاتی خلل اعصاب کے مریضوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو اس

مفروضے کی توثیق غیر مشکوک یقین سے ہوتی ہے۔ان تجزیوں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک بچے کی جنسی خواہشات اگر وہ اپنے ابتدائی مرحلے میں ایسا کہلانے کی حقدار ہوں ۔ بہت پہلے جاگ جاتی ہیں۔ نیز یہ کہ ایک لڑکی کی پہلی محبت اس کے باپ کے ساتھ ہوتی ہے اور ایک لڑکے کی طفلانہ خواہشات اس کی ماں کے لیے ہوتی ہیں۔ لہٰذا باپ لڑکے کے لیے ایک خلل انداز رقیب اور ماں لڑکی کی رقیب بن جاتی ہے{۶}۔

فرائیڈ کا کہنا ہے کہ میرے تجربے میں آیا ہے کہ تمام بچوں کی دماغی زندگی میں جو بعد میں نفسیاتی خلل اعصاب کے مریض بن گئے، ان کے والدین بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین میں سے ایک کے ساتھ محبت اور دوسرے کے ساتھ نفرت ،نفسیاتی جبلتوں کے اس ذخیرے کے لازمی اجزا ہوتے ہیں جو اس وقت بنتا ہے اور جو بعد کے اعصابی نظام کے علامات کا تعین کرنے میں اس قدر اہمیت کا حامل ہے{۷}۔

اس دریافت کی توثیق ایک داستاں سے ہوتی ہے جو ہم تک بہترین عہد پارینہ سے پہنچی ہے۔ ایک ایسی داستاں ہے جس کی متاثر کن گہری اور عالمگیر قوت کو اس وقت سمجھا جا سکتا ہے جب اس مفروضے کو بھی برابر کا عالمگیر جواز مل جائے۔ جو ہم نے بچوں کی نفسیات کے تعلق سے پیش کیا ہے۔ میرے دماغ میں بادشاہ ایڈی پس کی داستان اور سوفاکلیز کا ڈراما ہے جو انھیں کے نام سے موسوم ہے۔

ایڈی پس کی داستان کا وہ خلاصہ بیان کرنے کے بعد جو اوپر ذکر کیا گیا۔ فرائیڈ کہتے ہیں کہ ایڈی پس کی داستان کو تقدیر کا المیہ کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا اثر دیوتاؤں کے برتر ارادے اور بدی سے بچنے کی انسانوں کی بے سود کوششوں کے درمیان موازنے میں مضمر ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ اس المیہ سے گہرے طور پر متاثر ناظر کو سبق سیکھنا چاہیے کہ انسان خدا کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم کرے اور اپنی بے بسی کا ادراک کرے۔ جدید ڈراما نگاروں نے اپنے اختراع کردہ پلاٹوں میں ایسا ہی موازنہ پیش کر کے المیاتی اثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر تمام تر کوششوں کے باوجود اختتام پر ناظرین ٹس سے مس نہ ہوئے ۔ بعد کے تقدیری

المیے اثر کے لحاظ سے ناکام رہے ہیں{۸}۔

''اگر ایڈی پس کی داستان آج کے سامعین کو اسی طرح متاثر کرتی ہے جس طرح وہ اپنے زمانے کے یونانی سامع کو متاثر کر چکی ہے تو اس کی وضاحت صرف یوں کی جاسکتی ہے کہ اس کی تاثیر تقدیر اور ارادۂ انسانی کے موازنے میں نہیں ہے بلکہ اسے مواد کی اس خاص نوعیت میں تلاش کیا جانا چاہیے جس پر اس موازنہ کو مثال بنایا گیا ہے''{۹}۔

''اس کی (یعنی بادشاہ ایڈی پس) تقدیر ہمیں صرف اس لیے متاثر کرتی ہے کہ یہ ہماری تقدیر ہوسکتی تھی۔ کیونکہ دارالاستخارہ نے پیدائش سے پہلے ہم پر وہی نفریں رکھی ہے جو اس پر رکھی تھی۔ پہلی جنسی جبلت کا رخ ماں کی طرف ہونا اور باپ سے نفرت اور اسے قتل کرنے کی خواہش کرنا ہم سب کی تقدیر ہے۔ ہمارے خواب ہمیں بتاتے ہیں کہ حقیقت یہی ہے{۱۰}۔ بادشاہ ایڈی پس جس نے اپنے باپ کو قتل کیا اور اپنی ماں سے شادی کی ہماری اپنی بچپن کی خواہشات کی تکمیل کا اظہار ہے''۔ مگر اس کے مقابلے میں ہم اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ اس اثناء میں جہاں تک ماؤں سے جنسی جبلت الگ کرنے اور باپوں کے ساتھ حسد کو بھلانے کا تعلق ہے، ہم نفسیاتی خلل اعصاب کا شکار نہ ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ یہاں ایک شخص ہے جس میں ہمارے بچپن کی ابتدائی خواہشات پوری ہو چکی ہیں اور ہم دباؤ کی اس پوری قوت کے ساتھ، جس سے اس وقت سے وہ تمام خواہشات قابو میں رکھی گئی ہیں، دہل کر اس سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ شاعر جب ماضی کو کھولتے ہوئے ایڈی پس کے جرم کو سامنے لاتا ہے، اس وقت وہ ہمیں ہمارے اپنے اندرونی خیالات کو تسلیم کروانے پر مجبور کر رہا ہے جن میں وہی جبلتیں اگرچہ دبائی گئی ہیں، اب بھی پائی جاتی ہیں۔ موازنہ کے اختتامی کورس کے اشعار (یہاں فرائڈ کے انگریزی مترجم نے ترجمہ دیا ہے) ہمارے تکبر اور ہمارے نفس کو جو ہمارے بچپن سے بڑھ کر ہماری آنکھوں میں اس قدر دانا اور اس قدر طاقتور ہوگیا ہے، وارننگ دیتے ہیں۔ ایڈی پس کی طرح ہم ان اخلاق کے منافی اور فطرت کی طرف سے بزور تھوپی گئی خواہشات سے غافل ہو کر جی رہے ہیں اور ان کے انکشاف کے بعد ہم سب بچپن کے ان

مناظر کی طرف سے شاید آنکھیں بند کرنے کی کوشش کریں گے" {۱۱}۔

خود سوفا کلیز کے اس المیے کے متن میں، واضح اشارہ ہے کہ ایڈی پس کی داستان قدیمی خوابی سے مواد نکلی ہے جس کا مضمون والدین کے تعلق سے بچے کی پہلی جنسی ہیجان خیزی کے سبب سے پیدا ہونے والی پریشانی ہے۔ ایک موقع پر جب ایڈی پس ابھی (اصل صورت حال) سے واقف نہیں ہوا ہے، اسے دارالاستخارہ (کے انتباہ) کی یاد سے پریشانی محسوس ہو رہی ہے، جکوشا اسے ایک ایسے خواب کا حوالہ دیتے ہوئے دلاسا دیتی ہے جسے بہت سے لوگ دیکھتے ہیں اور جو اس کے خیال میں بے تعبیر ہوتا ہے۔ وہ کہتی ہے:

بہت سے لوگ اب خواب دیکھتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ سوئے
ہیں جس نے انھیں جنم دیا ہے مگر اس شخص کو کوئی جھنجھلاہٹ نہیں ہوتی
جو ایسے شگونوں سے اپنے دماغ کو پریشان نہیں کرتا {۱۲}۔

فرائڈ کے مطابق پہلے کی طرح آج بھی بہت سے لوگ ماؤں سے جنسی تعلق کا خواب دیکھتے ہیں اور اس حقیقت کا تذکرہ برہمی اور حیرت کے ساتھ کرتے ہیں اور یہ واضح طور پر المیہ کی کنجی اور خواب دیکھنے والے کے باپ کے مرنے کے خواب کا تکملہ ہے۔ ایڈی پس کی کہانی ان دونوں خوابوں کا تخلیقی ردعمل ہے اور جب بالغ ایسے خواب دیکھتے ہیں تو ان کے ساتھ کراہت کا احساس ہوتا ہے۔ داستان میں بھی دہشت اور خود کو سزا دینا لازماً شامل کرنا تھا {۱۳}۔

فرائڈ کے بقول اس کی مزید ترمیم ایک بار پھر مواد کے غلط سمجھے گئے ثانوی اعادہ میں لائی گئی ہے، جس نے اس کا استعمال کرنے کی کوشش دینیاتی مقاصد کے لیے کی ہے۔ ارادۂ آسمانی کی کمزوری کو انسانی ذمہ داری سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش اس موضوع یا کسی دوسرے کے متعلق قدرتی طور پر لازماً ناکام ہو گی {۱۴}۔

اپنے نظریے کی تائید میں فرائڈ نے شیکسپیر کے ڈرامے ہملٹ سے بھی استشہاد کیا ہے۔ فرائڈ کا بیان ہے کہ المیہ شاعری کی ایک عظیم تخلیق شیکسپیر کا ہملٹ ہے جس کی جڑیں اسی زمین میں موجود ہیں جس سے ایڈی پس کی داستان پھوٹی ہے۔ ہملٹ کے بارے میں ایک رائے

یہ ہے کہ اس کے اندر فیصلہ کی قوت نہیں ہے اس لیے وہ اپنے باپ کے قاتل اور ماں سے تعلق رکھنے والے شخص کو قتل نہیں کرتا مگر فرائیڈ کی رائے یہ ہے کہ ہملٹ کچھ بھی کرنے کے قابل ہے سوائے اس شخص سے انتقام لینے جس نے اس کے باپ کو قتل کیا اور اس کی ماں کے ساتھ اس کے باپ کی جگہ لی۔ اس شخص سے جو اسے اپنے بچپن کی دبی ہوئی خواہشات کی تکمیل دکھاتا ہے۔اس لیے نفرت کے بجائے جو اسے باپ کا انتقام لینے کے لیے آمادہ کرتی، وہ ضمیر کی خلش سے اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ جو اسے یاد دہانی کراتی ہے کہ وہ خود بھی لفظی طور پر اس گناہ گار سے بہتر نہیں ہے جسے وہ سزا دے گا{۱۵}۔

فرائیڈ کے افکار میں ایڈی پس الجھاؤ کو ایک انوکھا تصور مانا جاتا ہے۔ یہ تصور نیا تھا اور ابتدائی بچپن میں پیدا ہونے والے اور لاشعور میں موجود یہ الجھاؤ خیالات واحساسات کی نفسیاتی الجھن ہے جس میں اولاد میں والدین میں سے مخالف جنس کے فرد کے ساتھ جنسی میلان اور دونوں میں سے اپنی جنس کے فرد کو جسمانی طور ختم کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایڈی پس الجھاؤ انسان کے اندر جرم کا احساس پیدا کرتا ہے جس سے لاشعور میں آویزش پیدا ہوتی ہے، آویزش اس وقت ختم ہوتی ہے جب وہ والدین میں سے اپنی جنس کے فرد کو اپنا ہم خیال سمجھتا ہے{۱۶}۔

لڑکیوں میں اس طرح کے الجھاؤ کو ''الیکٹرا الجھاؤ'' کہا جاتا ہے۔ صنمیات کے مطابق الیکٹرا نے اپنے باپ کا موت کا انتقام لینے کے لیے اپنی ماں کو قتل کیا تھا۔ یونانی صنمیات کی اس کہانی سے Electra Complex بنایا گیا ہے۔ اس لیے لڑکی کا اپنے باپ کی طرف میلان اور ماں کے ساتھ مخالفت ''الیکٹرا الجھاؤ'' کہلاتا ہے{۱۷}۔

خواب کے بارے میں فرائیڈ کے افکار کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے مطابق خواب لاشعور کو جانے والا شاہی راستہ ہے۔ فرائیڈ کا خیال ہے کہ خواب با معنی ہوتے ہیں اور یہ بیداری کے تجربات کی عکاسی کرتے ہیں، چنانچہ اس نے خواب کے انوکھے پن کی تشریح کی تحلیل نفسی کے ذریعے ان کی تعبیر کا طریقہ دریافت کیا اور خواب کی شفا بخشی کے امکان کو تفصیل سے بیان کیا۔

فرائیڈ نے یہ نظریہ پیش کیا کہ جب بیداری کے مزاحمتی تقاضے کمزور ہوتے ہیں، تو دبی ہوئی خواہشات خاص کر وہ خواہشات جو جنس اور نفرت سے تعلق رکھتی ہیں خواب میں سر ابھارتی ہیں۔

فرائیڈ کے مطابق خواب کا مضمون متعدد محرکات سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسے محرکات میں مثانے میں پیشاب کا دباؤ، گزشتہ روز کے معمولات کے نقوش اور بچپن سے وابستہ یادیں شامل ہوتی ہیں۔ خواب کی قطعی تفصیلات واضح مضمون اور مفروضہ دبی خواہشات فرائیڈ کے یہاں پوشیدہ مضمون کہلاتی ہیں۔

فرائیڈ کا بیان ہے کہ خواب دیکھنے والا اپنے آپ کو بیداری سے روکتا ہے اور دبی خواہشات کی ناخوشگوار بیداری کو انوکھے واضح مضمون میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے جسے ڈریم ورک Dream Work کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ انسان جن جبلتوں کو بیداری کے دوران مطمئن کرنے میں ناکام ہوتا ہے وہ خواب میں حسی تصویریں بن کر ظاہر ہوتی ہیں۔

فرائیڈ کے خیال کے مطابق خواب کے واضح مضمون کا ایک پہلو متعدد خفیہ اجزا کی نمائندگی ایسے طریقے سے کرتا ہے جسے تکثیف یا Condensation کہتے ہیں۔

مزید برآں نظریاتی طور پر کسی چیز یا شخص کی طرف جذباتی روے کی بے دخلی کسی دوسری چیز یا شخص یا بالکل بغیر کسی شخص کے لیے ظاہر ہوسکتی ہے۔

فرائیڈ نے خواب کے بارے میں ثانوی اعادہ کی دریافت کی جو اس وقت واقع ہوتا ہے جب سویا شخص جاگ جاتا ہے اور خواب کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس طریقے کے ذریعے نادرست طور پر تشریح اور معقولیت کے طریقے سے خواب کے لیے ہموار پیش ماتھا فراہم کرتا ہے۔ بیداری کی یہ سرگرمی فرائیڈ کے یہاں ثانوی اعادہ کہلاتی ہے۔

خواب کے پوشیدہ مضمون کو تلاش کرنے کے لیے فرائیڈ خواب کا تجزیہ کرنے والے کو مشورہ دیتا ہے کہ اسے آزادی کے ساتھ مختلف اجزا میں ربط تلاش کرنا چاہیے۔ ان رابطوں سے آگاہ ہو کر اسے متعین کرنا چاہیے کہ خواب دیکھنے والے کی ذاتی ضروریات کی تفہیم سے خواب کیا بتاتا ہے۔

فرائڈ کی کتاب ''تعبیر خواب'' ''Interpretation of Dreams'' اس کی اہم ترین کتاب مانی جاتی ہے۔ انھوں نے اس کتاب کے انگریزی ترجمے کے تیسرے ایڈیشن کے مقدمے میں دعویٰ کیا ہے کہ میری آج کی رائے کے مطابق بھی اس میں تمام دریافتوں میں سب سے قابل قدر دریافت موجود ہے، جو میری خوش نصیبی سے میرے حصے میں آئی ہے۔ اس قسم کی بصیرت کسی کی قسمت میں زندگی میں صرف ایک بار آتی ہے۔

فرائڈ کو گو اپنی تخلیق پر ناز تھا مگر شروع میں کتاب کی پذیرائی مایوس کن رہی۔ اس میں فرائڈ کا کوئی قصور نہیں۔ دنیا کی مشہور تخلیقات کے ساتھ شروع میں یہی معاملہ رہا ہے۔ شوپہناور کی شاہکار تخلیق '' کائنات بحیثیت ارادہ اور تصور کے'' ۱۸۱۸ء میں شائع ہوئی مگر دنیا نے اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ سولہ سال بعد مصنف کو پبلشر نے اطلاع دی کہ اس کی کتاب کے زیادہ تر نسخے ردی بیچنے والوں کو ردی کاغذ کے مول فروخت کیے گئے۔ نٹشے کی شاہکار ''فرمودۂ زردشت'' کا آخری حصہ مصنف کو اپنی جیب سے چھپوانا پڑا۔ کتاب کے صرف چالیس نسخے نکلے۔ سات نسخے دوستوں کو تحفے میں دیے گئے۔ ان میں سے ایک نے رسید بھیجی۔ تعریف کسی نے نہیں کی۔ ''تعبیر خواب'' کے مقدر میں بھی پہلے پہل بے اعتنائی لکھی تھی۔ اشاعت کے پہلے چھ سالوں میں اس کے صرف ۳۵۱ نسخے فروخت ہوئے۔ مگر جلد ہی مصنف کی سوئی قسمت جاگ اُٹھی۔ اسے کلاسیکی سائنسی ادب کی بڑی کتابوں میں شمار کیا جانے لگا۔ کتاب کی تصنیف کے بعد فرائڈ کی زندگی کے بقیہ چالیس برسوں کے دوران جرمنی زبان میں اس کے آٹھ ایڈیشن نکلے۔ روسی زبان میں اس کا ترجمہ ۱۹۱۳ء میں کیا گیا۔ اسی سال اس کا ترجمہ جاپانی زبان میں کیا گیا۔ ۱۹۱۳ء ہی میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا جس کا تیسرا ایڈیشن ۱۹۳۴ء میں نکلا۔ ۱۹۳۸ء میں کتاب کا ترجمہ چک زبان میں کیا گیا۔

فرائڈ نے کتاب میں خواب کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے، اس سے مذہب اور اخلاق کو زبردست نقصان پہنچا۔ ڈارون کی کتاب ''اصل انواع'' اور کارل مارکس کی تصنیف ''سرمایہ'' کے ساتھ ساتھ فرائڈ کی تعبیر خواب کا شمار بھی ان کتابوں میں ہوتا ہے جنھوں نے جدید ذہن

کومتاثر کر کے مذہب بیزاری کے لیے راہ ہموار کی ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے کہ ان کتابوں کومقبول عام بنانے میں مذہب بیزار طبقے نے انتھک جدوجہد کی ہے۔ان کتابوں کی تائید میں بے شمار مقالات تحریر کیے گئے۔ ہزاروں سیمناروں کا انعقاد کیا گیا اور تشہیر کے لیے ہرناجائز اور غیر اخلاقی طریقہ اختیار کیا گیا۔

فرائڈ نے خواب کے موضوع پر بحث کر کے انسان کی جبلتوں سے پردہ اٹھایا اور اس کے چال وچلن کی نفسیاتی توضیح کی ۔انھوں نے خواب کو دبی ہوئی جنسی خواہشات کا اظہار کیا جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خواب کی کوئی روحانی حیثیت نہیں ہے۔فرائڈ کے مطابق اہل مذہب کا یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے کہ خواب وحی، الہام اور غیب دانی کا ایک مستند ذریعہ ہے۔ گو انھوں نے پیشینگوئی والے خوابوں کا تذکرہ کیا ہے، مگر ان کا کہنا ہے کہ مستقبل بتانے والے خواب بھی ماضی کی خواہشات کی تکمیل ہوتے ہیں تاہم اس پرانے خیال میں کہ خواب مستقبل بتاتے ہیں اس قدر سچائی ہے کہ تکمیل شدہ خواہشات کی تصویر پیش کر کے خواب ہمیں مستقبل میں لے جاتے ہیں۔

فرائڈ کے مذہب بیزار زاویہ نگاہ کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے زمانے کا ماحول پر ایک نظر ڈالی جائے کیوں کہ انسان اپنے ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔ ۱۸۳۱ء میں ہیگل کی وفات ہوئی۔ اس زمانے میں علمی دنیا میں اس کا طوطی بول رہا تھا۔ اس کے شاگردوں کا ایک گروہ قدامت پرست تھا جسے سرکار کی حمایت حاصل تھی۔دوسرے گروہ میں ہیگل کے نوجوان پیروکار تھے جو مذہبی عقائد پر اعتراضات کرتے تھے۔ ہیگل کے شاگردوں کا خیال تھا کہ اب کہنے کو کچھ بھی نہیں بچا ہے مگر یہ ان کی خوش فہمی تھی بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ ابھی بہت کچھ کہنا باقی ہے بلکہ جو کچھ کہا گیا ہے اس سے زیادہ رہ گیا ہے۔ہیگل کے زمانے میں مذہبی عقائد کمزور ہو رہے تھے۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ کی سوانح حیات لکھی اور انھیں یوسف اور مریم کا بیٹا قرار دیا اور ان کی پیدائش کے معجزہ سے انکار قرار دیا۔ بعد میں ہیگل نے اس کتاب کو ضائع کر دیا۔ ۳۶-۱۸۳۵ء میں ڈیوڈ سٹراس کی کتاب ''حیات مسیح'' دو جلدوں میں

شائع ہوئی ۔اس میں مصنف نے حضرت عیسیٰ سے منسوب معجزوں کو پادریوں کی دماغی اختراعات قرار دے کرعیسائیت پرسخت حملے کیے ۔ عیسائی دنیا میں ہنگامہ برپا ہوا۔ ابھی یہ ہنگامہ فرونہیں ہوا تھا کہ دینیات کے ایک پروفیسر برونو بائر نے ڈیوڈ سٹراس کی تنقید کوآگے بڑھا کر حضرت عیسیٰ کی شخصیت ہی کوفرضی قرار دیا۔عیسائیت پرایک اور حملہ فیور باخ کی تصنیف ''روح عیسائیت'' کی شکل میں ہوا جس میں مصنف نے دعویٰ کیا کہ مذہب ذہن انسانی کا خواب ہے۔ یہودی عیسائیت پرتنقید کی وجہ سے خوش ہورہے تھے مگر جب عیسائیت پرتنقید کرنے والوں نے یہودی مذہب پرطنز وتنقید کے تیر برسانے شروع کیے۔تو وہ فروختہ ہو گئے۔ فیور باخ نے یہودیت کوخودغرضی کا مذہب قرار دیا جس کا خدااس کا تجارتی اصول ہے جس کے پیروکار ہراس چیز سے لاتعلق ہیں جس سے انھیں براہِ راست فائدہ نہ پہنچتا ہو۔فیور باخ کے حملوں کے بعداب مارکس کے حملوں کی باری تھی ۔ مارکس نے زر پرستی کو یہودیت سے تعبیر کیا۔ان کے نزدیک یہودیت اورتجارت وہ مذہب ہےجس میں زرخدا کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہودیوں کا دنیاوی مسلک کاروبار اور دنیاوی خدا زر ہے۔ مارکس کے مطابق زراسرائیل کا وہ حاسد خدا ہے جوکسی دوسرے خداکو برداشت نہیں کرسکتا۔زرانسان کے تمام خداؤں کوتخت سے اتار دیتا ہے۔عیسائیت اور یہودیت پر یہ حملے ۱۸۵۰ء سے پہلے ہوئے تھے۔

مذہب بیزاری کے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں ۱۸۵۶ء میں فرائیڈ کی پیدائش ہوئی ۔ ان کا خاندان یہودی تھا۔ وہ تین سال کے تھے جب ۱۸۵۹ء میں چارلس ڈارون کی کتاب ''اصل انواع'' شائع ہوئی۔ اسی سال فٹز جیرالڈ نے عمرخیام کی رباعیات کاانگریزی ترجمہ شائع کیا۔ یہی وہ سال ہے جس میں مارکس نےتنقیداقتصاد سیاسی پرکتاب شائع کی۔

ڈارون کی کتاب ''اصل انواع'' نے بنی نوع انسان کے مذہبی عقائد پر کاری ضرب لگائی۔ ہبوط آدم، کشتی نوح اوردوسرے مذہبی عقائد پرسوالیہ کےنشانات لگ گئے۔ڈارون نے ارتقا اوربقائے اصلح کے نظریات پیش کیے۔اور بزعم خویش انسان کاشجرہ حیوان سے جوڑ دیا۔ ان کے نزدیک تخلیق کائنات کی کوئی حقیقت نہ تھی ۔اگر وہ اسی پر اکتفا کرتے تو دوسرے ملاحدہ

کی طرح کچھ مدت کے بعد انھیں بھی بھلا دیا جاتا مگر انھوں نے ارتقا کا نظریہ پیش کر کے انسان کی اصل پر تیشہ چلایا۔ ڈارون نے انسان کو روحانی تخت سے اسی طرح اتار دیا جس طرح کوپرنکس نے زمین کو مرکزی حیثیت سے محروم کر دیا تھا۔ فرائیڈ پندرہ سال کے تھے جب ڈارون نے ۱۸۷۱ء میں Descent of Man شائع کی جس میں انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ارتقا کا عظیم اصول واضح اور مستحکم ہے۔

ڈارون کے نظریے کی تائید میں دنیا بھر کے سائنسدانوں، دہریوں، ملحدوں، منکروں نے آواز اُٹھائی۔ ہزاروں مقالات اس کی حمایت میں تحریر کیے گئے۔ ہر طرف سے آواز آ رہی تھی کہ دنیا کا سب سے بڑا سچ دریافت کیا گیا۔ مقبولیت کی ایک وجہ یہ تھی کہ ملحدوں، آزاد خیالوں، اباحیت پسندوں، آمروں اور ظالموں سب کو ڈارون کے سائے میں پناہ ملی۔ سب نے اس نظریے کے طفیل اپنے اعمال کی جوابدہی کے خوف سے نجات پا کر سکھ اور چین کا سانس لیا کہ اب نہ تو اخلاقی قیود کی بوجھل زنجیریں انسانی ضمیر کو گراں بار کر سکتی ہیں اور نہ کسی کو دوسری دنیا میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

بقائے اصلح کے اصول میں جنگوں اور لڑائیوں کے لیے جواز موجود تھا۔ نسلی منافرت کو ہوا ملی۔ اسی اصول کے تحت ہر طاقتور قوم نے کمزور قوم کو ختم کر کے اس کے وسائل پر قبضہ کیا اور یہی وہ اصول تھا جس کے تحت مغرب نے اپنی فلک بوس عمارتوں کا مسالہ مشرق کے قبرستان سے حاصل کیا۔

مذہب بیزاری کی آگ کو ہوا دینے میں کارل مارکس کے نظریات نے بھی بڑا رول ادا کیا انھوں نے مذہب کو افیون کہہ کر روٹی، کپڑا اور مکان کے صنم تراش لیے۔ کسانوں، مزدوروں اور غریبوں کے لیے نیا دیں ایجاد کر لیا۔ مارکس ڈارون سے بہت متاثر تھا۔ دونوں ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے۔ ۱۸۶۷ء میں مارکس کی کتاب ''سرمایہ'' Das Kapital کی پہلی جلد شائع ہوئی تو مارکس نے اس کا انتساب ڈارون کے نام کرنا چاہا مگر ڈارون نے اپنے خاندان کے مذہبی افراد کی ناراضگی کے پیش نظر انھیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ ۱۸۸۳ء میں

مارکس کاانتقال ہواتو انیجلز نے اس کی قبر پر کھڑے ہوکرتقریر کی کہ جس طرح ڈارون نے عضویاتی اصلیت کے متعلق نظریہ ارتقا دریافت کیا اسی طرح مارکس نے انسانی تاریخ کے ارتقا کی کھوج لگائی۔

فلسفہ میں شوپنہاور کی کتاب ''کائنات بحیثیت ارادہ اورتصور کے'' ۱۸۱۸ء میں شائع ہوچکی تھی۔ ۱۸۶۰ء میں اس کی وفات کے وقت اس کا تذکرہ علمی دنیا میں ہورہا تھا۔شوپنہاور کی کتاب نے ایک نوجوان شخص نٹشے کو متاثر کیا جس نے ایک طرف ''ردعیسائیت'' لکھ کر عیسائیت اور اس کے نظام اخلاق کو زمین بوس کردیا۔دوسری طرف اس نے فوق البشر کا تصور دیا اور اپنے اس خودساختہ صنم کوتمام اخلاقی قیود سے آزاد کردیا۔

فرائیڈ کے گردوپیش کا ماحول مذہب مخالف تھا۔ڈیوڈسٹراس ، برونوبائر ،فیورباخ شوپنہاور، مارکس اورنٹشے جیسے مذہب بیزاروں کے خیالات سے وہ واقف تھا، کانٹ ، ہیگل ،شوپنہاور اورنٹشے کے نام اس کی کتاب میں آئے ہیں۔ یورپ میں یہود بیزاری Anti Semitism کے ماحول کا تذکرہ تعبیر خواب میں بھی آیا ہے۔فرائیڈ کا ان حالات سے متاثر ہونا ناگزیر تھا۔

آزاد خیالی کے دور میں مذہب اور اخلاق کس مپرسی کی حالت سے گزر رہے تھے۔ ہرشخص کے سر پہ مذہب کے خلاف لکھنے اور بولنے کا بھوت سوار تھا۔ فرائیڈ بھی اس صف میں شامل ہوگیا۔ اس نے نفسیات کے دروازے سے مذہب پر شبخون مارا اور انسان کے چال وچلن سے استشہاد کرکے اسے جنسی خواہشات کا مجموعہ قرار دیا۔مذہب اور اخلاقی قیود سے آزادی اسے خواب میں نظر آئی۔ چنانچہ اس نے خواب میں انسان کوحیوانیت کے مقام اترتے دیکھا تو یہ غلط دعویٰ کیا کہ اس کا اصلی مقام یہی ہے۔فرائیڈ کے غلط نتائج نے اخلاق کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھونک دی۔

فرائیڈ کا دعویٰ ہے کہ اس نے خواب کومعانی دئے اورتحلیل نفسی کے طریقے سے انسان کی نفسیاتی پیچیدگیوں اندرونی تضادات اورالجھنوں کا پتہ لگانے کا گُر دریافت کیا مگر فرائڈ نے کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں کہی ہے جس کا تذکرہ تعبیر کی کتابوں میں ان سے پہلے نہ آیا ہو۔

فرائڈ نے تحلیل نفسی کے ذریعے انسانوں کی نفسیاتی الجھنوں کا پتہ لگایا مگر یہ چیز ان سے پہلے طب کی کتابوں میں بیان کی گئی ہے۔ قدیم زمانے سے حکما خوابوں سے انسان کی بیماریاں معلوم کیا کرتے تھے۔ تعبیر کی کتابوں میں کہا گیا ہے کہ پریشانیوں سے کیا کیا خواب دکھائی دیتے ہیں یا کون سے خواب کن پریشانیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں{۱۶}۔ فرائڈ خواب بیان کرنے والے سے اس کے ماضی اور حال سے متعلق سوالات پوچھ کر اس کی نفسیاتی کیفیات کا پتہ لگایا کرتے تھے۔ مگر یہ چیز مشرقی معبرین کے یہاں عام طور پر رائج رہی ہے۔ مشرق کے معبرین خواب بیان کرنے والے سے مختلف سوالات پوچھتے تھے۔ یہ سوالات اس کی ذاتی زندگی، خاندانی رشتوں اور خواب سے پہلے کے حالات کے بارے میں ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک ہی خواب کی تعبیر مختلف اشخاص کے لیے مختلف ہوتی تھی۔ فرائڈ کی نقل ہوئی ایک مشنری پادری کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مشرق میں خوابوں کی تعبیر کے بارے میں عام خیال یہ تھا کہ خواب کی تعبیر اس کی ضد سے دی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تمام خوابوں کی تعبیر ضد سے نہیں دی جاتی۔ بعض خواب ضرور ایسے ہیں جن کی تعبیر ان کے اضداد سے دی جاتی ہے۔

فرائڈ کے مطابق انسان خواب وہی دیکھتا ہے جس پر ہمارے جذبات مرکوز ہوتے ہیں نیز گزرے روز کی مصروفیات خوابوں میں رونما ہوتی ہیں۔ ماہرین تعبیر نے یہی بات خواب ہمت اور حدیث نفس کے ذیل میں بیان کی ہے{۱۷}۔

فرائڈ نے خواب کے حسی، سمعی، بصری، لمسی اور دوسرے محرکات میں بول و براز، تنفس، حرارت، بھوک، پیاس، درد دنداں اور بدہضمی کا ذکر کیا ہے کہ ان سے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ان سے پہلے علمائے تعبیر نے جسمانی تکالیف، غذا، ذہنی تفکرات اور نیند کے دوران جسم کے حالات، خواب گاہ کے ماحول کو محرکات خواب میں گردانا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص خواب دیکھے کہ وہ برف وباران اور سردی میں پھنس گیا ہے تو اس کے جسم سے نیند کے دوران کپڑے ہٹ گئے ہوں یا اگر وہ خواب میں اپنے آپ کو گرمی میں دیکھے تو اس کا سبب یہ ہوگا کہ اس کے

جسم پر نیند کے دوران زیادہ کپڑے پڑے ہوں گے {۱۸}۔

خواب اور ذہنی بیماری کے درمیاں رشتے پر بحث کرتے ہوئے فرائیڈ نے لکھا ہے، کہ ذہنی طور معذور شخص خواب میں وہ سب کچھ حاصل کرتا ہے جس سے وہ بیدار زندگی میں محروم ہوتا ہے مگر علماء، اور حکماء اس سے پہلے یہ بات کہہ چکے ہیں۔ ''دیوانے کا خواب'' کے الفاظ اس کی دلیل ہے۔

فرائیڈ کا بیان ہے کہ خواب ناکام حسرتوں یا ناآسودہ خواہشات کی تکمیل ہوتا ہے۔ مگر اس میں فرائیڈ کی کوئی جدت نہیں ہے۔ فرائیڈ سے پہلے معبرین نے کہا ہے کہ خواب میں انسان کی آرزوں کی تکمیل ہوتی ہے مثلاً بھوکا شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ کھانا کھا رہا ہے یا فراق کا مارا عاشق خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ محبوب سے ہم کنار ہے {۱۹}۔

فرائیڈ کے مطابق ناآسودہ خواہشات اکثر جنس سے تعلق رکھتی ہیں۔ فرائیڈ کے نظریے کی سب سے بڑی خامی یہی ہے۔ فرائیڈ کے بقول خواب تمنائی اور تشویشی بھی ہوتے ہیں۔ نیز بعض تعزیری بھی ہوتے ہیں مگر ان کا سارا زور جنس پر ہے۔ خواب کے جنسی پہلو کو مبالغہ آمیز اہمیت دینے کی وجہ سے ماہر نفسیات کارل گستاؤ ژنگ فرائیڈ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

فرائیڈ نے ایک ماہر کی رائے نقل کی ہے کہ مشرق کے ماہرین تعبیر اکثر خوابوں کی تعبیر دیتے وقت الفاظ کی صوتی ہم آہنگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے خواب کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے۔ خواب کی تعبیر میں خواب دیکھنے والے کی زبان بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ خواب کی اپنی زبان ہوتی ہے۔ اس کا رشتہ خواب دیکھنے والے کی زبان سے ہوتا ہے۔ مسلمان معبرین نے اپنی کتابوں میں پہلے ہی اس کا تذکرہ کیا ہے {۲۰}۔

اشاریت پر فرائیڈ نے جو بحث کی ہے اس میں کوئی جان نہیں ہے۔ انھوں نے اکثر خوابی اشارات کو جنس کے دائرے میں محدود کر کے خواب کی روحانی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا بڑا حصہ جنس سے ماوراء ہے۔

فرائڈ نے حضرت موسیٰ کے عصا کی جو تعبیر کی ہے وہ دریدہ ذہنی کی بدترین اور شرمناک مثال ہے۔

فرائڈ نے اپنی کتاب میں جنس پر سب سے زیادہ زور دیا ہے مگر انھوں نے اس کی کوئی سائنسی دلیل نہیں دی ہے کہ انسان کی زندگی جنس کے گرد ہی گھومتی ہے۔ یہاں بھی ان کے خیالات میں کوئی جدت بھی نہیں ہے۔ ان سے پہلے شوپنہاور نے لکھا ہے:

"ارادہ اپنے آپ کو علم سے آزاد ظاہر کرتا ہے اور اندھا ہو کر کام کرتا ہے... لہٰذا اعضائے تولید مناسب طور ارادے کا مرکز ہیں۔ ان کی حیثیت دماغ جو علم کا نمائندہ ہے، کے مخالف سرے کی ہوتی ہے۔ اعضائے تولید (تناسل) زندگی کے تسلسل کے اصول ہیں۔ وہ نہ ختم ہونے والی زندگی کا یقین دلاتے ہیں۔ اس وجہ سے یونانی Phallus یعنی عضو تناسل اور ہندو لنگ کی صورت میں ان کی پوجا کرتے ہیں، ہیوڈ (یونانی شاعر) اور پارمینڈیس (یونانی مفکر) نے زور دے کر کہا تھا کہ اراس (خدائے محبت) ہی اول ہے، خالق ہے وہ اصول ہے جس سے تمام چیزیں نکلتی ہیں۔ جنسوں (مرد و عورت) کا تعلق حقیقتاً سارے عمل اور چال وچلن کا غیر مرئی مرکزی نکتہ ہے اور اس پر تمام پردے ڈالے جانے کے باوجود یہ ہر جگہ سر نکالے جھانک رہا ہے۔ یہ جنگ کا باعث اور امن کا خاتمہ ہے۔ تمام سنجیدہ چیزوں کی اساس اور مذاق کا مقصد ہے۔ ذہانت کا نہ ختم ہونے والا ماخذ اور تمام فریبوں کی کلید ہے۔ تمام پراسرار رموز کا معنی ہے۔ ہم اسے ہر وقت ایک سچے اور وراثتی مالک عالم کی حیثیت سے دیکھتے ہیں جو اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ اپنے آبائی تخت پر بیٹھے۔ ملامت آمیز نظروں سے نیچے دیکھتے ہوئے ان تیاریوں پر ہنستا ہے، جو اسے اندھا کرنے، اسے اسیر کرنے یا کم از کم اسے محدود

کرنے، یا جہاں ممکن ہو اسے چھپانے حتیٰ کہ اسے اس انداز سے قابو
کرنے کہ یہ زندگی کے ایک ماتحت اور ثانوی تعلق کی حیثیت سے نظر
آئے، کی غرض سے کی جاتی ہیں{۱۸}۔

فرائیڈ نے خواب کو ناآسودہ خواہشات کی تکمیل کہا ہے۔خواب میں انسان کا اخلاقی حاسہ اور ضمیر کمزور ہوتا ہے{۱۹}۔ ناآسودہ خواہشات فرائیڈ کے بقول اکثر جنس سے تعلق رکھتی ہیں۔ خواب میں ان بے لگام خواہشات کا تذکرہ پہلے بھی حکماء نے کیا ہے۔ افلاطون کا حوالہ خود فرائیڈ نے بھی دیا ہے{۲۰}۔ افلاطون ان ناجائز خواہشوں کے بارے میں کہتے ہیں:

"میرا مطلب ان (خواہشات) سے ہے جو اس وقت جاگتی ہیں جب عقلی، انسانی اور قابو کرنے والی طاقت سوئی ہوتی ہے۔ اس وقت ہمارے اندر کا وحشی درندہ گوشت اور شراب سے سیر ہو کر نیند توڑتے ہوئے اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس وقت کوئی قابل تصور حماقت یا جرم حتیٰ کہ محرمات سے ہم بستری یا دوسرے غیر فطری تعلقات یا والدین کا قتل یا حرام غذا کھانا بھی ایسا نہیں ہوتا جس کے ارتکاب پر انسان ایسے وقت جب اس نے شرم و حیا کو خیر باد کہہ دیا ہو، آمادہ نہ ہو{۲۱}۔

گویا معاملہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک حتیٰ کہ اچھے انسانوں کے اندر بھی بے ضابطہ وحشی درندہ فطرت ہوتی ہے جو سوتے میں جاگتی ہے{۲۲}۔

فرائیڈ روحانی خوابوں یا رویائے صالحہ کو نہیں مانتے اور نہ وہ خوابوں کی الہامی یا غیبی حیثیت کے قائل ہیں۔ انھوں نے جن خوابوں کو نفسیات جاننے کا ذریعہ بنایا ہے وہ انسان کی پریشانیوں کا ثمرہ ہوتے ہیں۔ان خوابوں کو اضغاث واحلام کہتے ہیں ۔ان کے حصے میں وہ خواب آئے ہی نہیں جو رویائے صادقہ یا سچے خواب کہلاتے ہیں اور جن میں معانی کی دنیا آباد ہوتی ہے۔معبرین انھیں خوابوں کو خواب مانتے ہیں۔فرائیڈ کی بدنصیبی یہ ہے کہ انھوں نے

انھیں نظر انداز کر دیا ع

تیرے حصے میں نہ آیا تو میرا ''خواب'' آیا

فرائیڈ نے ایڈی پس الجھاؤ کا جو تصور دیا ہے وہ ان کی اپنی اختراع ہے۔ انھوں نے ایڈی پس کی داستان کی اثر انگیزی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ایڈی پس کے کردار میں ہر شخص کو اپنی تصویر نظر آتی ہے، مگر ایڈی پس کی داستان سے اس کی توثیق نہیں ہوتی۔ ایڈی پس کا پریشان ہونا اور حقیقت جاننے کے بعد اس کا اپنے آپ کو اندھا کر دینا اور شہر چھوڑ دینا اس امر کی شہادت ہے کہ انسان کی نظروں میں محرمات کے رشتوں کا کیا مقام ہے اور ان رشتوں کو پامال کرنا چاہے انجانے ہی میں کیوں نہ ہو، کتنا سنگین جرم ہے۔

فرائیڈ کے نظریے نے اخلاقیات پر منفی اثرات ڈالے۔ انھوں نے خواب کی روحانی حیثیت سے انکار کر کے انسان کو رہنمائی کے اس سرچشمے سے محروم کر دیا جس سے انبیاء کرام، صلحاء، عقلاء اور حکماء کسب فیض کرتے رہے ہیں۔ خواب بے حیثیت ٹھہرا تو سکون و اعتماد کا وہ منبع بھی خشک ہو گیا جو پریشان انسان کی پناہ گاہ بنا ہوا تھا۔ فرائیڈ کے نظریے کے طفیل انسان نے ع

اس کو بھی کھو دیا جسے پایا تھا خواب میں

فرائیڈ کے نظریے کی چوٹ انسانی اقدار پر پڑی۔ عفت، عصمت، حیا اور شرم معانی سے محروم ہو گئے۔ فرائیڈ کے بعد جو نسل پیدا ہوئی اس میں جنسی آزادی اور اباحیت پسندی کا اظہار برملا ہونے لگا۔ فحاشی، عریانیت اور جنسی بے راہ روی عام ہو گئی، نکاح، خاندان، صلہ رحمی کے تصورات کمزور پڑ گئے۔ مخلوط کلچر کا رواج ہوا۔ ماں باپ اور اولاد کے رشتے کا تقدس پامال ہو گیا۔ بھائی اور بہن کے رشتے پر کاری ضرب لگی۔ فرائیڈ نے انسان کو اس قعر مذلت میں گرایا جہاں شیطان بھی انگشت بدنداں کھڑا ہے۔ واہ رے فرائڈ ع

یہ شاہکار ہے تیرے ہنر کا

☆☆☆

# حواشی — ایڈی پس الجھاؤ

{۱} The Interpretation of Dreams PP. 294-295

{۲} احکام عشرہ کا حکم خاص یہ ہے "اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا"۔ استثناء ۵ : ۱۶

{۳} Intrepretation of Dreams PP. 289-290

{۴} The Interpretation of Dreams P.290

{۵} The Interpretation of Dreams P. 291

{۶} The Interpretation of Dreams P. 297

{۷} The Interpretation of Dreams P. 294

{۸} The Interpretation of Dreams P. 295

{۹} The Interpretation of Dreams P. 295-297

{۱۰} The Interpretation of Dreams P. 296

{۱۱} The Interpretation of Dreams P. 296-297

{۱۲} The Interpretation of Dreams P. 297

{۱۳} The Interpretation of Dreams P. 297-298

{۱۴} The Interpretation of Dreams P. 298

{۱۵} The Interpretation of Dreams PP 289-299

{۱۶} محمد فرید وجدی۔ دائرۃ المعارف القرن العشرین، دار العشرین، دار المعرفۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۷۱ء ۴: ۱۶۵

{۱۷} تعطیر الانام ۱: ۳ کامل التعبیر ص ۹

{۱۸} کامل التعبیر ص ۹

{۱۹} کامل التعبیر ص ۹ تعطیر الانام ۱: ۳

{۲۰} تعطیر الانام ۲: ۳۱۸

{۲۱} A Concise Psychological Dictionary, Edited by A.V. Petrovsky and M.G. Yarosheusky, Moscow, 1985, P.204

{۲۲} James Drever, A Dictionary of Psychology Penguin, 1977 P.81

A Concise Psychological Dictionary P. 204

{۲۳} Will Durant. The Story of Philosophy, 1933, P.318

{۲۴} The Interpretation of Dreams, P. 155

{۲۵} The Interpretation of Dreams, P. 360

{۲۶} Plato. The Republic, Translated by Jowett, New York, Book ix P.330

{۲۷} The Republic P. 331

☆☆☆

# باز دید... (الف)

خواب زندگی کا حصہ ہے۔انسان اپنی زندگی کا ایک حصہ خوابوں میں گزارتا ہے۔خالق کائنات نے انسان کی رہنمائی کے لیے جو طریقے بنائے ہیں ان میں وحی اور الہام کی طرح خواب بھی ایک ذریعہ ہے۔انسان اس سے انسان مستقبل کے نہاں خانے میں جھانک لیتا ہے۔اسے بشارتیں ملتی ہیں یا وہ آنے والے خطرات کو بھانپ لیتا ہے۔خواب ہی سے بعض اوقات اس کی گتھیاں سلجھ جاتی ہیں۔غرض یہ کہ خواب وحی والہام، تبشیر و انذار اور تعلیم و تعلم کا قابل اعتماد ماخذ ہے۔یہ انسان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔

انبیاء کرام کے لیے خواب وحی کا مستند ذریعہ ہے۔اولیاء کے لیے الہام کا دروازہ ہے۔علماء اور حکماء کے لیے حل اشکال کی شاہ کلید ہے۔سربستہ رازوں کی طرف لے جانے والا سیدھا راستہ، مگر اس راہ میں عام لوگوں کو بھٹکانے کے لیے ہر مرحلے پر قزاق ہوتے ہیں۔شیاطین اور جنات بھی دھوکہ دیتے ہیں۔روزمرہ مصروفیات، بدنی کیفیات، غذائی اثرات، موسمی حالات اور دماغی تفکرات بھی حائل ہوتے ہیں اور خواب دیکھنے والا اکثر انھیں میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔گردوپیش کا ماحول بھی کبھی کبھی اس راہ کو مخدوش بناتا ہے۔نیز خواب دیکھنے والے کی شخصیت کا پرتو بھی خواب کو متاثر کرتا ہے۔

انبیاء کرام کے خوابوں کا تذکرہ آسمانی کتابوں میں آیا ہے۔حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، اور حضرت دانیال کے خوابوں کا ذکر پہلے آچکا ہے۔عہدنامۂ قدیم میں آیا ہے کہ خدا

حضرت سلیمان کو خواب میں آیا اور کہا تو مجھ سے مانگ میں تجھے دوں گا ؟{۱} آسمانی کتابوں میں ان لوگوں کے خواب بھی بیان کیے گئے ہیں جو نبی نہیں تھے۔عزیز مصر اور حضرت یوسف کے دور فقائے زنداں کے خواب بھی عہد نامہ قدیم اور قرآن حکیم میں آئے ہیں ۔عہد نامۂ جدید میں آیا ہے کہ خدا کے فرشتے نے یوسف ابن داؤد سے کہا کہ اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیوں کہ جو اس کے پیٹ میں ہے، وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ ایک اور خواب میں فرشتہ نے یوسف کو ہیرودیس بادشاہ کے پاس نہ جانے کی ہدایت کی اور بچے اور اس کی ماں کو مصر لے جانے کی تاکید کی {۲}۔حضرت عیسیٰ کو جس روز یہودی بزعم باطل حاکم کے ذریعے صلیب دلوا رہے تھے۔اس روز کرسئ عدالت پر بیٹھے حاکم کو اس کی بیوی نے کہلا بھیجا تھا کہ اس راستباز آدمی سے چھیڑ چھاڑ مت کرنا۔میں نے آج رات خواب میں بہت تکلیف اُٹھائی ہے{۳}۔

صوفیہ کے خوابوں کا تذکرہ ان کی تصنیفات، ملفوضات یا ان کے متعلق لکھے گئے تذکروں میں آیا ہے ،بعض مشہور کتابوں میں خوابوں پر الگ الگ عناوین بھی قائم کیے گئے ہیں۔بعض صوفیہ کے بارے میں آیا ہے کہ ان کی کتابیں یا تخلیقات خواب میں القاء کی گئیں۔ فصوص الحکم کے بارے میں اس کے مصنف شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا بیان ہے کہ یہ کتاب انھیں رسول اللہ ﷺ نے خواب میں عطا کی ہے اور آپ ﷺ نے اس کے ظاہر کرنے کی اجازت بھی دی ہے{۴}۔

ابوعبداللہ شرف الدین محمد ابن سعید بوصیری کے قصیدہ بردہ میں ایک اور مثال ملتی ہے۔قصیدہ کے مصنف امام بوصیری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان پر فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے ان کے بدن کا نچلا حصہ شل ہوگیا تھا۔مصنف پر خواب میں الہام کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں قصیدہ لکھیں اور بارگاہ الٰہی میں شفایابی کی دعا کریں۔مصنف کا بیان ہے کہ میں نے قصیدہ لکھا۔قصیدہ ختم کرنے کے بعد میری آنکھ لگ گئی۔خواب میں رسول اللہ کی زیارت سے فیضیاب ہوا۔میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں قصیدہ سنایا۔آپ ﷺ نے

اپنا دست مبارک میرے بدن پر پھیرا وراپنی چادر مجھ پر ڈال دی ۔میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل تندرست تھا۔صبح جب میں گھر سے نکلا۔اس بات کا کسی کو علم نہ تھا۔راستے میں ایک درویش سے ملاقات ہوئی۔اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے وہ قصیدہ سناؤ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے بہت سے قصائد لکھے ہیں۔آپ کس قصیدے کے متعلق کہتے ہیں۔درویش نے کہا ،وہی قصیدہ جس کا پہلا شعر ہے ۔

اَمِن تَذَ کُرِ جیرانٍ بذی سَلَمٍ

مجھ کو یہ بات سن کر حیرت ہوئی ۔میں نے اس قصیدہ کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔درویش نے کہا جب یہ قصیدہ کل رات پڑھا جارہا تھا تو میں نے اس کو سنا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرسبز ٹہنی کی طرح جھوم رہے تھے ،یہ سن کر میں نے یہ قصیدہ اسے دے دیا{۵}۔

شیخ عمر ابن الفارض کا مشہور قصیدہ نظم السلوک کے نام سے ہے۔ شیخ کا بیان ہے کہ میں نے اس قصیدے کا نام 'لوائح الجنان وروائح الجنان'' رکھا تھا ۔ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا'' اے عمر! آپ نے اپنے قصیدے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں نے اس کا نام ''لوائح الجنان وروائح الجنان'' رکھا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا'' اس کا نام ''نظم السلوک'' رکھو۔چنانچہ میں نے اس کا نام ''نظم السلوک'' رکھا{۶}۔

امیر کبیر سید علی ہمدانی کے مجموعہ اوراد کا نام بھی رسول اللہ ﷺ کا عطا کردہ ہے۔آپ ﷺ نے اس کا نام خواب میں'' اوراد فتحیہ'' رکھا۔آج یہ اسی نام سے مشہور ہے{۷}۔

شاہ ولی اللہ دہلوی نے خواب کو تعلیم وتعلم کا ذریعہ کہا ہے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خواب میں چالیس احادیث سنی ہیں۔ احادیث کا یہ مجموعہ ''الدرالثمین '' کے نام سے چھپ چکا ہے{۸}۔

خواب کی اہمیت علم طب میں بھی مسلم رہی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ طب کا آغاز ہی

خوابوں سے ہوا ہے۔ جالینوس کا بیان ہے کہ فصد کھلوانے کا خیال مجھے خواب سے ملا ہے۔ جب میں بچہ تھا تو میں نے دوبار خواب دیکھا۔ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس نے خواب دیکھ کر فصد کھلوائی تو اسے شفا ملی۔ ایک بیمار عورت سے خواب میں کہا گیا کہ درد معدہ کے لیے عرق گلاب استعمال کرو اس نے خواب پر عمل کیا تو شفا یاب ہوگئی۔ خواب کے ذریعے علاج تجویز کیے جانے کی متعدد مثالیں ملتی ہیں {۹}۔

نابینا افراد کے لیے خواب بعض اوقات روشنی لے کر آیا ہے۔ سماک بن حرب نابینا ہوگئے، ایک بار انھوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیل اللہ ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ فرات میں تین دن نہالو۔ انھوں نے خواب پر عمل کیا تو بینائی لوٹ آئی۔ ایسا ہی واقعہ اسماعیل بن حضرمی کے ساتھ پیش آیا۔ انھیں خواب میں تلقین کی گئی کہ یا قریبُ یامجیبُ یاسمیعُ الدُّعا رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیَّ... پڑھ کر دم کرلو۔ انھوں نے اس تلقین پر عمل کیا تو ان کی بینائی لوٹ آئی {۱۰}۔

علوم وفنون کے لیے سرزمین خواب بڑی زرخیز ثابت ہوئی ہے، تحقیق، سائنس اور شعروادب کی دنیا میں خوابوں کے آثار قدم قدم پر نمایاں ہیں۔ Prof. Helprecht بابل کے قدیم کتبات کے ماہر تھے، انھیں دوکتبوں کے پڑھنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔ انھیں معلوم نہ تھا کہ دونوں کتبات ایک دوسرے کا حصہ ہیں۔ رات کو خواب میں انھیں بابل کا ایک قدیم مذہبی پیشوا دکھائی دیا جس نے انھیں اس مسئلہ کا حل بتادیا۔ چنانچہ پروفیسر مذکور خواب ہی کی بنا پر ان کتبات کے پڑھنے کے قابل ہوئے {۱۱}۔ مورمن مذہب کے بانی جوزف اسمتھ (۱۸۰۵ء۔ ۱۸۴۴ء) کا دعویٰ ہے کہ انھیں خواب میں ایک فرشتہ نے مدفون سنہری کتبات کے بارے میں بتایا جن میں امریکی ہندیوں کو بنی اسرائیل کے قبائل سے بتایا گیا ہے {۱۲}۔

خواب کے دوران انسان کی دماغی صلاحیت معمول کی سطح سے بڑھ جاتی ہے۔ جرمنی کے ایک کیمسٹ کی مثال اس دعوے کی دلیل ہے اس نے بنزین سالمے ( Benzene

(Molecule) کی گول ساخت خواب ہی میں دریافت کی ۔ اس نے خواب دیکھا کہ ایک سانپ اپنی دم اپنے منہ میں لیے ہوئے ہے جس سے اس کی شکل انگوٹھی جیسی لگتی ہے اس سے اس کے ذہن میں یہ بات آگئی کہ بینزین سالمے کی شکل انگوٹھی نما ہوتی ہے{۱۳}۔ جرمنی کے ایک ماہر فزیالوجسٹ اوٹو لووی کو مینڈک کی نس پر تجربہ کرنے کی تحریک خواب ہی سے ملی جس پر موصوف کو نوبل پرائز دیا گیا{۱۴}۔ خواب کی عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے غبی الذہن جو بیدار زندگی میں ایک شعر بھی نہیں کہہ سکتے ۔ خواب میں پڑھ کر یاد کر لیتے ہیں اور بیداری میں اسے درست پڑھ لیتے ہیں۔ بہت سے جاہل خواب میں تعلیم پا کر بیداری میں علمی نکات بیان کرتے ہیں۔

ادب کی تاریخ میں خوابوں کا مواد تخلیقی فن پاروں کی صورتوں میں سامنے آیا ہے۔ ناول نگار رابرٹ لوئی سیٹونسن کا بیان ہے کہ اس کی تحریروں کا بڑا حصہ خوابوں میں نظر آنے والے چھوٹے لوگوں سے تیار ہوتا ہے ۔ وہ خواب کو Dream Factory کہا کرتا تھا۔ اس نے خواب ہی سے اپنی نگارشات کے پلاٹ، کردار اور مکالمے لیے ہیں۔ ایک اور مصنف آلڈن کو اپنی کہانی کا سارا مواد خواب میں ملا ۔ ولیم آرچر کا کامیاب برتن ڈرامہ خواب ہی کا ثمرہ ہے۔ مشہور ناول نگار ٹھیکرے نے اپنے ناول کے عنوان پر بہت غور کیا مگر اسے کوئی جاندار عنوان نہ ملا۔ ایک دفعہ خواب کے دوران اسے Vanity Fair نام سوجھا۔ نام سوجھتے ہی وہ بستر سے اچھل پڑا اور تین بار Vanity Fair, Vanity Fair, Vanity Fair کہتا ہوا کمرے کا چکر کاٹنے لگا{۱۵}۔

انگریزی زبان کے مشہور شاعر کولرج کی مثال بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ ان کی مشہور نظم Kubla Khan خواب کا ثمرہ ہے۔ ۱۷۹۷ء میں وہ ایک روز آرام کرسی پر بیٹھے منگول فاتح کے بارے میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ مطالعہ کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گیا۔ نیند کے دوران خواب میں اس نے دو سو سے زائد اشعار والی نظم کہی۔ تین گھنٹے کی نیند کے بعد وہ جاگ گیا اور خواب میں جو نظم تیار ہوئی تھی اسے قلمبند کیا{۱۶}۔

مصنف کتاب کے ساتھ بھی خواب کے متعدد واقعات پیش آئے ہیں۔قبلہ والد صاحب مرحوم نے مولانا شبلی کی تصنیف الفاروق مجھ کو لا کر دی۔ اس وقت میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس لیے میں لڑکپن میں اکثر اپنے ساتھیوں سے حضرت عمر کے بارے میں باتیں کیا کرتا تھا۔میٹرک میں میرے اختیاری مضامین کیمسٹری فزکس تھے۔میٹرک کے امتحانات کے آخر میں پریکٹیکل کے امتحانات کے آخر میں پریکٹیکل کے امتحانات لیے جاتے تھے۔ پریکٹیکل امتحان جس دن ہونا تھا، اس رات میں گھر میں سویا تھا میں نے خواب میں سفید لباس میں ایک عمامہ پوش شخص کو دیکھا جو غیر معمولی حد تک طویل تھے۔ مجھ سے کہنے لگے میں عمر فاروقؓ ہوں تم امتحان کے لیے Gold Leaf Electroscope بنانے کی تیاری کرلو۔میں نے اس کی تیاری کر لی۔ جب امتحان کے لیے اسکول پہنچ گیا تو لیبارٹری روم میں چار لڑکوں کے 9 گروپ بنائے گئے۔ہم چار لڑکے ایک میز کے گرد کھڑے تھے اور ہر میز پر سائنسی آلات تھے۔ممتحن ہر میز کے پاس جا کر کوئی چیز بنانے کی ہدایت دے رہے تھے جب ہمارے پاس آئے تو مجھ سے کہا کہ تم گولڈ لیف الیکٹروسکوپ بنا کر دکھاؤ۔ میں نے گولڈ لیف الیکٹروسکوپ بنائی اور ممتحن کو دکھائی۔ مجھے خواب اور اس کی فوری تعبیر پر آج بھی حیرت ہوتی ہے۔

حکمرانوں کے لیے خواب انذار و تبشیر یا پیغام کا باعث رہا ہے۔فرعون کو خواب کے ذریعہ حضرت موسیٰ کی پیدائش کا اشارہ دیا گیا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ نمودار ہوئی جس نے مصر میں تمام گھروں کو جلایا۔صرف بنی اسرائیل کے گھر محفوظ رہے۔ماہروں نے اس کی تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں اس کی سلطنت برباد ہوگی تعبیر سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا جائے {۱۷}۔ فارس کے ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ اس کی بیٹی کے بطن سے ایک درخت پیدا ہوا ہے جس نے تمام اشیا کو اپنے سائے میں لیا ہے۔ نجومیوں نے تعبیر دی کہ اس کی بیٹی کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ اس کے خاندان کی حکومت ختم کر کے

پورے ایشا پر قبضہ کرے گا۔ یہی بچہ آگے چل کر سائرس کہلایا{۱۸}۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے نوشیروان نے خواب دیکھا تھا۔ کہ رات کو آفتاب طلوع ہوا جس نے تمام دنیا کو منور کر دیا۔ یہ آفتاب چالیس پایوں کی ایک سیڑھی پر سے جو آسماں تک بلند ہے، عرب کی طرف سے بلند ہوا ہے اور اس کی روشنی دور دور تک پھیلی ہے اس خواب کی تعبیر بوزر جمہر نے دی کہ آج سے چالیس سال بعد عرب میں ایک پیغمبر نکلے گا{۱۹}۔ بعض لوگوں کے لیے خواب عروج کی خوش خبری لایا ہے، منگول حکمران تومنہ خان کے بیٹے قاچولی بہادر نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بھائی قبل خان کے گریبان سے ایک ستارہ نکل کر آسماں تک پہنچا ہے اور اس کی روشنی زمین تک پہنچی۔ تھوڑی دیر کے بعد تیسرا ستارہ نمودار ہوا۔ یہ بھی غائب ہوا اس کی جگہ چوتھا ستارہ نکلا جو اس قدر روشن تھا کہ ایک جہاں اس کی روشنی سے روشن ہو گیا۔ اس کے بعد کئی چھوٹے بڑے ستارے نکلے اور قاچولی کی آنکھ کھل گئی وہ اس خواب پر سوچ بچار کر رہا تھا کہ اس کی پھر آنکھ لگ گئی۔ اس نے پھر خواب دیکھا کہ اس کے اپنے گریبان سے ایک ستارہ نکلا اور آسمان پر پہنچ کر چمکنے لگا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے سات ستارے نمودار ہوئے اور غائب ہو گئے۔ ساتویں ستارے کے بعد ایک ستارہ نکلا جو بڑا اور بے حد روشن تھا۔ اس کی روشنی سے دنیا روشن ہو گئی۔ اس کے بعد کئی ستارے نکلے اور غائب ہو گئے۔ قاچولی بہادر نیند سے بیدار ہوا تو اس نے دونوں خواب اپنے باپ سے بیان کیے۔ تومنہ خان نے کہا قبل خان کی نسل سے چوتھی پشت میں کوئی بڑا بادشاہ پیدا ہوگا اور آپ کی نسل سے آٹھویں پشت میں ایک عظیم الشان بادشاہ نکلے گا۔ اس کے بعد تومنہ خان نے دونوں بھائیوں کے درمیان ایک عہد نامہ لکھوایا جس پر دونوں بھائیوں سے دستخط کروائے۔ قبل خان کی چوتھی پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام تموچین رکھا گیا۔ پیدائش کے وقت بچے کی دونوں مٹھیاں بند تھیں جب انھیں کھولا گیا تو ان میں منجمد خون تھا۔ لوگوں نے اندازہ لگایا کہ آگے چل کر اس کے ہاتھوں سخت خونریزی ہوگی۔ تموچین نے بھی ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ اس کے ہاتھوں میں دو تلواریں ہیں۔ اس نے یہ خواب اپنی ماں سے بیان کیا تو اسے اندازہ

ہو کہ اس کے ہاتھوں مشرق و مغرب میں خونریزی ہوگی۔ اس کے بعد تموچین نے ایک شخص کے خواب کی بنا پر اپنا نام چنگیز خان رکھا۔ چنگیز خان، قبل خان کی چوتھی پشت سے تھا جو قاچولی بہادر کے خواب کے پہلے حصے کی تعبیر تھا۔ خواب کے دوسرے حصے کی تعبیر ایک اور فاتح امیر تیمور کی شکل میں نکلی جو قاچولی بہادر کی آٹھویں پشت سے تھا{۲۰}۔

سلطنت دیلمی کا بانی ابوشجاع بویہ ایک غریب آدمی تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ بڑی آگ لگی ہے جو آناً فاناً بعض شہروں میں پھیل گئی اور اس کی روشنی آسماں تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد آگ تین حصوں میں تقسیم ہوگئی اور لوگ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ابوشجاع نے معبر سے تعبیر دریافت کی تو اس نے بتایا کہ یہ بڑا اہم خواب ہے۔ آپ انعام میں ایک گھوڑا اور کپڑا دیں تو میں تعبیر بتاؤں۔ ابوشجاع نے ناداری کا عذر پیش کیا تو معبر نے دس اشرفیاں مانگیں۔ ابوشجاع نے پھر کہا کہ میں ایک غریب شخص ہوں۔ معبر نے کہا اچھا میں آپ کے خواب کی تعبیر مفت بتاتا ہوں۔ تمہارے تین بیٹے ہیں، وہ ان شہروں پر حکومت کریں گے جن میں آگ پھیل گئی تھی۔ اور دنیا میں ان کی شہرت ہوگی۔ ابوشجاع کے وہم و گماں میں بھی یہ بات نہ تھی۔ وہ سمجھے کہ معبر مذاق کر رہے ہیں۔ انھوں نے معبر سے کہا میں ایک غریب آدمی ہوں۔ یہ میرے بچے ہیں۔ ایسا کس طرح ممکن ہے؟ معبر نے ان سے بچوں کی ولادت اور ان کی تاریخوں اور اوقات کے بارے میں تفصیلات مانگیں اور ابوشجاع دیلمی نے انھیں ولادت کی گھڑیاں بتائیں۔ معبر نے حساب لگایا۔ پھر بڑے لڑکے عماد الدولہ کا ہاتھ چوما اور کہا کہ پہلے یہ لڑکا بادشاہ بنے گا اس کے بعد باقی دو لڑکوں معز الدولہ اور رکن الدولہ کے ہاتھ باری باری چوم کر کہا کہ یہ بھی بادشاہ بنیں گے۔ لڑکوں نے باپ سے کہا کہ معبر کو انعام دیں۔ ابوشجاع نے کہا کہ یہ مذاق کر رہا ہے اور تم اسے انعام دینے کی بات کر رہے ہو۔ معبر نے کہا کہ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آتا تو وعدہ کرو کہ جب بادشاہت حاصل ہوگی تو میرے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ گے۔ یہ سن کر ابوشجاع نے اسے دس درہم دیے۔ اس کے بعد تینوں بھائیوں نے دیلمی حکومت قائم کی اور خواب کی تعبیر پوری ہوئی{۲۱}۔

خواب کی بنیاد پر مسجدوں اوردرس گاہوں کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔مصر کے والی احمد ابن طولون (المتوفی ۲۷۰ھ/۸۸۴ء) نے ایک جامع مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔ انھوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے زمین پر ایک لکیر کھینچی اور فرمایا کہ مسجد کا قبلہ اسی پر بنایا جائے۔احمد ابن طولون نیند سے بیدار ہوئے اور اس جگہ پہنچ گئے۔زمین پر لکیر موجود تھی۔چنانچہ انھوں نے ایک لاکھ بیس ہزار کی لاگت سے ایک بڑی مسجد تیار کی جس کا شمار مصر کی عظیم مسجدوں میں ہوتا ہے {۲۲}۔

دارالعلوم دیوبند کی عمارت کی بنا بھی خواب پر رکھی گئی ہے۔مولانا شاہ رفیع الدین کوخواب میں رسول اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔آپ ﷺ نے مولانا سے فرمایا کہ جو خطوط ہم نے زمین پر کھینچے ہیں۔ان پر عمارت تعمیر کی جائے،صبح مولانا اس جگہ پہنچے تو زمین پر نشانات موجود تھے۔چنانچہ ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۷ء میں انھیں نشانات پر عمارت تعمیر کی گئی جو نودرہ کے نام سے مشہور ہے {۲۳}۔

دنیا کی مختلف قوموں میں خواب کو حقیقت کا مقام ملا ہے۔گائنا کے ایک ملوسی کو یورپ کے ایک مہم باز پر اس لیے غصہ آرہا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ مہم باز نے اس سے ایک خطرناک آبشار میں دونگا کھنچوایا۔ملوسی نیند سے جاگا تو وہ تھکا ہوا تھا۔اسے اس بات پر قائل نہیں کیا جاسکا،کہ خواب حقیقت نہیں ہوتا۔ایک زولو شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کا دوست اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے چنانچہ اس نے دوست کے ساتھ تعلقات ختم کردے۔ پیراگوئے کے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک مشنری نے اس پر گولی چلائی۔ بیدار ہوکر اس شخص نے مشنری کو مارنے کی کوشش کی۔بورنیو میں ایک رسم ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس کی بیوی بدکار ہے تو عورت کے باپ کے لیے ضروری ہے وہ اپنی بیٹی کو واپس لائے۔کردقوم میں اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اسے خواب میں کوئی چیز حاصل ہوئی ہے تو اسے اپنا حق سمجھتا ہے جسے حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گا {۲۴}۔

☆☆☆

# حواشی — بازدید...(۱)

{۱} تورات : سلاطین ا ۵:۳

{۲} متی کی انجیل ۱:۲۰،۲:۱۳

{۳} متی کی انجیل ۲۷:۱۹

{۴} فصوص الحکم فص آدمیہ

{۵} حضرت شیخ امام محمد شرف الدین البوصیری۔ قصیدہ بردہ شریف۔حیدرآباد ۲۰۰۳ء ص ص ۷۔۸

{۶} غلام مصطفی۔ابن الفارض،علی گڈھ ۱۹۷۳ء ص ص ۵۱۔۵۲

{۷} ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر۔سید میر علی ہمدانی۔سری نگر،باردوم ۲۰۰۷ء ص ص ۲۴۶۔۲۴۷

{۸} قاضی محمد زاہد الحسینی ۔رحمت کائنات،دہلی ۱۹۸۰ء۔ص ص ۲۴۰۔۲۴۱

{۹} الروح ص ۱۹۲

{۱۰} الروح ص ۱۹۲

{۱۱} Encyclopaedia Britanica 1929, 7:639

{۱۲} Encyclopaedia Britanica 1985, 27:305

{۱۳} Encyclopaedia Britanica 1985, 27:306

{۱۴} Encyclopaedia Britanica 1985, 27:306

{۱۵} عبدالغنی شیخ قلم،قلم کار اور کتاب،دہلی ۲۰۰۲ء ص ۵۸

{۱۶} Encyclopaedia Britanica 1985, 27:306 قلم،قلم کار اور کتاب ص ۵۸

{۱۷} ذوالفقار ارشد گیلانی۔تاریخ الانبیاء ۲۰۰۷ء ص ۱۴۴

{۱۸} تاریخ الانبیاء ص ۲۷۴

{۱۹} شاہنامہ فردوسی۔مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور ۱۳۱۴ھ جلد چہارم ص ص ۸۵۔۸۶

{۲۰} مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔تاریخ الاسلام،دہلی جلد سوم ص ص ۲۳۸،۲۴۱۔۲۴۲،۲۴۳

{۲۱} خواب و تعبیر ص ۲۱۵ بحوالہ روضۃ الصفا جلد چہارم،شیر شاہ سوری کی تاجپوشی بھی خواب میں کی گئی تھی۔

{۲۲} رحمت کائنات ص ۲۵۴

{۲۳} رحمت کائنات ص ۲۶۲،پرانی دلی میں حوض شمسی کی جگہ کی نشاندہی بھی خواب میں کی گئی تھی۔

{۲۴} Encyclopaedia Britanica 27:305

☆☆☆

# بازدید...(ب)

## اضغاث واحلام

امام مغربی کا قول ہے کہ جھوٹے خوابوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) خواب ہمت (۲) خواب علت (۳) خواب شیطانی

(۱) خواب ہمت : آدمی بیدار کے دوران کسی چیز کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ رات کو جب وہ سوتا ہے تو خواب میں اس چیز کو دیکھتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر نہیں ہوتی۔

(۲) خواب علت : آدمی درد سے پریشان ہوتا ہے۔ نیند کے دوراں جب درد کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ خواب میں بری اور خوفناک چیزیں دیکھتا ہے۔ یہ خواب درد کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کی تعبیر نہیں ہوتی۔

(۳) خواب شیطانی: وہ خواب ہے جس سے نہانا واجب ہوجاتا ہے، جسم ٹوٹتا ہے، یا ناممکن چیزین خواب میں نظر آتی ہیں۔ خواب شیطانی کی تعبیر نہیں ہوتی۔

جن خوابوں کی تعبیر نہیں ہوتی انھیں اضغاث واحلام یا پریشان خواب کہتے ہیں۔

امام جعفر صادق کا بیان ہے اضغاث واحلام چار گروہ دیکھتے ہیں۔

(۱) وہ گروہ جس کی طبیعت فساد کی طرف مائل ہوتی ہے۔

(۲) وہ گروہ جو شراب خور ہے۔

(۳) وہ گروہ جو خلط سوداوالی غذا کھاتا ہے مثلاً بینگن، مسور، نمک، آمیز گوشت اور ایسی

غذائیں۔

(۴) نابالغ بچے۔

جن خوابوں کی تعبیر نہیں ہوتی ان کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

ماہرین خواب کا بیان ہے کہ بعض خوابوں کی تعبیر نہیں ہوتی ۔ان کی سات قسمیں ہیں{۱}۔

(۱) شیطانی خواب: انھیں تحذیر الشیطان یا تخویف الشیطان بھی کہا جاتا ہے۔یہ وہ خواب ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے آدمی کو ڈرانے کے لیے دکھائے جاتے ہیں۔ شیطان خواب میں آدمی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے اسے خوفزدہ کرتا ہے ۔ اس خواب کی تعبیر نہیں ہوتی اور نہ ہی خواب دیکھنے والے کو اس سے نقصان پہنچا ہے۔

(۲) نفسانی خواب: ان خوابوں کو حدیث نفس بھی کہا جاتا ہے۔آدمی دن کے دوران جس پیشے میں مشغول اور جن کاموں میں مصروف رہتا ہے رات کو اسے یا اس کے متعلق چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے۔کسان، آہنگر، نجار، تاجر، استاد وغیرہ دن بھر اپنے اپنے کاموں کی فکر میں غلطاں رہتے ہیں یا ان کے متعلق سوچتے رہتے ہیں، دن بھر کی مصروفیات اور مشاہدات میں انسان کا نفس سرگرم رہتا ہے۔ رات کو وہ انھیں خواب میں دیکھتا ہے ۔نجار لکڑی کو، جولاہا کپڑے کو یا لوہار لوہے کو دیکھتا ہے۔ سونے سے پہلے انسان جن چیزوں کو دیکھتا ہے۔ بعض اوقات انھیں خواب میں بھی دیکھتا ہے۔ انسان کے دل میں جو آرزوئیں ہوتی ہیں بسا اوقات وہ خواب میں دکھائی دیتی ہیں۔ انسان کے دل ودماغ پر اگر کوئی خیال جما ہوا ہو تو وہ اسے خواب میں دکھائی دیتا ہے، چنانچہ عاشق معشوق کو خواب میں دیکھے گا ۔اگر کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے یا کسی سے خوفزدہ ہے اور اسی خیال میں مستغرق ہے تو رات کو اسے خواب میں دیکھے گا۔سوتے وقت آدمی جس خیال میں ڈوبا ہوا ہو اس کے متعلق وہ خواب دیکھے گا۔غرض یہ کہ آدمی دن میں جو کام کرتا ہے یا جو کچھ اس کے دماغ میں ہوتا ہے وہی نیند میں دکھائی دیتا ہے۔نفسانی خواب کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

(۳) اخلاط اربعہ کے اثرات والے خواب: آدمی کی طبیعت پر اخلاط اربعہ میں سے جب کسی خلط کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ ایسا خواب دیکھتا ہے جو اس خلط کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کی طبیعت پر گوشت، شراب اور دوسری ایسی چیزوں کے استعمال سے خون کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس کا اثر اس کے چہرے اور اس کے جسم پر بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص فربہ، ہشاش وبشاش نظر آتا ہے۔ وہ خواب میں فصد، حجامت، عیش وعشرت، چنگ ورباب کی آواز جیسی چیزیں دیکھے گا۔ اس خواب کی تعبیر نہیں ہوتی کیوں کہ ایسا خواب غلبۂ خون کی وجہ سے نظر آتا ہے۔

جس شخص کا مزاج صفراوی اشیاء خوردنی، پنیر، پیاز، مرچ اور گرم وخشک چیزیں کھانے سے صفراوی ہو، اس کا چہرہ زرد اور اس کا جسم لاغر ہوتا ہے، تیز، متحرک اور بسیار گو ہوتا ہے اسے خواب میں آگ، چراغ، شمع، قندیل، گرمی، روشنی، خون اور سفیدی نظر آئے گی۔ اس خواب کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی۔

چھاچھ، دہی، دودھ جیسی بلغم افزا چیزوں کے استعمال سے آدمی کے مزاج پر بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ بلغمی مزاج والا شخص سفید، فربہ بدن ہوتا ہے اس کی آواز بھاری ہوتی ہے۔ بلغمی مزاج والا شخص خواب میں برف، بارش، پانی، نہر اور موج دیکھے گا۔ یہ خواب بے اصل ہوتا ہے۔

بعض لوگ نمک آمیز گوشت، کھٹی چیزیں، بینگن وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کا مزاج سوداوی ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ صورت پریشاں ہوتی ہے۔ متفکر ہوتے ہیں۔ چہرے اور داڑھی پر بے وجہ ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ خواب میں قبریں، سانپ، بچھو، تاریکی، سیاہی اور خوفناک حالات دیکھتے ہیں۔ ان خوابوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

(۴) بدنی اثرات والے خواب: بدن کے اثرات بھی خواب پر نمایاں ہوتے ہیں۔ معدے اور دل کی حالت خاص طور پر خواب کو متاثر کرتی ہے۔ وہ لوگ جو خواب میں اڑان دیکھتے ہیں وہ انھیں اعضا کے اثرات کی وجہ سے ایسا دیکھتے ہیں۔ رگوں میں اگر کوئی تکلیف ہو تو انسان اڑان وغیرہ دیکھے گا۔ جسم میں کوئی عضو بیمار ہو تو اس سے بھی خواب دکھائی دیتے ہیں۔ بعض اوقات جسمانی تکلیف میں مبتلا شخص اپنے آپ کو قتل کرتے دیکھتا ہے۔ بدہضمی سے

انسان خوفناک خواب دیکھتا ہے۔ اگر محسوس کرے کہ اسے پیشاب کا زور لگ رہا ہے تو وہ خواب دیکھے گا کہ وہ پیشاب کر رہا ہے۔ خون کی گردش سے بہتے پانی کا خواب دکھائی دیتا ہے۔ درد والا خواب میں اپنے آپ کو عذاب میں دیکھتا ہے۔ سوتے میں بدن کی حالت، ہاتھ پاؤں کا پھیلاؤ اور اعضا کا دباؤ خواب پر اثرانداز ہوتا ہے۔ نیند کے دوران عمل تنفس، جسم کی حرارت اور دوسرے احوالِ بدن سے بھی خواب دکھائی دیتے ہیں۔ آدمی اگر دھوپ میں سویا ہو تو وہ خواب دیکھے گا کہ آگ میں جل رہا ہے۔ نیند کے دوران اگر کپڑے جسم سے ہٹ گئے ہوں تو وہ شخص خواب دیکھے گا کہ برف و باراں میں پھنس گیا ہے یا اسے سردی لگ رہی ہے۔ اگر وہ زیادہ کپڑوں میں سویا ہے جس سے اس کے جسم کو گرمی لگ رہی ہے تو وہ خواب میں دیکھے گا کہ وہ کسی حمام یا گرم جگہ پر ہے یا گرمی اور دھوپ میں ہے۔ نیند کے دوران جسم کی ناموزوں حالت سے آدمی احتلام کے خواب دیکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص بھوکا سویا ہو تو خواب میں اپنے آپ کو دیکھے گا کہ کچھ کھا رہا ہے۔ اگر پیٹ بھر کر کھایا ہو تو خواب دیکھے گا کہ قے کر رہا ہے۔ سونے سے پہلے آدمی نے جو غذا کھائی ہو اس سے بھی خواب دکھائی دیتے ہیں۔ گرم اور سرد چیزوں کے کھانے سے بھی انسان کو بے تعبیر خواب دکھائی دیتے ہیں۔ بسیار خور شخص کا خواب بھی پریشان ہوتا ہے۔ اس کا معدہ بھرا ہوتا ہے۔ بخارات دماغ کو پہنچتے ہیں۔ طرح طرح کے خیالات آتے ہیں جو پریشان خوابی کا سبب بنتے ہیں۔ بھوکا شخص بھی بے تعبیر خواب دیکھتا ہے کیونکہ اس کی طبیعت سُست اور کمزور ہوتی ہے۔ اس کا خواب بھی پریشان ہوتا ہے۔ جوانوں کو نیند کے دوران خواب میں ناروا چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ مگر یہ عمر، ماحول اور جوانی کے خواب ہوتے ہیں ان کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

(۵) باطل خواب: شیطان بعض اوقات انسان کو ایسے خواب دکھاتا ہے، جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا۔ ایسے خواب جھوٹے ہوتے ہیں، ان کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی۔

(۶) جادوئی یا جناتی خواب: بعض اوقات جادوگر سحر کے عمل سے کسی آدمی کو خواب دکھاتے ہیں۔ ساحروں کے تصرف سے دکھائے گئے خوابوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ کبھی

کبھی جنات بھی سوئے شخص کو خواب دکھاتے ہیں۔جنات کے تصرف سے دکھائے جانے والے خواب بھی بے تعبیر ہوتے ہیں۔

(۷) خواب احتلام: بعض اوقات نیند کے دوران انسان خواب میں دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اس خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

ان تمام خوابوں کو اضغاث و احلام کہتے ہیں۔ یہ خواب شیطانی تصرفات، نفس کی مصروفیات، اخلاط اربعہ کے عدم توازن ،جسمانی حالات ،خواب گاہ ،غذائی اثرات اور پریشاں خیالی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ان کی نہ کوئی اصلیت ہوتی ہے اور نہ تعبیر۔یہ تمام خواب بے تعبیر خوابوں کے ذیل میں آتے ہیں۔

اضغاث ماضی یا حال سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ بدنی علائق سے مربوط ہوتے ہیں۔ان کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم ان خوابوں کی ہے جو صرف بدن سے تعلق رکھتی ہیں۔مثلاً کھانا پینا یا بول و براز کرنا۔

دوسری قسم ان خوابوں کی ہے جو نفس سے تعلق رکھتی ہیں۔مثلاً خواب میں اپنے آپ کو مغموم یا مسرور دیکھنا۔

تیسری قسم ان خوابوں کی ہے جو بدن اور نفس دونوں سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً خواب میں اپنے آپ کو محبوب کے پہلو میں دیکھنا اضغاث واحلام کی دو خصوصیات ہیں:

ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ماضی یا حال سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً تھکان ،بھوک یا بیماری میں خواب دکھائی دیتا ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ منتشر ،بے ہنگم اور پریشان ہوتے ہیں۔ان میں کوئی ربط نہیں ہوتا۔

☆☆☆

## حواشی ــــ بازدید...(ب)

{۱} کتاب کا یہ آخری باب مختلف کتابوں سے لیا گیا ہے۔ اس میں علم تعبیر کے ماہروں کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان میں تعطیر الانام، کامل التعبیر، تعبیر الرؤیا، کتاب الاشارات اور اردو دائرہ معارف اسلامیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

# سچا خواب

حضرت دانیال علیہ السلام کے نزدیک خواب کی اصل دو چیزیں ہیں:

(۱) پہلی چیز یہ ہے کہ خواب میں خوابیدہ شخص کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

(۲) دوسری چیز یہ ہے کہ خواب میں خوابیدہ شخص کو کسی کام کے انجام کی اطلاع دی جاتی ہے۔

چنانچہ خوابیدہ شخص کو خواب چار طرح کے دکھائی دیتے ہیں:

(ا) خوابیدہ شخص کو خواب میں کسی چیز کا حکم دیا جاتا ہے۔

(ب) خوابیدہ شخص کو خواب میں کسی چیز سے منع کیا جاتا ہے۔

(ج) خوابیدہ شخص کو خواب میں کسی چیز سے ڈرایا جاتا ہے۔

(د) خوابیدہ شخص کو خواب میں کسی چیز کی بشارت دی جاتی ہے۔

امام مغربی کا بیان ہے کہ سچے خوابوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بشارت (۲) تہدید (۳) الہام

(۱) بشارت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ پر ایک فرشتہ مقرر ہے جسے ملک الرؤیا کہتے ہیں جب اللہ کی طرف سے کسی کو بشارت پہنچانی ہوتی ہے تو یہ فرشتہ خواب میں بشارت ظاہر کرتا ہے۔

(۲) تہدید: خواب تہدید یا تنبیہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو متنبہ کرنا چاہتا ہے

تو فرشتہ خواب اسے خواب میں آنے والے شر سے ڈراتا ہے تاکہ وہ عبادت کرے، گناہ سے بچنے اور طاعت و فرمانبرداری کر کے آنے والے شر سے امن میں رہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو! اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

(۳) الہام: خواب الہام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ بندے کو خواب میں دکھائے تاکہ وہ صدقہ اور جہاد کرے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، گناہ سے باز رہے اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے۔

یہ وہ خواب ہوتے ہیں جنہیں رویائے صادقہ کہتے ہیں، ان کی تفصیل آ رہی ہے۔

☆☆☆

# رویائے صادقہ

رویائے صادقہ وہ خواب ہوتا ہے جو اس وقت دکھائی دیتا ہے جب طبیعت میں سکون ہو۔ لباس معیاری اور خوراک معتدل ہو۔ خواب دیکھنے والا صحتمند ہو اور دل ودماغ یکسو ہوں۔ یہ خواب اکثر سچا ہوتا ہے۔ رویائے صادقہ کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی قسم: اچھے خوابوں کی پہلی قسم رویائے صالحہ ہوتی ہے۔ یہ خواب واضح، روشن اور صاف ہوتا ہے اور جیسے دیکھا جاتا ہے ہو بہو ویسے ہی اس کی تعبیر سامنے آتی ہے۔ حدیث میں اسے رویاء من اللہ فرمایا گیا ہے۔ اس خواب کے لیے تعبیر وتاویل کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ خواب براہ راست اللہ کی طرف سے دکھایا جاتا ہے اس میں کسی فرشتے کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اس خواب کو جزو نبوت بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مثال حضرت ابراہیم کا خواب ہے جس میں انہوں نے دیکھا تھا کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہے ہیں۔ اس کے لیے تعبیر کی ضرورت نہیں پڑی۔ دوسری مثال رسول اللہ ﷺ کا وہ خواب ہے جس میں آپ ﷺ کو دکھایا گیا تھا کہ آپ صحابہ کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں (بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں، قربانی کر رہے ہیں) بعض حلق اور بعض قصر کر رہے ہیں (الفتح: ۲۷)۔ اس خواب میں رسول اللہ ﷺ کو براہ راست خوش خبری دی گئی ہے۔ اس خواب کے لیے تعبیر وتاویل کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ بالکل واضح اور روشن تھا۔ علماء کا کہنا ہے طوبیٰ لمن رُئی الرؤیا الصریحہ یعنی ان کے لیے خوش خبری ہے جن کو رویائے صریحہ دکھائی دیں۔ خوشخبری اس لیے کہ رویائے صریحہ خواب

پر مقرر فرشتوں کے بغیر اللہ کی طرف سے دکھائی جاتے ہیں۔ ایسے خواب کے لیے رویائے ظاہرہ کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔

(۲) دوسری قسم میں وہ رویائے صادقہ ہیں جن میں خواب دیکھنے والا اپنے رب، اپنے نبی یا اپنے مسلمان والدین کو دیکھے۔ خواب میں سلطان کو دیکھنے کی تعبیر اللہ تعالیٰ ہے۔

(۳) تیسری قسم میں وہ سچے خواب ہیں جو فرشتہ خواب اپنے اس علم کے ذریعے جو اسے اللہ نے لوح محفوظ کے نسخہ سے سکھایا ہے، سوئے شخص کو دکھاتا ہے۔ فرشتہ خواب کا نام صدیقون ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہر شے کی متعین مثالی صورت الہام کی ہے۔ بعض اقوال میں فرشتہ خواب کا نام روحائیل دیا گیا ہے۔

(۴) چوتھی قسم ان رویائے مرموزہ پر مشتمل ہے جن میں خواب دیکھنے والے کو رموز و اشارات میں کچھ بتایا جاتا ہے مثلاً کوئی فرشتہ اسے خواب میں بتائے کہ تمہاری بیوی تمہارے دوست کے ذریعہ زہر پلانا چاہتی ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ فلاں دوست تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کرتا ہے۔ زہر کی تعبیر بدکاری سے کی جاتی ہے کیونکہ دونوں کام خفیہ اور پوشیدہ کیے جاتے ہیں۔

(۵) پانچویں قسم ان خوابوں کی ہے جو کسی شاہد کی وجہ سے درست ہوتے ہیں۔ جب شاہد غالب آتا ہے تو شر کو خیر اور خیر کو شیر میں تبدیل کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد میں ڈھول بجا رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ منکرات سے تائب ہوگا اور اس کا تذکرہ پھیل جائے گا۔ مسجد وہ جگہ ہے جہاں فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ ایک اور مثال یہ ہے کہ کسی نے خواب دیکھا کہ وہ حمام میں قرآن پڑھ رہا ہے یا وہاں ناچ رہا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کوئی فحش اور غلط کام کرے گا اور اس میں بدنام ہوگا کیونکہ حمام وہ جگہ ہے جہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

تعبیر کی رُو سے رویائے صادقہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ایک خواب وہ ہے جس کے لیے تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے دیکھا ویسے ہی

سامنے آیا مثلاً حضرت ابراہیم کا خواب۔

(۲) دوسرا خواب وہ ہے جو جزوی طور پر تعبیر کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے حضرت یوسف کا خواب

(۳) تیسرا خواب وہ ہے جو کلی طور پر تعبیر کا محتاج ہوتا ہے مثلاً عزیز مصر کا خواب

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ خواب کو تین قسموں میں محدود کیا جا سکتا ہے:

حدیث نفس: جب کوئی شخص دن میں کسی کام میں مصروف ہوتا ہے یا کسی خیال میں مستغرق رہتا ہے تو وہ رات کو اس کام یا اس خیال کے متعلق خواب دیکھتا ہے مثلاً وہ کوئی تجارت یا صنعت وحرفت کا کام کرتا ہے یا کوئی کام سرانجام دیتا ہے تو وہ رات کو اس کو یا اس کے متعلق خواب دیکھے گا کوئی عاشق اپنے معشوق کے خیال میں مستغرق رہے گا تو رات کو اسے خواب میں دیکھے گا۔

تخویف شیطان: شیطان انسان کو پریشان کرنے کے لیے برے خواب دکھاتا ہے تاکہ وہ غمگین ہو۔ شیطان کے القاء سے جو ناپسندیدہ خواب نظر آتے ہیں ان کی مثال یہ ہے کہ خوابیدہ شخص دیکھتا ہے کہ اس کا سر کٹ گیا اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کا مقصد انسان کو خوفزدہ اور پریشان کرنا ہوتا ہے۔ شیطانی خواب سے بندے کو کبھی احتلام بھی ہوتا ہے تاکہ اسے نہانے کی تکلیف ہو اور وہ صبح کی نماز صحیح وقت پر ادا نہ کر سکے۔

مبشرات: اللہ تعالیٰ بندے پر بے حد مہربان ہے وہ اپنے بندے کو خواب دکھاتا ہے جس میں خوش خبری ہوتی ہے تاکہ بندے کو اپنے رب کے ساتھ جو حسن ظن ہوتا ہے، اس میں اضافہ ہو اور وہ اس خوش خبری پر اللہ کا شکر بجالائے جس سے اس کی روح کو مزید جلاء حاصل ہو۔ مبشرات کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان سے بندے کی روحانی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ بعض اوقات بندے کو آنے والے حادثات سے خواب میں ڈرایا جاتا ہے تاکہ بندہ اس کے لیے تیار رہے اور صدقہ اور نیکی کے کام کر کے اللہ کی طرف رجوع کرے اور شر سے پناہ مانگے۔

امام ابن سیرین کا بیان ہے کہ سب سے سچا خواب وہ ہوتا ہے کہ جب آدمی داہنی کروٹ

پر سویا ہوا اور وہ خواب دیکھے۔ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جو شخص بائیں کروٹ یا پیٹھ کے بل سویا ہوا اور وہ خواب دیکھے تو یہ خواب ارواح کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ بھی واضح ہوتا ہے جو شخص پیٹ کے بل سویا ہوا اور خواب دیکھے تو یہ اضغاث واحلام یعنی خواب پریشان ہوتے ہیں۔

☆☆☆

# خواب وتعبیر

خوابوں پر اللہ کی طرف سے جو فرشتہ مقرر ہے اس کا نام صدیقون ہے۔ اسے ہر شے کی صورت مثالیہ القاء کی گئی ہے۔ یہ لوح محفوظ سے آنے والے واقعات کی آگاہی حاصل کرتا ہے پھر اس کے خیر وشر کو صورت مثالیہ میں دوران خواب خوابیدہ شخص کے سامنے پیش کرتا ہے۔ بعض اقوال میں فرشتہ کا نام روحائیل آیا ہے۔

خواب دیکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی طرف سے خواب بیان کرتے وقت غلط بیانی نہ کرے اگر از راہ عناد اس نے اپنی طرف سے خواب گڑھا اور معبر سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس خواب کا شر اور وبال خواب دیکھنے والے پر پڑے گا۔ خواب گڑھنا گناہ ہے حدیث میں اس کی وعید آئی ہے۔ صاحب خواہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ علم تعبیر کے ماہر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے سے تعبیر نہ پوچھے۔

معبر کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی، پرہیز گار، عفیف اور پاکدامن ہو، خواب بیان کرنے کی حقیر چیزوں اور رازوں کو دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔ تعبیر بتانے میں جلدی نہ کرے۔ دشمنی اور حسد کی بنا پر نقصان پہنچانے کی غرض سے کسی کو غلط تعبیر نہ دے۔ اگر غلط تعبیر دی تو اس کا شر اور وبال معبر پر ہوگا۔ معبر طلوع، زوال، اور غروب آفتاب کے وقت کی تعبیر نہ بتائے۔ قبرستان میں خواب کی تعبیر نہ بیان کرے۔ معبر کو انسانوں کے فرق مراتب سے آگاہ ہونا چاہیے۔ نیز اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآن، سنت، لغت، امثال، اشتقاق کا علم

رکھتا ہو۔خواب کی تعبیر صاحب خواب کے مرتبے، دین ، علاقہ ،زمانہ اورموسم کے ملحوظ رکھ کر دے۔ جب کوئی تعبیر پوچھنے آئے تو اس سے کہے اچھا خواب ہے تم خیر دیکھو گے اور شر سے بچو گے۔ الحمدللہ ہمارے لیے خیر ہے اور دشمن کے لیے شر ہے اب تم خواب بیان کرو۔ اگر خواب کی تعبیر واضح نہ ہوتو خواب دیکھنے والے سے کہے کہ ہفتہ کی صبح باہر نکلو سب سے پہلے جس شخص سے ملاقات ہو اگر وہ اچھا ہوتو خواب اچھا ہے ورنہ نہیں ۔معبر کو تعبیر دیتے وقت حسن تعبیر سے کام لینا چاہیے۔خلیفہ منصور نے خواب دیکھا کہ اس کے سب دانت گر گئے ہیں۔صبح معبر کو بلایا گیا تو اس نے تعبیر دی کہ امیرالمومنین آپ کے تمام عزیز واقارب آپ کی زندگی میں مرجائیں گے ۔خلیفہ کو دکھ ہوا ۔دوسرے معبر کو بلایا گیا۔ اس نے خواب سن کر کہا کہ امیرالمومنین آپ کی عمر آپ کے تمام رشتہ داروں سے لمبی ہوگی خلیفہ نے دس ہزار درہم انعام دیے۔

خواب کی تعبیر کبھی دوسرے کے لیے ہوتی ہے۔کوئی شخص خواب دیکھے تو اس کی تعبیر اس کے والد،والدہ ،بھائی ،بہن بیوی ،اولاد ،غلام ،ہم نام ،ہم شکل،ہم پیشہ یا رشتہ دار کے لیے جاتی ہے۔ابوجہل کے اسلام لانے کی تعبیر اس کے بیٹے حضرت عکرمہ کے لیے تھی جو اسلام لائے۔

خواب میں مردہ جو کچھ کہے وہ حق ہوتا ہے کیوں کہ وہ دارالحق میں ہے۔خواب میں مردے سے جو سنا جائے بیداری میں اس کی تعبیر وہی ہوگی۔

خواب میں چھوٹا بچہ جو کہے وہ حق ہوتا ہے بیداری میں بھی یہی تعبیر ہوگی۔

درندے، پرندے اور چرندے خواب میں جو کچھ کہیں بیداری میں وہی تعبیر ہوگی۔

جمادات اگر خواب میں کلام کریں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ کوئی عجیب معاملہ پیش آئے گا۔

منجم اور کاہن اگر خواب میں کچھ کہیں وہ جھوٹ ہوگا کیوں کہ یہ لوگ بیداری بھی جھوٹ بولتے ہیں۔جاہل کی غلط تعبیر دینے سے حق باطل نہیں ہوتا۔

حضرت علی قول ہے کہ خواب کی تعبیر جاننا واجب ہے تاکہ نیک خواب خوشی سے ہو اور برے خواب سے بچنے کے لیے خواب دیکھنے والا صدقہ، دعا اور عبادت کرے۔ امام ابن

سیرین کا بیان ہے کہ تعبیر بیان کرنے کے لیے تفسیر، حدیث، امثال عرب وعجم، نوادر، اشتقاق، لغت اور الفاظ کے علوم جاننے کے علاوہ بزرگ، لطیف اور ادیب مردم شناس ہونا ضروری ہے۔ معبر ہر وقت توفیق حقانی کا طالب رہے تاکہ حق تعالیٰ اس کی رہنمائی کرے۔ اس کی زبان صالح اور نیک ہو۔ طبیعت پاک ہو، لقمہ حرام اور بیہودہ باتوں اور گناہوں سے احتراز کرنا ہوتا کہ سرشتہ علماء اور ورثاء انبیاء میں شمار ہو۔ لہٰذا ہر عقلمند پر تعبیر کا علم اور اس کے قواعد کا جاننا واجب ہے کیوں کہ اس علم کی احتیاج عام اور خاص جاہل اور عالم سب کو ہوتی ہے۔ رہے وہ لوگ جن کے بارے میں آیا ہے کہ وہ چوپائے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ انھیں اس کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆☆

# ڈاکٹر غلام قادرلون کی دیگر کتابیں

## حضرت خضر: تحقیق کی روشنی میں

صفحات:168 قیمت:-/100 روپے

زیرنظر کتاب "حضرت خضر: تحقیق کی روشنی میں" اس لحاظ سے بے حد اہم ہے کہ حضرت خضر کا ذکر قرآن مجید میں خاص طور پر آیا ہے لیکن ابھی تک اس موضوع پر کم سے کم اردو میں کوئی مبسوط کتاب نظر نہیں آتی۔ ڈاکٹر غلام قادرلون نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے یہ کتاب لکھی ہے۔ مستند حوالوں اور حواشی سے مؤثق یہ کتاب یقینی طور پر ان شاء اللہ اہل علم و دانش کی توجہ مبذول کرائے گی۔

## اقبال کا جہانِ آدم و ابلیس

صفحات:72 قیمت:-/50 روپے

علامہ اقبال کی معرکہ آرا تخلیق آدم و ابلیس کے قصے کا مختلف زاویوں سے ادبی و تحقیقی جائزہ۔

## خواب کی دینی حیثیت

صفحات:32 قیمت:-/30 روپے

مستند حوالوں سے خوابوں کی دینی حیثیت پر تحقیقی اور فکر انگیز بحث۔

## مطالعہ تصوف: قرآن و سنت کی روشنی میں

قیمت:-/250 روپے

## قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے

قیمت:-/180 روپے

تقسیم کار: اردو بک ریویو، نئی دہلی-110002 فون:011-23266347

# کتابیات

## عربی


۱۔ ابن منظور　لسان العرب　قاهرہ مصر　الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۰۷ھ

۲۔ مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی　القاموس المحیط　موسسۃ الرسالۃ بیروت　الطبعۃ الثانیہ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ ابوالقاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی　المفردات فی غریب القرآن تحقیق محمد سید کیلانی　دارالمعرفۃ بیروت لبنان

۴۔ ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء　معانی القرآن　عالم الکتب بیروت　الطبعۃ الثانیہ ۱۹۸۰ء

۵۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری　جامع البیان فی تفسیر القرآن　بیروت لبنان　الطبعۃ الرابعہ ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء

۶۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری　جامع البیان فی تفسیر القرآن تحقیق وتخریج محمود شاکر　دارالمعارف مصر　۱۹۶۰ھ

۷۔ امام زمخشری　الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل　مصر　۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶

۸۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف یابن العربی　احکام القرآن تحقیق علی محمد البجاوی　بیروت لبنان

۹۔ امام اسماعیل بن کثیر الدمشقی　تفسیر القرآن العظیم　دارالفکر العربی

۱۰۔ شیخ الاسلام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی　الاتقان فی علوم القرآن　دہلی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۔ امام بخاری | صحیح البخاری بشرح الکرمانی | داراحیاء التراث العربیہ، بیروت لبنان | طبعة ثانیة ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء |
| ۱۲۔ امام مسلم | صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالباقی | داراحیاء الکتب العربیہ | الطبعة الاولیٰ ۱۳۷۵ھ /۱۹۵۵ء |
| ۱۳۔ امام ترمذی | سنن الترمذی | مصر | الطبعة الاولیٰ ۱۳۸۲ھ /۱۹۶۲ء |
| ۱۴۔ امام ابوداؤد | سنن ابی داؤد | دارالحدیث حمص سوریہ | الطبعة الاولیٰ ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء |
| ۱۵۔ امام امام بن ماجہ | سنن ابن ماجہ تحقیق محمد فواد عبدالباقی | دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان | |
| ۱۶۔ امام دارمی | سنن الدارمی، تحقیق فواز احمد زمرلی/ خالد السبع العلمی | دارالریان للتراث القاہرہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان | الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء |
| ۱۷۔ امام مالک | الموطاء، تعلیق محمد فواد عبدالباقی | مصر | ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء |
| ۱۸۔ امام احمد بن حنبل | المسند | دارصادر بیروت | |
| ۱۹۔ امام حاکم نیشاپوری | المستدرک | دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد | الطبعة الاولیٰ ۱۳۳۴ تا ۱۳۴۲ھ |
| ۲۰۔ امام ابن اثیر | جامع الاصول تحقیق عبدالقادر ارناووط | | الطبعة الاولیٰ ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء |
| ۲۱۔ امام ذھبی | تلخیص المستدرک | | |
| ۲۲۔ حافظ نورالدین الھیثمی | مجمع الزوائد ومنبع الفوائد | مکتبہ القدوسی القاہرہ | |
| ۲۳۔ حافظ ابوالقاسم سلیمان الطبرانی | المعجم الکبیر تحقیق حمدی عبدالمجید السلفی | | الطبعة الثانیہ |
| ۲۴۔ شیخ ناصرالدین البانی | سلسلة الاحادیث الصحیحہ | عمان اردن | الطبعة الثانیہ ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء |
| ۲۵۔ ابوعبداللہ محمد الحکیم الترمذی | نوادرالاصول فی معرفة احادیث الرسول | دارصادر بیروت | |
| ۲۶۔ ابن حجر عسقلانی | فتح الباری | القاہرہ | ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء |
| ۲۷۔ بدرالدین ابومحمد محمود العینی | عمدة القاری شرح صحیح البخاری | کوئٹہ | الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۶ھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۸۔ امام خطابی | معالم السنن شرح سنن ابی داؤد | مع سنن ابی داؤد | |
| ۲۹۔ امام نووی | شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم | دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان | |
| ۳۰۔ ابن حجر عسقلانی | الاصابہ فی تمییز الصحابہ تحقیق علی محمد البجاوی | دارنھضۃ مصر قاھرہ | |
| ۳۱۔ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن محمد عبدالبر | الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب تحقیق علی محمد البجاوی | قاھرہ مصر | |
| ۳۲۔ ابن الندیم | الفھرست | دارالمعرفۃ بیروت لبنان | ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء |
| ۳۳۔ ملا کاتب چلپی المعروف بحاجی خلیفہ | کشف الظنون | دارالفکر بیروت | ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء |
| ۳۴۔ المولی احمدی مصطفی المعروف بطاش کبری زاد حیدرآباددکن الہند | مفتاح السعادۃ مصباح السیادۃ | مطبعہ دائرہ المعارف النظامیہ | الطبعۃ الاولی ۱۳۲۹ء ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء |
| ۳۵۔ اسماعیل پاشا البغدادی | ایضاح المکنون مشمولہ کشف الظنون | دارالفکر | |
| ۳۶۔ خیرالدین الزرکلی | الاعلام | بیروت | الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۸۹ھ/۱۹۸۲ء |
| ۳۷۔ عمر رضا کحالہ | معجم المولفین | مکتبۃ المثنی لبنان/داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان | |
| ۳۸۔ فواد سزگین | تاریخ التراث العربی | | ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء |
| ۳۹۔ محمود حسن خان | معجم المولفین | بیروت | ۱۳۴۴ھ |
| ۴۰۔ محمد ریاض المالح | فہرس دارالکتب الظاھرہ | دمشق | ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۰ء |
| ۴۱۔ صدیق حسن خان القنوجی | ابجد العلوم بالسحاب المرکوم | لاہور | الطبعۃ الاولی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء |
| ۴۲۔ ابن سعد | الطبقات الکبریٰ | دارصادر بیروت | ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء |
| ۴۳۔ امام احمد بن یحییٰ بن جابر البغدادی البلاذری | فتوح البلدان | قاھرہ مصر | الطبعۃ الاولی ۱۳۱۹ھ |
| ۴۴۔ خطیب بغدادی | تاریخ بغداد | دارالکتاب العربی بیروت لبنان | |
| ۴۵۔ ابن خلدون | مقدمہ ابن خلدون | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۴۶۔ شیخ عبدالحی الکتانی | نظام الحکومتہ النبویہ | دارالکتاب العربی بیروت لبنان | |
| ۴۷۔ ابوعبداللہ محمد الحکیم الترمذی | کتاب ختم الاولیاء تحقیق عثمان اسماعیل یحیٰی | بیروت | ۱۹۶۵ء |
| ۴۸۔ الامام ابوالقاسم القشیری | الرسالۃ القشیریہ، تحقیق الدکتور عبدالحلیم محمود/محمد بن الشریف | القاہرہ | الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۷۲ء |
| ۴۹۔ ابوحامد محمد بن محمد الغزالی | احیاء علوم الدین | مصر | ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء |
| ۵۰۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی | فصوص الحکم، تحقیق ابوالعلاء عفیفی | القاہرہ | ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء |
| ۵۱۔ امام ابن قیم الجوزیہ | مدارج السالکین تحقیق محمد حامد الفقی | القاہرہ | ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء |
| ۵۲۔ امام ابن القیم الجوزیہ | الروح | دارالکتب العلمیہ | ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء |
| ۵۳۔ امام ابن قیم | اعلام الموقعین تعلیق طٰہٰ عبدالرؤف سعد | القاہرہ | ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء |
| ۵۴۔ امام دمیری | حیٰوۃ الحیوان الکبریٰ | مطبعۃ السعادہ مصر | ۱۳۳۰ھ |
| ۵۵۔ ابن سیرین | تعبیر الرؤیاء | مصر | |
| ۵۶۔ ابن سیرین | منتخب الکلام بہامش تعطیر الانام | مصر | ۱۳۰۲ھ/ ۱۳۱۶ھ |
| ۵۷۔ خلیل ابن شاہین | کتاب الاشارات فی علم العبارات | مصر | ۱۳۰۲ھ/ ۱۳۱۶ھ |
| ۵۸۔ شیخ عبدالغنی النابلسی | تعطیر الانام فی تعبیر المنام | مصر | ۱۳۰۲ھ/ ۱۳۱۶ھ |
| ۵۹۔ محمد فرید وجدی | دائرۃ المعارف القرن العشرین | بیروت لبنان | الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۷۱ء |

## فارسی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۰۔ ابوالفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی | کامل التعبیر | مطبع کریمی بمبئی | ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء |
| ۶۱۔ مولوی محمد اعلیٰ بن علی التھانوی | کشاف اصطلاحات الفنون | کلکتہ | ۱۹۶۲ء |
| ۶۲۔ مولوی شیخ عبدالحق محدث دہلوی | اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ | مطبع نولکشور | ۱۹۰۰ء |
| ۶۳۔ نجم رازی المعروف بہ دایہ | مرصاد العباد بہ اہتمام دکتر محمد امین ریاحی | تہران | ۱۳۵۲ھ |
| ۶۴۔ فردوسی | شاہنامہ فردوسی | مطبع نولکشور/ کانپور | بار چہارم ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء |

## اردو


| | | | |
|---|---|---|---|
| ۶۵۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ | | دانش گاہ پنجاب لاہور | طبع اول ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۳ء |
| ۶۶۔ علامہ محمد بن سیرین | تعبیر نامہ خواب عربی اردو ترجمہ سید حبیب احمد ہاشمی | جسیم بک ڈپو دہلی | اشاعت اول ۱۹۸۶ء |
| ۶۷۔ خالد مصطفیٰ صدیقی (مرتب) | تعبیر خواب | صدیقی اشاعت گھر، نئی دہلی | ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء |
| ۶۸۔ محمد رمضان فاروقی | خواب | اریب پبلی کیشنز، نئی دہلی | ۲۰۰۴ء |
| ۶۹۔ سید تجمل حسین تجمل جلالپوری | کامل التعبیر | مطبع کریمی بمبئی | |
| ۷۰۔ شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم تفلیسی | تعبیر الرؤیا، خواب نامہ کبیر اردو ترجمہ کامل التعبیر از ابوالقاسم دلاوری | دارالاشاعت دہلی | اشاعت اول ۱۹۹۷ء |
| ۷۱۔ شیخ عبدالغنی ابن اسماعیل نابلسی | خواب اور تعبیر اردو ترجمہ تعطیر الانام از محمد انس | کتب خانہ نعیمیہ دیوبند | اشاعت اول ۲۰۰۵ء |
| ۷۲۔ غلام مصطفیٰ | ابن الفارض | علی گڈھ | ۱۹۷۳ء |
| ۷۳۔ قاضی محمد زاہد الحسینی | رحمت کائنات | دہلی | ۱۹۸۰ء |
| ۷۴۔ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی | تاریخ اسلام | دہلی | |
| ۷۵۔ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر | سید میر علی ہمدانی | سری نگر | بار دوم ۲۰۰۷ء |
| ۷۶۔ عبدالغنی شیخ | قلم قلم کار اور کتاب | دہلی | ۲۰۰۲ء |
| ۷۷۔ ذوالفقار ارشد گیلانی | تاریخ الانبیاء | دہلی | ۲۰۰۷ء |
| ۷۸۔ ادارہ تصنیف وتالیف فرید بک ڈپو، دہلی | خواب وتعبیر | فرید بک ڈپو، دہلی | |
| ۷۹۔ شیخ محمد حسین آزاد اجمیری | خواب نامہ حضرت یوسف | فرید بک ڈپو دہلی | |
| ۸۰۔ محمد اسحاق بھٹی | فقہائے ہند | لاہور | |
| ۸۱۔ تورات | اردو ترجمہ | | |


## English:-


| | | |
|---|---|---|
| 1. Pedro Mesuers | The Secret of Dreams | London 1960 |
| 2. Robert William Rogers | The Religion of Babylonia and Assyria | London 1908 |
| 3. Sigmund Freud | The Interpretation of Dreams, Translated by James Strachey | U.S.A 1998 |
| 4. Gustavus Hindman Miller | The Dictionary of Dreams | New York 1986 |

| | | |
|---|---|---|
| 5. Pierre Daco | Interpret your Dreams, Translated by Mark Daweeds | London 1995 |
| 6. Linda Lane Magallon | Mutual Dreaming | U.S.A 1997 |
| 7. Muhammad M. Al-Akili | Ibn Seerin's Dictionary of Dreams | U.S.A 1992 |
| 8. Dr. Abu Ameenah Bilal Philips | Dream Interpretation | New Delhi 2002 |
| 9. Bertrand Russel | A Histroy of Western Phillosphy | London 1979 |
| 10. David Thomson | Europe since Napoleon, | Penguin Books, 1976 |
| 11. Plato | Republic | Vintage Books, U.S.A |
| 12. Will Durant | The Story of Philosphy | 1933 |
| 13. James Drever | A Dictionary of psychology | Penguin Books, 1977 |
| 14. A.G. Petrovsky and M.G. Yaroshevky, | A concise psychological dictionary | Moscow, 1987 |
| 15. Encyclopaedia Britanica | 14th edition | 1910 |
| 16. Encyclopaedia Britanica | 14th edition | 1929 |
| 17. The New Encyclopaedia Britanica (Macropaedia) | 15th edition | 1985 |
| 18. The New Encyclopaedia Britanica (Micropaedia) | 15th edition | 1985 |
| 19. Encyclopaedia of Religion and Ethics | | 1912 |
| 20. Encyclopaedia of Religion and Ethics | | 1929 |
| 21. The Jewish Encyclopaedia | | 1916 |
| 22. Encyclopaedia Bibilica (A dictionary of Bible) | | 1914 |


یہ کتاب شنبہ ۲۳ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ/۱۱ ستمبر ۲۰۱۲ء کو مکمل کی گئی۔
اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر ہے جس نے یہ کتاب تصنیف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وما توفیقی الا باللّٰہ وآخرالدعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

والصّلوٰۃ علی سیدالمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحٰبہ اجمعین ۔ (آمین)

☆☆☆

# اشاریہ

## شخصیات

### (الف)


آدم، حضرت (پیغمبر) ۵۳
آشور بانی پال (بادشاہ) ۲۷، ۵۵
آلڈن (مصنف) ۲۵۹
ابراہیم، خلیل اللہ حضرت، پیغمبر ۱۱، ۲۳، ۶۶، ۷۳، ۷۴، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۸۸، ۲۵۵، ۲۵۸، ۲۷۳، ۲۷۵
ابراہیم نخعی ۲۴، ۸۱
ابراہیم بکوس ۳۵
ابراہیم بن محمد المصری القاہری ۴۰
ابن اسحاق حافظ ۴۳، ۲۱۴
ابن ابی الدنیا ۳۵
ابن ابی لیلیٰ ۲۴
ابن تیمیہ، امام ۹۹
ابن حجر عسقلانی، امام ۱۰۳، ۱۱۰، ۲۱۵، ۲۱۶
ابن خلدون، علامہ ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۳۷، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۵۸، ۱۷۵
ابن رشد ۴۱
ابن الزبعریٰ ۲۶
ابن زید (مفسر) ۱۹
ابن طاب ۹۳
ابن عباس ۱۲۷، ۱۳۸، ۱۴۱
ابن عرب شاہ ۳۶
ابن کثیر، امام ۸۱
ابن ماجہ، امام ۷۹
ابن منظور ۱۳
ابن مندہ، امام ۱۳۹
ابن الندیم ۳۵
ابو احمد خلف بن احمد ۲۵
ابو اسحاق اسفرئینی ۱۲۴
ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ کرمانی ۲۵، ۳۴، ۳۹، ۴۸، ۱۸۵، ۱۹۵، ۲۰۹، ۲۱۰
ابو بکر صدیق، حضرت (خلیفہ اول) ۱۹، ۲۳، ۸۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۶۳، ۱۷۲، ۲۰۱
ابو بکر بن محمد بن جعفر الشافعی ۳۵
ابو بکر محمد ابن سیرین حافظ (تابعی) ۳۲
ابو ثور ۲۴
ابو جہل بن ہشام ۲۶
ابو حامد محمد بن غزالی، امام ۱۱۳، ۱۲۹
ابو الحسن علی بن سکن، شیخ ۴۳
ابو الحسن علی بن فضال بن علی ۳۷
ابو حفص زین الدین عمر ابن المظفر ۴۰
ابو داؤد، امام ۸۹
ابو الدردا، حضرت ۷۹، ۸۰، ۱۱۲
ابو ذر غفاری، حضرت (صحابی) ۲۴
ابو زراہ (کاہن) ۲۶

ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء ۲۱
ابوزید بلخی ۲۵
ابوسعد (سعید) نصر بن یعقوب الدینوری، شیخ ۲۳، ۳۶
ابوسلمہ بن عبدالرحمان ۷۹، ۸۰
ابوسعید (ابوسعد) صوفی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی ۳۶
ابوسلمان محمد بن طاہر المنطقی ۳۵
ابوسہل عیسیٰ بن یحییٰ المسیحی الجرجانی ۳۵
ابوشجاع دیلمی ۷، ۲۶۲
ابوطالب ۲۶
ابوطالب عبدالسلام بن حسن المامونی ۳۵
ابوطاہر بن یحییٰ بن غنام ۳۸
ابوالطیب المتنبی ۱۴
ابوالفتح عیدوس بن عبداللہ عیدوس العیدری الہمدانی ۳۷
ابوالفوارس شاہ شجاع ۳۹
ابوالقاسم الحسین بن محمد المعروف
بہ راغب اصفہانی امام ۱۴، ۲۱
ابوالقاسم عبدالکریم القشیر المعروف امام قشیری ۱۱۲، ۱۲۸
ابوالعاص ۲۶
ابوعبداللہ حسین بن محمد ۳۷
ابوعبداللہ شرف الدین ۲۵۶
ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم، علامہ ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۲، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۸، ۱۳۷، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۶۲، ۱۷۵
ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر السالمی ۳۹
ابوالعباس احمد بن خلف بن احمد ۳۵
ابوالعباس بن محمد بن مروان بن الطیب سرخی ۳۴
ابوعثمان النہدی ۲۱۵، ۲۱۶
ابوعمرو بن عبدالبر (محدث) ۱۰۱، ۱۰۳
ابوعلی حسین بن حسن بن ابراہیم الخلیلی، شیخ ۴۳

ابومحمد حسن بن محمد بن حسن بن علی خلال البغدادی حافظ ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۳۷
ابومحمد عبداللہ ۱۴۵
ابومحمد مکی بن ابی طالب حموش ۳۶
ابومحمد ہارون بن العباس ۳۷
ابومخلد ۲۶
ابوموسیٰ اشعری ۳۱
ابوہریرہ، حضرت ۸۰، ۸۱، ۸۶، ۹۶، ۱۲۷
ابوالہول ۲۳۵
ابویوسف ۲۴، ۳۴
ابی عبداللہ محمد بن علی بن الحسین الحکیم الترمذی، شیخ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۸
ابی ملک (بادشاہ) ۶۶
اپکیورس ۱۳۲
اسپنوزا ۱۳۲
الجراحیہ ابراہیم بن عبداللہ البولوی، شیخ ۴۲
احمد ۲۰۶
احمد بابا (مصنف) ۴۴
احمد بن حنبل، امام ۲۴، ۷۹
احمد بن حرب ۲۵
احمد بن زین الدین الاحسائی، شیخ ۴۲
احمد بن طولون ۲۶۳
اردشیر بابکان (بادشاہ) ۷
ارسطاطالیس (ارسطو) ۱۵، ۲۰، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷
ارطمیدوش حکیم ۲۵، ۲۸، ۳۲، ۳۳، ۵۵، ۲۲۶، ۲۳۳
ارنالڈ ڈی ویلنیو ۲۹
اسحاق بن راہویہ ۲۴
اسماء بنت ابوبکر، حضرت (صحابیہ) ۲۴، ۹۹

اسماء بنت عمیس، حضرت ۲۷، ۹۹
اسماعیل بن اشعث ۳۴، ۳۸
اسماعیل بن الحریری ۳۷
اسماعیل بن حضرمی ۲۵۸
اسماعیل حضرت، پیغمبر ۱۲۰، ۱۸۸
اسماعیل بن عبدالملک الابر ۳۹
اصغر حسین، مولانا ۴۵
افلاطون ۲۰، ۲۵، ۲۸، ۳۱، ۱۳۲، ۲۵۱
اقلیدس ۲۰، ۲۸، ۳۲
اکبر محی الدین ابن عربی، شیخ ۲۵۶
ام حرام بنت ملحان، حضرت ۸۴
ام فضل، حضرت ۹۶
امولی (مصنف) ۴۳
انبیاء کرام ۷، ۱۱، ۲۰، ۲۳، ۶۵، ۶۶، ۷۳، ۹۵، ۱۲۲، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۸۶، ۲۵۲، ۲۵۵، ۲۷۹
انجشہ (غلام) ۱۸۷
انس بن مالک حضرت (صحابہ) ۴۴، ۱۰۳
اینجلز ۲۴۷
اوٹولودی (فزیالوجسٹ) ۲۵۹
اوزاعی ۲۴
اووڈ (شاعر) ۲۸
اویس قرنی، حضرت ۱۴۱
ایاس بن معاویہ ۲۶
ایڈی پس ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱
ایوب، حضرت پیغمبر ۶۶
اتھرویڈ ۵۹، ۶۰

(ب)

بٹ گل محمد صاحب ۹
بختیشوع ۲۵
بخاری امام ۸۵، ۸۹
بخت نصر (حکمران) ۷، ۲۱۶
برونو بائر ۲۴۵، ۲۴۷
بزرجمہر بن بختگان ۲۶
بشیر ۲۰۶
بطاؤس ۴۳
بطلیموس ۲۵، ۳۲
بقراط ۲۵
بلال، حضرت (صحابی) ۹۶، ۱۷۲
بنوکدنظر (بادشاہ) ۵۵
بوصیری، امام ۱۲، ۲۵۶
بہرام چوبین ۶۵
بیہقی، امام ۲۱۵
ہیوڈ (یونانی شاعر) ۲۵۰

(پ)

پارمینڈیس (یونانی مفکر) ۲۵۰
پرونیس ۲۸

(ت)

تاج الدین عبدالوہاب بن احمد ۴۱
تاج الدین علی بن محمد الدریہم الشافعی، شیخ ۳۹
تحقیق ایرج افشار ۴۵
ترمذی، امام ۷۹، ۹۰، ۹۶
تمیم داری ۲۳
تموچین ۲۶۱، ۲۶۲
تومنہ خان ۲۶۱
تیمور، امیر ۷، ۲۶۲

(ث)

ثابت بنانی ۲۴
ثابت بن قیس بن شماس، حضرت ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴
ثعلبی، امام ۲۱۵

(ج)

جابر مغربی، امام شیخ ۳۳، ۲۰۷، ۲۵۶، ۲۷۱
جابر بن حیان، الکوفی الطرسوسی ۳۳
جابس بن سعد الطائی ۱۸۴
جاحظ بصری ۳۴
جالینوس ۲۰، ۲۵، ۲۸، ۲۵۸
جاماسپ ۲۶
جان لاک ۴۵
جبرئیل، حضرت (فرشتہ) ۷۴، ۱۱۶
جعفر صادق، امام ۲۷، ۳۳، ۳۸، ۹۳، ۱۶۴، ۱۷۶، ۱۸۰، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴
جلال الدین عبداللہ بن حازم بن سلمان الشافعی علامہ ۴۳
جلجمش (ہیرو) ۵۴
جمیل بن معمر العذری (شاعر) ۱۴۱
جندل بن حکم ۲۶
جوزف اسمتھ ۲۵۸
جوس بن حلقیاہ ۶۹
جیکوسٹا ۲۳۵

(چ)

چارلس ڈارون ۲۴۵، ۲۴۶
چنگیز خان ۷، ۲۶۲

(ح)

حاکم نیشاپوری ۸۰، ۲۱۵
حبیب ۲۰۶
حذیفہ بن یمان، حضرت ۲۴
حسن بصری، حضرت ۲۴، ۲۱۴، ۲۱۵
حسن بن علی، امام ۹۷، ۱۲۷
حسین ۲۰۶
حسین بن محمد تقی الدین النوری الطبرسی، شیخ ۴۲
حکیم ابوعلی یحییٰ بن عیسیٰ بغدادی ۳۷
حماد بن زید ۱۳۶
حماد بن سلمہ ثابت ۱۰۰
حمال مشتاق احمد ۹
حنین بن اسحاق ۲۵، ۳۲
حوا، حضرت ۵۳
حُی بن اخطب ۲۵

(خ)

خالد اصفہانی ۴۴
خالد، حضرت (صحابی) ۱۰۲
خزرجی (کاہن) ۲۶
خزیمہ، حضرت ۱۳۸
خطابی، امام ۸۵، ۸۹
خلیل ابن شاہین الظاہری ۱۸، ۱۹، ۳۰، ۴۰، ۴۱، ۴۳
خورش رخسرو (بادشاہ) ۷
خیرالدین الزرکلی ۳۳
خیرالدین خضر ابن عمر العطوفی، مولی ۴۱

(د، ڈ، ذ)

دانیال، حضرت (پیغمبر) ۷، ۱۱، ۲۳، ۳۱، ۳۸، ۵۵، ۶۸، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۵۵
دمیری، امام ۱۵۹

ڈاکٹر ظہور احمد صاحب ۹
ڈیوڈ سٹراس ۲۴۵، ۲۴۷
ڈیوڈ فنانا ۱۶۷
ذوالقرنین، حضرت ۲۳

(ر)

رابرٹ لوئی سیٹونس ۲۵۹
الرازی محمد بن زکریا ۲۵
الراعی (شاعر) ۱۴
ربیعہ بن امیہ بن خلف ۱۹۳
رسول اللہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۸، ۱۲، ۱۹، ۲۳، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۷۳
رشیدہ بیگم ۹
رضیہ سلطانہ ۹
رفاعہ بن حرث ۷۷
رگ وید ۵۹
رینی ڈیکارٹ ۱۳۲
رینی لی سینی ۱۳۳

(ز)

زمخشری، امام ۱۳، ۱۴، ۲۱
زہری ۲۴
زین الدین الامدی ۳۸، ۳۹
زین الطبری ۲۶

(س)

سادہ شاہ ۶۵
سارہ، حضرت ۶۶
ساریز ۲۹
سالم بن مولی ابی حذیفہ، حضرت ۱۰۲
سائرس ۲۶۱
ساہو (شہزادہ) ۶۱
سطیح (کاہن) ۲۶
سعید بن جبیر ۲۴
سعید بن سنان ۲۶
سعید بن مسیب، حضرت ۲۴، ۳۴، ۹۹، ۱۶۵، ۱۶۷
سفیان ثوری ۲۴
سقراط ۲۰
سکندر رومی ۷
سگمنڈ فرائیڈ ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۱ تا ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲
سلمان بن یعقوب المولی ۲۹
سلمان فارسی حضرت (صحابی) ۲۴، ۱۶۷، ۲۱۵، ۲۱۶
سلیمان التیمی ۲۵
سلیمان ابن لونس بن خطاب ۵۲
سلیمان، حضرت (پیغمبر) ۶۷، ۲۵۵
سماک بن حرب ۲۵۸
سمرہ بن جندب حضرت (صحابی) ۹۶
سموئیل ۱۳۳
سمیریا ۲۰
سہیل ۲۰۶
سید علی ہمدانی، امیر کبیر ۳۹، ۲۵۷
سیسرو ۲۸
سینٹ آگسٹائین ۲۹، ۱۳۱
سینٹ البرٹ اعظم ۲۹

سینٹ تھامس اکوئنس ۲۹، ۱۳۱
سیوتین (شہنشاہ) ۶۱

(ش)

شافعی، امام ۲۴
شافعی نقی کمال الدین محمد بن محمد ۴۲
شاہ رفیع الدین، مولانا ۲۶۳
شبلی، علامہ ۲۶۰
شرف الدین ابوالفضل حبیش بن ابراہیم ۳۷
شعبی ۲۴
شق (کاہن) ۲۶
شقیق بلخی ۲۵
شوپنہاور ۲۴۷
شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عبدالرحمان ۳۷
شہاب الدین احمد بن سلام، شیخ ۴۲
شیطان ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۴، ۹۵، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۶
شیکسپیئر ۲۴۰

(ص)

صدیق حسن خان، نواب ۱۷
صعب بن جثامہ، حضرت ۱۰۰، ۱۰۱

(ض)

ضحاک (بادشاہ) ۶۵
ضحاک کو فیریدوں (حکمران) ۸

(ط)

طالوت ۱۳۳
طاموسی (مصنف) ۴۳
طاؤس ۲۴
طبرانی (محدث) ۱۰۳
طبرسی، شیخ ۴۳
طبری، امام ۱۹، ۸۰، ۸۱، ۸۴، ۲۱۵

(ع)

عاصم بن کلیب ۱۲۶
عائشہؓ، حضرت ۲۴، ۸۲، ۹۱، ۹۲، ۹۸، ۹۹، ۱۱۵
عبادہ بن صامت، حضرت ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۴، ۱۱۲، ۱۲۰
عبدالحق، شیخ (محدث دہلوی) ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
عبدالغنی نابلسی، شیخ ۲۶، ۴۲، ۴۳، ۱۷۶، ۲۰۷
عبداللطیف بن محمد البرسوی الحنفی ۴۲
عبداللہ بن أبي المعروف عبداللہ بن سلول ۲۶، ۷۷
عبداللہ بن الدارمی، امام ۷۹، ۹۱، ۱۰۴
عبداللہ بن زید انصاری، حضرت (صحابی) ۹۵، ۱۷۱، ۱۷۲
عبداللہ بن زبیر، حضرت (صحابی) ۲۰۳، ۲۰۴
عبداللہ بن سلام، حضرت (صحابی) ۲۴، ۱۶۷
عبداللہ بن شداد، حضرت (صحابی) ۲۱۵، ۲۱۶
عبداللہ بن عباس، حضرت (صحابی) ۲۴، ۸۱، ۹۴، ۲۰۶، ۲۰۷
عبداللہ بن عمر، حضرت (صحابی) ۲۴، ۸۳، ۸۶
عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت (صحابی) ۲۴
عبداللہ بن مبارک ۲۴
عبداللہ بن مسعود (صحابی) ۸۱، ۲۱۵
عبداللہ بن ہلال ۲۶
عبداللہ بن نفیل ۷۷
عبداللہ بن مسلمہ ۲۵
عبدالملک بن مروان (خلیفہ) ۲۰۴

عبدالوہاب متقی، شیخ ۱۲۷
عتاب بن شمر الرازی ۲۶
عثمان غنی ذی النورین، حضرت (خلیفہ سوم) ۲۳، ۹۸
عروہ بن زبیر ۸۱
عزیٰ (بت) ۱۴۸
عطاء بن ابی رباح ۲۴، ۸۱
عطاء بن یسار، حضرت ۷۹
عطاء خراسانی ۱۰۳
عقبہ بن رافع ۹۳
عکرمہ، حضرت ۱۴۹، ۲۷۸
علاء بن علی احمد بن الامدی ۳۹
علی بن احمد بن یوسف بن خضر ۳۸
علی بن ابی طالب ۲۴، ۹۹، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۵، ۲۷۸
عمر بن القارض، شیخ ۲۵۷
عمر بن عبدالعزیز ۲۴
عمر رضا کحالہ ۲۹، ۳۵، ۳۸، ۴۸
عمر فاروق، حضرت (خلیفہ ثانی) ۲۳، ۳۱، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۳۹، ۱۷۲، ۱۸۴، ۱۹۳، ۲۶۰
عمرو بن عبیدود ۲۶
عمیر بن وھب ۱۴۸
عنسی (کذاب) ۸۳
عوسجہ (کاہن) ۲۶
عوف بن مالکؓ ۱۰۰
عیسیٰ، حضرت (پیغمبر) ۱۸۸، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۵۶

(غ)

غرس الدین خلیل بن شاہین الظاہری ۴۰

(ف)

فاطمۃ زہراؓ، حضرت ۹۷، ۱۴۸
فاس جنکن ۱۳۳، ۱۳۴
فتز جیرالڈ ۲۴۵
فخر الدین رازی، امام ۳۷
فخری (مصنف) ۴۴
فراء (مفسر) ۱۳
فردوسی ۶۵
الفرڈ مارے، ڈاکٹر ۴۵، ۲۲۳، ۲۲۶
فرعون (بادشاہ) ۷، ۶۸، ۲۶۰
فرفریوس ۲۸، ۳۲
فرقد ۲۱۴
فضل ۲۰۶
فضیل بن عیاض، حضرت ۲۱۵
فیورر باخ ۲۴۵، ۲۴۷

(ق)

قاچولی بہادر (مغل حکمران) ۷، ۲۱۶
القادر باللہ ۳۶
قارون ۱۸۳
قاضی ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ بن ابراہیم بن موسیٰ ۳۹
قاضی اسماعیل بن نظام الملک الابرقوھی ۳۹
قتادہ ۱۹، ۲۴، ۲۱۴، ۲۱۵
قرطہ بن زبید الابلی ۲۶
قطای (کاہن) ۲۶

(ک)

کاتب چلپی ملا المعروف بحاجی خلیفہ ۱۷، ۲۲، ۳۱
کار، رویدہ بشیر ۹

کار، سہیل بشیر ۹
کارل مارکس ۲۴۶، ۲۴۷
کسائی ۱۳
کشموز ۲۶
کعب بن اشرف ۲۵
کلبی ۲۱۴
الکندی ابو یوسف یعقوب ۳۴
کولرج ۱۲، ۲۵۹
کیٹ فاکس ۱۳۴

(گ)

گاسپرڈی لوس ریز ۲۹
گورم (بادشاہ) ۶۳

(ل)

لابان ۶۷
لائیوس (بادشاہ) ۲۳۵، ۲۳۶
لقمان، حضرت ۱۸۸
لکرٹیس ۲۸
لون، غلام قادر (ڈاکٹر) ۱۰
لوئی لاویل ۱۳۳

(م)

مالک، امام ۸۰، ۹۶، ۱۲۰
مالک بن انس، حضرت ۱۰۳
مالک بن دینار ۲۵
مامون بن محمد خوارزشاہ ۳۵
مجاہد، حضرت (مفسر) ۱۹، ۲۴، ۸۱، ۱۳۹
محب الدین ابوحامد محمد المقدسی، شیخ ۴۱
محمد ۲۰۶
محمد اعلیٰ بن علی التھانوی مولوی، شیخ ۱۴، ۱۷
محمد القرشی النصیبی ۴۳
محمد بن ابوبکر بن ابراہیم ۴۳
محمد بن احمد عبد الرحمان بن الزہیری ۳۴
محمد بن حماد الرازی النجار ۲۵
محمد بن داؤد ابن محمد المقدسی الشافعی ۴۱
محمد بن زکریا الرازی ۲۵
محمد بن سماک ۲۵
محمد بن سیرین ۲۵، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۹۹، ۱۲۶، ۱۶۱ تا ۱۶۵، ۱۸۵، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۷۵، ۲۷۸
محمد بن شاہویہ ۴۴
محمد بن عراقی، شیخ ۱۲۷
محمد بن قطب الدین الازنیقی، شیخ ۴۱
محمد بن محمد الجمال البکری الخلوتی الرومی، شیخ ۴۱
محمد بن واسع ۲۵
محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد اللہ التمیمی المالکی ۳۶
محمد بن یحییٰ بن محمد ابن جابر الغسلانی، فاضل ۴۰
محمد رمضان فاروقی ۱۶۶
محمود محمد شاکر، شیخ ۸۰
محی الدین ابن عربی المعروف شیخ اکبر ۱۲، ۳۸، ۱۱۴، ۱۳۹
مریم، حضرت (حضرت عیسیٰ کی والدہ) ۲۴۴، ۲۵۶
مسلم، امام ۸۴، ۸۵، ۸۹
مسیلمہ کذاب ۸۳، ۱۰۱
معاویہ بن کلثوم ۲۶
معاویہ، حضرت ۸۴، ۱۸۵
معتضد ولی الرحمان ۴۵
مقاتل بن سلیمان ۱۳۸

مکائی، وسیم یوسف ۹
مگر جان لاگ ۴۵
ملک، غلام محمد ۹
الملک الناصر قلیج ارسلان رومی ۳۷
منصور بن المعتمر ۲۴
منصور بن عمار ۲۵
منصور، خلیفہ ۲۷۸
موسیٰ بن یعقوب ۲۵
موسیٰ، حضرت (پیغمبر) ۸، ۶۵، ۲۵۵، ۲۶۰
المولیٰ احمد مصطفیٰ المعروف بطاس کبریٰ زادہ ۱۷، ۲۲
مہدی عباسی، خلیفہ ۱۸۵
مہرادیس ۲۵
میر فیاض احمد ۹
میکروبیس (شاعر) ۲۸
میتر ۲۲۷

(ن)

ناصر الدین البانی، علامہ ۸۰
نجم رازی ۱۱۷، ۱۱۸
نوح، حضرت (پیغمبر) ۵۵، ۱۸۳
نووی، امام ۸۴
نوشیروان عادل ۸، ۲۶، ۲۶۱
نوفل بن عبداللہ ۲۶

(و)

واحدی، امام ۱۴، ۱۸
ورجل ۲۸
ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ حضرت ۱۷۷، ۱۷۸، ۲۵۷
ولیم آرچر ۲۵۹
وہب بن منبہ (تابعی) ۵۳
ویلیز ۲۹

(ہ)

ھبل ۱۴۸
ہرم بن حیان، حضرت ۱۴۱
ہرمز بن اُردشیر ۲۶
ہمورابی (بادشاہ) ۵۴
ہوریس (شاعر) ۲۸
ہومر (نابینا شاعر) ۲۷
ہیرود پردیس ۲۵۶
ہیگل ۲۴۴
ہیلن کیلر ۱۵۸

(ی)

یحییٰ المعروف بہ فتاحی نیشاپوری ۴۰
یحییٰ بن ابی کثیر ۸۱
یحییٰ بن معاذ رازی ۲۵
یعقوب بن اسحاق الکندی ۲۵
یعقوب، حضرت (پیغمبر) ۱۹، ۲۳، ۶۷، ۷۴، ۱۷۹، ۲۱۴
یعقوب ابن داؤد ۲۵۶
یوسف، حضرت (پیغمبر) ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۳۴، ۵۸، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۷۹، ۲۰۰، ۲۰۹، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۷۵

## اشاریہ اماکن


آئس لینڈ ۶۳
اٹلی ۲۲۴
اسپین ۲۹
اسرائیل ۲۰، ۲۴۵
امریکہ ۶۳، ۶۴، ۱۳۴، ۱۴۷، ۱۷۰
اندلس ۱۱۴
انگلستان ۲۲۴
انگلینڈ ۶۲، ۷۰، ۱۳۴
اہران ۲۵
ایران ۷، ۸، ۶۴
بابل ۷، ۸، ۲۰، ۲۷، ۳۱، ۵۴، ۵۵، ۱۶۷، ۲۵۸
بریل ۳۹
بغداد ۳۶
بلوچستان ۱۵۴
بمبئی ۳۸
بیرسبع ۶۷
پاکستان ۱۵۴
پیپرس (ایک قسم کا کاغذ) ۲۷، ۴۶، ۵۷
تبت ۱۶۷
جاپان ۶۰، ۶۱
جرمن ۶۲
حدیبیہ ۷۷
حدی پوری رفیع آباد ۱۰
حران ۶۷
دارالعلوم دیوبند ۱۲
دریائے نیل ۴۶
دمشق ۳۸
ڈالڈیا (لیڈیا) ۳۲
ڈنمارک ۶۲، ۶۳
روس ۷۰، ۱۷۰
روم ۲۰، ۶۴
سرینگر ۹
سمیریا ۲۰
سوس ۳۱
سویڈن ۶۲، ۶۳
صنعاء ۸۳
طبرستان ۴۳
طرابلس ۴۵
عراق ۴۳
عرب ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۶۱
فاران ۳۰
فارس ۲۶۰
فرانکونیا ۶۲
قاہرہ ۴۰، ۴۱
کرن نگر سری نگر ۹
کشمیر ۱۴۷
کیتھولک چرچ ۱۳۴
لاہور ۳۸
لکھنؤ ۱۰
مدینہ منورہ (یثرب) ۱۲، ۸۲، ۸۵، ۹۵، ۱۲۷، ۱۷۱
مسجد حرام ۷۸
مصر ۸، ۱۱، ۲۰، ۲۷، ۳۲، ۴۰، ۴۲، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۸، ۱۶۷، ۱۶۸، ۲۵۶، ۲۶۰، ۲۶۳
مکہ ۳۶
موصل ۵۵، ۱۶۸
ناروے ۶۲، ۶۳
نجف ۴۳
نیشاپور ۳۶
نینواء ۲۷، ۵۵
نیویارک ۱۳۳
ہالینڈ ۷۰
ہجر ۸۲
ہندوستان ۸، ۱۶۲
یروشلم ۶۸
یمامہ ۸۳
یونان ۸، ۲۰، ۲۸، ۳۱، ۶۳، ۶۴، ۱۶۸، ۲۳۶


☆☆☆

خواب زندگی ہے اور زندگی خواب ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنا نا قابل فہم اور پیچیدہ عمل ہے۔ چنانچہ خواب ایک ایسی حقیقت ہے جو آج بھی معمہ بنی ہوئی ہے۔ اس مشکل کے باوجود دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہے، جو خوابوں کو نظر انداز کرتی ہو۔ سلطنتوں کے عروج وزوال کی پیشین گوئیوں کے لیے خواب زمانۂ قدیم سے روشن دال مانا گیا ہے۔ تہذیب وتمدن کی تاریخ میں خواب کو ہر دور میں بلند مقام ملا ہے۔ بابل، مصر، ایران، یونان اور ہندوستان کی تہذیبوں میں خوابوں کے علم پر اُس وقت توجہ دی جاتی تھی جب دوسرے علوم نے آنکھ بھی نہ کھولی تھی۔ ان تہذیبوں میں تہذیب کے ترجمان ادیبوں اور شاعروں نے خواب سے اپنے فن کو جلا بخشی ہے۔ طبی شاہکار اور تخلیقی فن پارے بعض اوقات خواب ہی سے وجود میں آئے ہیں یعنی تہذیب وتمدن کی بوقلمونی میں خواب کا اہم حصہ رہا ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ متعدد تہذیبوں پر آلام وحوادث کی صاف اور واضح پیش گوئیاں بھی خواب ہی میں سنائی گئی ہیں۔ ان سب کے باوجود ایک طبقہ کا خیال ہے کہ خواب خیالِ محض ہے۔ جب کہ دوسرے طبقے کی رائے ہے کہ خواب پیغام ہے۔ دونوں رائیں آدھی سچائیاں ہیں۔ سچائی یہ ہے کہ تمام خواب محض خیالات نہیں ہوتے اور نہ تمام خواب پیغامات ہوتے ہیں۔ بعض خواب وحی یا انذار وتبشیر ہوتے ہیں، جو معانی سے لبریز ہوتے ہیں۔

**خواب کی حقیقت** اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک وقیع اور تحقیقی کاوش ہے۔ آپ بھی یقیناً خواب دیکھتے ہوں گے۔ خواب ضرور دیکھئے لیکن خواب کی حقیقت پر بھی نظر رکھئے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب آپ کے لیے بے حد مفید ثابت ہوگی۔

**ڈاکٹر غلام قادر لون** (پ: 1955) ایک معروف ومقبول اسکالر ہیں۔ حدی پورہ، رفیع آباد، بارہمولہ، کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے والد محترم جناب عبدالرحمٰن لون کی سرپرستی وسیادت میں حاصل کی۔ گورنمنٹ مڈل اسکول حدی پورہ سے مڈل پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول ڈنگی وچہ سے میٹرک کیا، پھر گورنمنٹ ڈگری کالج، سوپور سے گریجویشن کی۔ اس کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے امتیازی نمبروں کے ساتھ عربی میں ایم اے کیا اور وہیں سے تصوف کے موضوع پر پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ان کی تحریروں سے قرآن وحدیث سے ان کی گہری وابستگی اور تحقیق وتفحص سے فطری مناسبت کا پتہ چلتا ہے، وہ بیک وقت عربی، فارسی، اردو، انگریزی، ہندی اور کشمیری کے علمی ذخیرے سے براہ راست استفادہ کرنے اور ان میں بے تکلف لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام قادر لون کی دلچسپی کے خاص موضوعات قرآن، حدیث، تصوف، تاریخ، فلسفہ اور علم کلام ہیں۔ ان موضوعات پر ان کے تحقیقی اور وقیع مقالے آئے دن ملک کے مؤقر جرائد کے توسل سے مطالعے میں آتے رہتے ہیں۔ ان کی مشہور تصانیف مطالعہ تصوف (قرآن وسنت کی روشنی میں)، حضرت خضر: تحقیق کی روشنی میں، اقبال کا جہان آدم وابلیس، خواب کی دینی حیثیت، قرون وسطی کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے علمی حلقوں میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

*Distributors*

اردو بک ریویو

**URDU BOOK REVIEW**

1739/3 (Basement), New Kohinoor Hotel, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-110002

Ph: 011-23266347 Email: urdubookreview@gmail.com